فضائلِ عمامہ



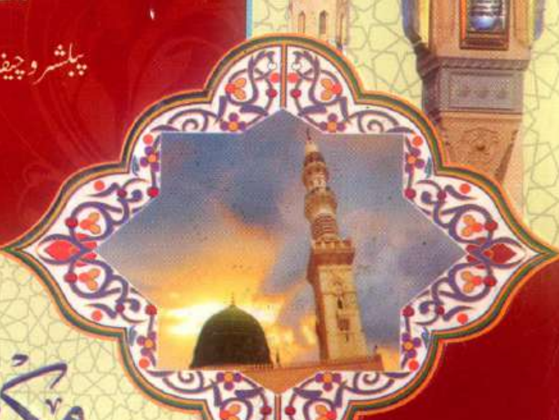
مصنف

علامہ سعید اللہ خان قادری

باہتمام

محمد قاسم جلالی

پبلشر و چیف ایڈیٹر ماہنامہ سبب، کراچی



مکتبہ غوثیہ

یونیورسٹی روڈ بلمقابل مین گیٹ عسکری پارک کراچی

021-34926110, 021-34910584

0322-3859654

علامہ سعید اللہ خان قادری

کی نئی تصنیف

فضائلِ عمامہ

مصنف......علامہ سعید اللہ خان قادری

باہتمام......محمد قاسم جلالی

☆......ملنے کا پتہ......☆

مکتبہ غوثیہ ہول سیل

پرانی سبزی منڈی مین یونیورسٹی روڈ، کراچی

فون:021-3492611-34910584

0322-3859654

نام کتاب ۞ **فضائل عمامہ**

مصنف ۞ علامہ سعید اللہ خان قادری

باہتمام ۞ محمد قاسم جلالی پبلشر و چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''سبب'' کراچی

سن اشاعت ۞ جون 2012

صفحات ۞ 328

تعداد ۞ 1100

☆......ملنے کے پتے......☆

۞ قاسم پبلیکشنز و مکتبۃ المدینہ، اردو بازار، کراچی، ۞ بک کارنر، جہلم، ۞ والضحیٰ پبلیکشنز فیصل آباد، ۞ دار النور، لاہور، ۞ نشان منزل، داتا دربار مارکیٹ، لاہور، ۞ شمع بک ایجنسی، لاہور، ۞ حسیب پبلشنگ، لاہور، ۞ مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور، ۞ مکتبہ قادریہ الہلال سوسائٹی، کراچی، ۞ مکتبہ برکات المدینہ، کراچی، ۞ ضیاء القرآن پبلیکشنز، کراچی، لاہور، ۞ شبیر برادرز، لاہور، ۞ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد، ۞ مکتبہ قفل مدینہ، حیدرآباد، مکتبہ سخی سلطان، حیدرآباد، ۞ مکتبہ سخی عطار حیدرآباد، ۞ اسلامک بک کارپوریشن راولپنڈی، ۞ احمد بک کارپوریشن راولپنڈی، ۞ مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گجرانوالہ، ۞ مکتبہ اہلسنت، فیصل آباد، ۞ حاجی نیاز کتب خانہ ملتان، ۞ میلاد پبلیکشنز، لاہور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرصہ دراز سے یہ خواہش تھی کہ شہر کراچی میں اہلسنت و جماعت کا ایک ایسا مضبوط ادارہ ہو جو اہلسنت و جماعت کے علماء کی کتب کو پورے پاکستان اور بیرون ممالک سے منگوا کر عوام الناس اور علمائے اہلسنت تک پہنچا سکے اور اس کے ساتھ ساتھ علمائے اہلسنت کی کتب کو شائع بھی کرے اور اسے عوام تک پہنچایا جا سکے۔ **الحمد للہ** اس کمی کو جناب ''محمد قاسم جلالی صاحب'' نے مکتبہ غوثیہ کے ذریعہ پورا کیا محمد قاسم جلالی صاحب جو اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں بیک وقت کئی محاذوں پر کام کرتے نظر آتے ہیں اور اس کام میں انہیں نہ کسی صلے اور ستائش کی تمنا ہے اور نہ کسی داد و تحسین کی تمنا بس دن رات کام کئے جا رہے ہیں ہم انہیں دیکھتے ہیں تو:

1: مکتبہ غوثیہ، 2: قاسم پبلیکیشنز، 3: ویلکم ویلفیئر ٹرسٹ، 4: ماہنامہ ''**سبب**''۔ ان کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اہلسنت میں سب سے بڑا کام جو اب تک اتنے بڑے شہر کراچی میں کوئی دوسرا ادارہ تنظیم یا شخصیت نہ کر سکی وہ درس نظامی کی کتب کی اشاعت ہے جو کہ ایک ادارے تنظیم یا جماعت کا کام تھا وہ تن تنہا اس نوجوان ''محمد قاسم جلالی'' سے اللہ ﷻ نے لیا اہلسنت کو ہمیشہ سے یہ شکوہ تھا کہ ہمیں اپنے اداروں میں دوسرے مسالک کی مطبوعہ و محشیٰ و درسی کتابیں پڑھانی پڑتی ہیں اب **الحمد للہ** اس کی تلافی کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے یہ کام اس نوجوان ''محمد قاسم جلالی'' کے حصے میں آیا ہے درس نظامی کی کتب کا شائع کرنا اہلسنت و جماعت کے لئے بہت ہی بڑا کام ہے میری معلومات کے مطابق اب تک **50** سے زائد درسی کتب و شروحات قاسم جلالی صاحب شائع کر چکے ہیں باقی کتب اور شروحات کا سلسلہ تا حال جاری ہے، جس میں سے چند شائع کردہ کتب درج ذیل ہیں:

صحیح بخاری شریف، مسلم شریف، تفسیر صاوی، حاشیہ طحطاوی، تفسیر جلالین، ہدایۃ النحو، اصول الشاشی، ایضاح الشکوری شرح قدوری، مختار النحو شرح ہدایۃ النحو، البشیر الکامل شرح مائۃ عامل، مقامات حریری، مزیل الغواشی شرح اصول الشاشی، التشریح المعیب لحل شرح

التہذیب، لطائف المعانی شرح مختصر المعانی، اور دیگر کتب شائع ہو چکی ہیں طوالت کی وجہ سے صرف انہی کتب کے نام لکھے جا سکے ہیں۔

میں محمد قاسم جلالی صاحب کا نہایت ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے اس سے پہلے بھی میری کئی کتب شائع کی ہیں اور اب یہ "فضائلِ عمامہ" بھی محمد قاسم جلالی کی محنت اور کاوشوں کا ثمر ہے میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ محمد قاسم جلالی کو دین و دنیا کی تمام بھلائیاں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین۔

محمد سعید اللہ خان قادری

آستانہ عالیہ قادریہ غوثیہ کراچی

01-06-2012

حدیث شریف

عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال من تمسك بسنتی ثم فساد امتی فله اجر مائة شهید۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری امت میں فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھا۔اس کے لئے سو شہید کا اجر ہے۔

(الترغیب والترهیب ج۱ص۴۱ رقم الحدیث۶۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

مولاي صل وسلم دآئما ابداً

على حبيبك خير الخلق كلّهم

محمد سيد الكونين والثقلين

والفريقين من عرب ومن عجم

فہرست

انتساب

فقیر اس تصنیف کو قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، سلطان الزاہدین، سراج المقربین، شیخ طریقت رہبر شریعت، سیدی و مرشدی قبلہ حضرت سید میاں گل صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ اور پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر میاں سید علی شاہ قادری دامت برکاتہم العالیہ او۔ اپنے پیر بھائی حاجی فاروق قادری رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے ماموں جان عبدالمنان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ عظمت پناہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ جن کی روحانی امداد و اعانت سے مجھ جیسے ناچیز کو اس کتاب کی تصنیف کی توفیق حاصل ہوئی۔

خادم علمائے اہل سنت

سعید اللہ خان قادری

آستانہ عالیہ قادریہ غوثیہ

نارتھ ناظم آباد پہاڑ گنج عثمان غنی کالونی بلاک کراچی

الحمدللّٰہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی حبیبه ونور عرشه وزینة فرشه سیّدنا محمد ا و آله وازواجه واصحابه اجمعین ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین۔

مسلمان کا ہر کام اللہ عزّوجلّ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ورضا کے لئے ہوتا ہے اور جس کام سے اللہ عزّوجلّ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوں اس کام سے ہر مسلمان بچتا ہے اور یہی ایک سچے مسلمان کی پہچان ہے۔ عمامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسانیت کی فلاح وکامرانی اگر ہے تو وہ صرف اور صرف سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین میں ہے۔ اور جہاں کہیں بھی کسی کے ہاتھوں سے سنت نبوی یا حکم نبوی کے ماننے میں تاخیر وکوتاہی ہوئی تو تاریخ گواہ ہے کہ وہ لوگ ناکام ونامراد ہوئے۔ جس طرح کہ آقائے دوجہاں امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دل وجان سے محبت کرنا ضروری اور لازمی ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور سنتوں کے ساتھ محبت کرنا ان پر عمل کرنا انتہائی ضروری اور لازمی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض ہے

اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

یایھا الذین امنوا استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم واعلموا ان اللّٰہ یحول بین المرء وقلبہ وانہ الیہ تحشرون۔

ترجمہ: اے ایمان والو! لبیک کہو اللہ اور (اس کے) رسول کی پکار پر جب وہ رسول بلائے تمہیں اس امر کی طرف جو زندہ کرتا ہے تمہیں اور خوب جان لو کہ اللہ (کا حکم) حائل ہو جاتا ہے انسان اور اس کے دل (کے ارادوں) کے درمیان بے شک اسی کی طرف تم اٹھائے جاؤ گے۔

(سورہ انفال ۹/۲۴)

قرآن کریم کا فیصلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو

امام فضل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قال سمعت احمد بن حنبل رحمة الله علیه یقول:

نظرت فی الصحف فوجدت فیه طاعة الرسول ﷺ فی ثلاثة وثلاثین موضعا ثم جعل یتلو هذه الآية:

فلیحذر الذین یخالفون عن امره۔

وجعل یتلو هذه الآية:

فلا وربك لا یومنون حتی یحکموك فیما شجر۔

ترجمہ: میں نے سنا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے تھے:

میں نے قرآن کریم میں دیکھا تو میں نے وہاں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تینتیس ۳۳ جگہ پائی اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

پس ڈرنا چاہئے انہیں جو اس کے امر کی مخالفت کرتے ہیں۔

اور اس آیت کی بھی تلاوت فرمائی:

آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو حکم (فیصل) نہ مان لیں ان مسائل میں جن میں آپس میں وہ جھگڑتے ہیں۔

(الطبوریات ج ۴ ص ۱۳۷۷ قال المحقق رجالہ ثقات)

اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم و اللہ غفور رحیم۔

ترجمہ : اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(تفسیر نور العرفان سورۃ آل عمران: پارہ ۳ آیت نمبر ۳۱ ص ۶۵ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں۔

واخرج ابن ابی حاتم من طریق حوشب عن الحسن فی قولہ (فاتبعونی یحببکم اللہ) قال فکان علامۃ حبھم ایاہ اتباع سنۃ رسولہ۔

(الدرالمنثور فی التفسیر الماثور ج ۲ ص ۳۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

خصوصاً اس پرفتن اور جہالت کے دور میں حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنا ظاہراً مشکل ہے مگر ایسے جہالت اور فتنوں کے زمانہ میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کا اجر وثواب بھی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے عظیم بیان فرمایا:

فساد کے وقت سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھنے پر سو شہید کا اجر ہے

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا محمد بن احمد بن ابی خیثمۃ قال حدثنا محمد بن صالح العدوی قال حدثنا عبدالمجید بن عبدالعزیز عن ابیہ عن عطاء عن ابی ہریرۃ قال قال النبی ﷺ المستمسک بسنتی فساد امتی لہ اجر شہید۔

(طبرانی الاوسط ج ۵ ص ۳۱۵ رقم الحدیث ۵۴۱۴ مطبوعہ دار الحرمین القاہرۃ)

امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم المنذری ۶۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال من تمسك بسنتي ثم فساد أمتي فله اجر مائة شهيد۔

ترجمہ :حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میری امت میں فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھا۔ اس کے لئے سو شہید کا اجر ہے۔

(الترغیب والترہیب ج۱ ص۴۱ رقم الحدیث ۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (کنزالعمال ج۱ ص۱۸۴ رقم الحدیث ۹۳۷ مطبوعہ موسسہ الرسالۃ بیروت)،(مشکوۃ شریف ص۳۰ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)،(سبل الہدی والرشاد ج۱۱ ص۴۲۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الکامل لابن عدی ج۳ ص۳۲۷ برقم ۲۶۰ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (حلیۃ الاولیاء ج۸ ص۲۰۰ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے۔

من تمسك بالسنة دخل الجنة۔

ترجمہ:جس نے سنت کو مضبوطی سے تھاما وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(کنزالعمال ج۱ ص۱۸۴ رقم الحدیث ۹۳۵ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (جامع الاحادیث الکبیر رقم الحدیث ۲۰۴۹۸ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (جمع الجوامع ج۷ ص۱۱ رقم الحدیث ۲۰۴۹۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،(الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج۳ ص۱۷۱ رقم الحدیث ۱۱۶۰۵ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (الجامع الصغیر ج۲ ص۵۲۲ رقم الحدیث ۸۶۰۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج۶ ص۲۴۰ رقم الحدیث ۸۶۰۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،(تاریخ دمشق الکبیر ج۱۶ ج۳۲ ص۹۷ رقم الحدیث ۶۵۷۸ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

قال النبی ﷺ من احی سنتی فقد احبّنی ومن احبّنی کان معی فی الجنة۔

ترجمہ :حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت کو زندہ کیا بیشک اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

(کنزالعمال ج١ ص١٨٤ رقم الحدیث ٩٣٣ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (جامع الاحادیث الکبیر ج٦ ص٣٨٨ رقم الحدیث ٢٠١٣٧ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (جمع الجوامع ج٦ ص٣٠٦ رقم الحدیث ٢٠١٣٧ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیرفی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج٣ ص٤٣ رقم الحدیث ١١٢٥٤ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (جامع الصغیر ج٢ ص٥٠٩ رقم الحدیث ٨٣٣٦ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (فیض القدیر شرح جامع الصغیر ج٦ ص٥٢ رقم الحدیث ٨٣٣٦ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (جامع الترمذی ج٢ ص٩٢ مطبوعہ مکتبہ اکرمیہ پشاور)، (مشکوة شریف ص٣٠ مطبوعہ نورمحمد کتب خانہ کراچی)، (سبل الهدی والرشاد ج١١ ص٤٢٦ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ٢٧٣ھ روایت کرتے ہیں۔

عن عمرو بن عوف المزنی حدثنی ابی عن جدی ان رسول الله ﷺ قال من أحیا سنّة من سنّتی فعمل بها النّاس کان له مثل أجر من عمل بها لا ینقص من اجورهم شیئا و من ابتدع بدعة فعمل بها کان علیه اوزار من عمل بها لا ینقص من اوزار من عمل بها شیئا

ترجمہ :حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے میری کسی سنت کو زندہ کیا پھر لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے، تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا، اور ان لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے خلاف سنت ناپسندیدہ راستہ ایجاد کیا تو جتنے لوگ اس پر عمل کر کے گنہگار ہوں گے سب کے گناہ اس پر اور ان کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

(سنن ابن ماجه المقدمة ص٤٥ رقم الحدیث ٢٠٩ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (مسند

بزار ج ۸ ص ۲۱۴ـ۲۱۵ رقم الحدیث ۳۳۸۵ ـ ۳۳۸۶ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ)، (جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۲ مطبوعہ مکتبہ اکرمیہ پشاور)، (مسند عبد بن حمید ج ۱ ص ۲۰ ارقم الحدیث ۲۸۹ مطبوعہ مکتبۃ السنۃ القاہرۃ)، (الاعتقاد امام بیھقی ج ۱ ص ۲۳۱ مطبوعہ دارالآفاق الجدیدۃ بیروت)، (الترغیب والترھیب ج ۱ ص ۴۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۳ ص ۴۳ ارقم الحدیث ۱۲۵۳۱ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (جامع الاحادیث الکبیر ج ۶ ص ۴۸۸ رقم الحدیث ۲۰۱۳۶ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (جمع الجوامع ج ۶ ص ۴۰۶ رقم الحدیث ۲۰۱۳۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (شرح السنۃ امام بغوی ج ۱ ص ۱۹۷ـ۱۹۸ ارقم الحدیث ۱۱۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۱ ص ۴۲۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کے لئے شرط ھے

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ ھ روایت کرتے ہیں۔

عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے عزیز تر نہ ہو جاؤں۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۷ ارقم الحدیث ۱۵ امطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (صحیح مسلم ج ۱ ص ۶۷ رقم الحدیث ۴۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۶ رقم الحدیث ۶۷ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم امام ابونعیم الاصبہانی ج ۱ ص ۱۳۳ ارقم الحدیث ۱۶۵ امطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (مسند ابی عوانہ ج ۱ ص ۴۱ رقم الحدیث ۹۰ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)، (مسند عبد بن حمید ج ۱ ص ۱۵۵ رقم الحدیث ۱۱۷۵ مکتبۃ السنۃ القاہرۃ)، (جامع المسانید والسنن ابن کثیر ج ۲۲ ص ۱۲۱۸ رقم الحدیث ۸۷۷ امطبوعہ دارالفکر بیروت)، (شرح السنۃ امام بغوی ج ۱ ص ۸۵ رقم الحدیث ۲۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ

بیروت)،(جامع الاحادیث الکبیر ج۸ ص۳۱۸رقم الحدیث۲۶۳۲۳مطبوعه دارالفکر بیروت)، (مسند ابی یعلی ج۳ص۱۱۷۔۱۱۸رقم الحدیث۳۰۳۹ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (جمع الجوامع ج۸ ص۲۹۰رقم الحدیث ۲۶۳۲۳مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)،(سنن نسائی ج۸ص۱۴رقم الحدیث ۵۰۱۳ مطبوعه مکتب المطبوعات الاسلامیة حلب)،(سنن دارمی ج ۲ص۳۹۷رقم الحدیث۲۷۴۱مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت)،(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج۶ص۱۷۵رقم الحدیث۹۹۳۹مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (الفتح الکبیرفی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج۳ص۳۳۶رقم الحدیث۳۷۹۳مطبوعه دارالفکر بیروت)،(مسند احمد ج۳ص۱۷۷رقم الحدیث ۱۲۸۳۷مطبوعه موسسة قرطبة مصر)،(الجامع الصغیر ج۲ص۵۸۶رقم الحدیث۹۹۳۹ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)،(مسند ابی هریرة ج۱ ص۲۶۳رقم الحدیث۲۵۷۱مطبوعه دارالفکر بیروت)، (دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب ج۵ ص۵۳رقم الحدیث۷۷۹۲مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)

اسی طرح ایک دوسری حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہونگی وہ حلاوت ایمان پا جائے گا۔ پہلی بات تو یہ کہ اس مردمومن کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اسب سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور دوسری بات یہ کہ وہ کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے کرے۔ اور تیسری بات یہ کہ کفر سے نجات پالینے کے بعد اس کی طرف پلٹ کر آنے کو اس طرح ناپسند کرے جس طرح وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔

(صحیح البخاری ج۱ص۱۷رقم الحدیث۱۶مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)،(المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم امام ابونعیم الاصبهانی ج۱ص۱۳۲رقم الحدیث۱۶۱مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)،(سنن الترمذی ج۵ص۱۵رقم الحدیث۲۶۲۴مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)،(سنن ابن ماجه ج۲ص ۱۳۳۸رقم الحدیث۴۰۳۳مطبوعه دارالفکر بیروت)، (مسند احمد ج۳ص۱۰۳رقم الحدیث۱۲۰۲۱مطبوعه موسسة قرطبة مصر)،(جامع المسانید والسنن ابن کثیر ج۲۲ص۵۹۸۷رقم الحدیث۸۱۹مطبوعه دارالفکر بیروت)،(سنن نسائی ج۸ص۹۶رقم الحدیث۴۹۸۸مطبوعه مکتب المطبوعات الاسلامیة حلب)،(مسند ابی یعلی ج۳ص۲۴۔۲۵رقم الحدیث۲۸۰۵و ص۴۰۱رقم الحدیث

۲۹۹۱ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)،(مسند عبد بن حمید ج۱ ص ۳۹۴ رقم الحدیث ۱۳۲۸ مکتبۃ السنۃ القاہرۃ)،(شرح السنۃ امام بغوی ج ا ص ۸۴-۸۵ رقم الحدیث ۲۱ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (طبرانی صغیر ج ا ص ۲۵۸ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)

اس حدیث میں ایمان کی بنیاد اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو بتایا گیا۔ اور اس محبت کو ایمان کی دوسری حلاوتوں پر مقدم کر کے اس کی غیر معمولی اہمیت بھی بتادی گئی جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جان ایمان ہے۔

شیخ عبداللہ سراج الدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ان اللّٰه تعالٰی اوجب علی المومنین ان یحبوا النبی ﷺ فوق محبة الآباء والابناء والازواج والعشیرة والتجارة والاموال واوعد من تخلف عن تحقیق ذلك بالعقاب فقال ﷻ قل ان كان آباء كم وابناء كم واخوانكم الآية ولاريب ان اسباب المحبة ترجع الی انواع الجمال والكمال والنوال كما قرره الامام الغزالی ؓ وغیره۔ فاذا كان الرجل یحب لكرمه او بشجاعته او لحلمه او لعلمه او لتواضعه او لتعبده او تقواه او لزهده وورعه او لكمال عقله او وفور نعمه او جمال ادب او حسن خلقه او فصاحة لسانه او حسن معاشرة او كثرة بره و خیره او لشفقته ورحمته او نحو ذلك من صفاة الكمال فكیف اذا تاصلت واجتمعت هذه الصفات الكاملة وغیرها من صفات الكمال فی رجل واحد وتحققت فیه اوصاف الكمال ومحاسن الجمال علی اكمل وجوهها الا و هوالسید الاكرم سیدنا محمد ﷺ الذی هو مجمع صفات الكمال ومحاسن الخصال قد ابدع اللّٰه تعالی صورته العظیمة وهیئته الكریمة وطوی فیه انواع الحسن والبهاء بحیث یقول كل من نعته لم یر قبله ولا بعده مثله

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر یہ لازم و واجب کر دیا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے والدین، اولاد، بیوی، خاندان، تجارت اور اموال سے بڑھ کر محبوب سمجھیں اور اس کے خلاف کرنے والے کو عذاب کی وعید سنائی ہے۔ ارشاد ربانی ہے اے محبوب! فرما دیجئے اگر تم اپنے والدین، اولاد اور بھائی۔ الی آخر الآیۃ اور اسباب محبت کی وجوہ یہ ہی ہو سکتی ہیں حسن و جمال

کمال اور احسان۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بھی یہی بیان کیا ہے۔ کہ جب کسی آدمی سے اس کی ایک صفت کی وجہ سے محبت کی جاتی ہے مثلاً اس کا کرم یا اس کی بہادری حلم یا علم یا تواضع یا عبادت وتقویٰ یا زھد وورع یا کمال عقل یا بہتر فہم یا جمال ادب یا حسن اخلاق یا فصاحت زبان یا بہتر برتاؤ یا کثرت نیکی یا شفقت ورحمت یا اس کی مثل کسی اور وجہ سے اور جب یہ تمام صفات ہی ایک شخصیت میں جمع ہو جائیں اور یہ تمام اوصاف ومحاسن اپنے شباب وکمال پر بھی ہوں تو اس وقت اس شخصیت سے محبت کا عالم کیا ہوگا اور یہ شخصیت ہمارے آقا ﷺ کی ہے کیونکہ آپ ﷺ تمام صفات کاملہ اور محاسن فاضلہ کے جامع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی عظیم ہیت وصورت اتنے احسن انداز پر بنائی ہے کہ تمام حسن وجمال کی خوبیاں اس طرح جمع ہوگئی ہیں کہ آپ ﷺ کا وصف کرنے والا ہر شخص پکار اٹھتا ہے کہ آپ ﷺ کی مثل کوئی نہیں۔ (سیدنا محمد رسول اللہ ص٦ مطابع الاصیل حلب سوریا)

عمامہ کی مختصر تعریف

عمامہ بکسر العین یعنی عین کے نیچے کسرہ پڑھا جاتا ہے۔ اور بعض نے ضمہ بھی پڑھا ہے لیکن اس پر فتحہ پڑھنا غلط ہے۔ لغت میں عمامہ ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو سر پر باندھی جائے اور اس کو سر سے لپیٹا جائے۔ عمامہ کی جمع عمائم ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے العمائم تیجان العرب۔ ایک اور حدیث میں ہے علیکم بالعمائم فانها سیماء الملائکة۔ عمامہ کو عمامہ اس لئے کہتے ہیں کہ عام طور پر پورے سر کو ڈھانپ لیتا ہے۔

امام محمد باقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ لکھتے ہیں۔

بکسر العین کما فی القاموس وغیرہ وبعض ضمها المعفر والبیضة وما یلف علی الراس۔ (زرقانی علی المواهب ج۵ ص۹ مطبوعہ دارالمعرفة بیروت)

عبدالحئی لکھنوی لکھتے ہیں۔

العمامة بکسر العین ما یعتم به الرجل راسه۔

ترجمہ: عمامہ بکسر العین یعنی عین کے نیچے کسرہ کے ساتھ۔ وہ کپڑا جو سر سے لپیٹا جاتا ہے۔ (التعلیق الممجد علی مؤطا امام محمد ص٧٠ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

سب سے پہلے عمامہ باندھنے والے سیدنا آدم علیہ السلام تھے

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وقد ذکر صاحب محاضرۃ الاوائل للسیوطی ان اول من کور راسہ بالعمامۃ ابونا آدم علیہ السلام کورہ جبریل علی راسہ لما خرج من الجنۃ الی الدنیا و کان متوجاً فی الجنۃ۔

وان اول من لبسھا یعنی بعد زمن سیدنا آدم علیہ السلام ذوالقرنین و کانوا یلبسون التیجان قبلہ قال وسببہ انہ کان طلع فی راسہ قرنان کالظلفین یتحر کان کان فلبسھا ستراً ثم انہ دخل الحمام یوماً ومعہ کاتب سرہ فوضع العمامۃ عن راسہ فقال لکاتبہ ھذا امر لم یطلع علیہ احد غیرک فان سمعتہ من احد قتلتک فخرج الکاتب من الحمام فاخذہ کھیئۃ الموت فاتی الصحراء فوضع فمہ فی الارض ثم نادی ان للملک قرنین فانبت اللہ تعالیٰ من کلمتہ قصبتین فمر بھما راع فقطعھما واتخذھما مزماراً فکان اذا زمر خرج من القصبتین صدی ان للملک قرنین فانتشر ذلک فی المدینۃ فقال ذوالقرنین ھذا امر اراد اللہ ان یبدیہ آوائل السیوطی۔

ترجمہ خلاصہ :سب سے پہلے اپنے سر پر عمامہ باندھنے والے سیدنا آدم علیہ السلام تھے کہ جب جنت میں سے دنیا میں تشریف لائے تو جبریل امین علیہ السلام نے باندھا تھا۔

دوسرے شخص ذوالقرنین رضی اللہ عنہ تھے جب ان کے سر پر قرن نکل آئے تھے تو ان کو چھپانے کے لئے عمامہ باندھا۔

(الدعامۃ لمعرفۃ احکام سنۃ العمامۃ ص ۲ مطبوعہ مکتبۃ العلم الاسلامی شام الطبعۃ الاولی ۱۳۴۲ھ)

عمامہ شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت پیاری سنت ہے۔ ہمیشہ اپنے سر مبارک پر سجاتے تھے اور اس کی فضیلت میں کثیر احادیث وارد ہیں۔ اس رسالہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ عمامہ شریف کے تقریباً ہر مسئلہ کو بیان کریں گے۔ اس رسالہ کا نام استاد محترم محقق العصر مفتی محب الرحمٰن برکاتی مدظلہ العالی نے ''الدعامۃ فی احکام سنۃ العمامۃ'' تجویز کیا فقیر بڑے فخر سے اسی نام سے اس رسالہ کو موسوم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین

اس رسالہ میں ۹ باب ہیں:

☆..........☆

پھلا باب

قرآن اور تفاسیر سے ثبوت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اذ تقول للمؤمنين الن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلثة الف من الملئكة منزلين0 بلى ان تصبروا وتتقوا ويأتوكم من فورهم هذا يمددكم ربكم بخمسة الف من الملئكة مسومين۔

ترجمہ جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر۔ ہاں! کیوں نہیں! اگر تم صبر وتقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔

(نور العرفان پارہ ۴ سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۲۴۔۱۲۵ ص ۸۰ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

بے شک یھی عمامے نشانیاں تھیں

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروى الطبرانى وابن مردويه بسند ضعيف عن ابن عباس مرفوعاً فى قوله تعالىٰ: (مسومين) قال: معلمين كانت سيما الملائكة يوم بدر عمائم سود ويوم احد عمائم حمر (سبل الهدى والرشاد ذكر سيماء الملائكة يوم بدر ج ۴ ص ۴۳ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت)

امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

فانها سيماء الملائكة اى علامتهم يوم بدر قال الله تعالى يمددكم ربكم بخمسة آلاف من الملائكة مسومين قال الكلبي معتمين بعمائم صفر مرخاة على اكتافهم۔

ترجمہ بے شک یہی عمامے نشانیاں تھیں یعنی بدر کے دن علامتیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تمہاری مدد کی تمہارے رب نے پانچ ہزار نشانیوں والے فرشتے بھیج کر۔

کلبی کہتے ہیں کہ فرشتے زرد رنگ کے عمامے پہنے ہوئے اور انہیں اپنے کندھوں پر لٹکائے ہوئے تھے۔ (شرح الطيبى على مشكاة المصابيح المسمى الكاشف عن حقائق السنن ج ۸ ص ۲۲۸ مطبوعه ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچى)

امام محمد بن احمد بن ابی بکر قرطبی متوفی ۶۷۱ھ لکھتے ہیں۔

ودلت الاية علی حسن الابیض والاصفر من الالوان لنزول الملائکة بذلك وقد قال ابن عباس من لبس نعلاً اصفر فقیت حاجته وقال ﷺ البسوا من ثیابکم البیاض فانه من خیر ثیابکم و کفنوا فیه موتاکم العمائم فتیجان العرب ولباسها۔

ترجمہ: سفید اور زرد رنگ کے بہترین رنگ ہونے پر یہ آیت مبارکہ دلالت کرتی ہے اس وجہ سے کہ فرشتے ایسے ہی نازل ہوئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو زرد جوتے پہنے تو اس کی حاجتیں پوری ہونگی اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو کہ یہ بہترین کپڑوں میں سے ہیں اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو اور عمامے اہل عرب کی پہچان اور ان کے لباس ہیں۔

(جامع الاحکام الفقہیة للامام القرطبی من تفسیرة فرید عبدالعزیز الجندی مسالة ۱۹۳۷ ج ۳ ص ۲۸۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں۔

واخرج الطبرانی وابن مردویه بسند ضعیف عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ فی قوله (مسومین) قال معلمین و کانت سیما الملائکة یوم بدر عمائم سوداً ویوم احد عمائم حمرا۔

ترجمہ: امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے مسومین سے جانے پہچانے مراد لیا ہے غزوہ بدر کے روز فرشتوں کی علامت سیاہ عمامے تھے اور یوم احد کے روز سرخ عمامے تھے۔

واخرج ابن ابی شیبة وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویه عن عبدالله بن الزبیر ان الزبیر کان علیه یوم بدر عمامة صفراء معتمراً او معتما بها فنزلت الملائکة علیهم عمائم صفر۔

ترجمہ: امام ابن ابی شیبہ، امام ابن جریر، امام ابن منذر، امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ غزوہ بدر کے روز

حضرت زبیر ﷺ پر زرد رنگ کا عمامہ تھا جسے آپ سر پر باندھے ہوئے تھے۔ فرشتے نازل ہوئے تو ان کے سروں پر بھی زرد رنگ کے عمامے تھے۔

واخرج ابن اسحق والطبرانی عن ابن عباس قال کانت سیما الملائکة یوم بدر عمائم بیضاً قد ارسلوھا فی ظھورھم ویوم حنین عمائم حمراً ولم تضرب الملائکة فی یوم سوی یوم بدر و کانوا یکونون عدداً ومدداً لا یضربون۔

ترجمہ :امام ابن اسحاق اور امام طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ غزوہ بدر میں فرشتوں کی نشانی سفید عمامے تھے انہوں نے اپنی پشتوں پر انہیں ڈال رکھا تھا جب کہ غزوہ حنین میں ان کے عمامے سرخ تھے۔ غزوہ بدر کے علاوہ فرشتوں نے کسی غزوہ میں تلوار نہیں چلائی وہ باقی جنگوں میں مددگار تو ہوتے تھے لیکن جنگ میں حصہ نہیں لیتے تھے۔

واخرج الطسی عن ابن عباس ان نافع بن الازرق قال له اخبرنی عن قوله تعالی (مسومین) قال الملائکة علیھم عمائم بیض مسومة فتلك سیما الملائکة ......۔

ترجمہ :امام طسی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا اللہ تعالیٰ کے فرمان مسومین کے بارے میں مجھے بتائیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا فرشتوں کے نشان سفید عمامے تھے اور وہی فرشتوں کی علامت تھی۔

واخرج ابن جریر عن ابی سید و کان بدریاً انه کان یقول لو ان بصری معی ثم ذھبتم معی الی احد لاخبرتکم بالشعب الذی خرجت منه الملائکة فی عمائم صفر قد طرحوھا بین اکتافھم۔

ترجمہ :امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے ابوسعید سے روایت نقل کی ہے وہ ایک بدری صحابی تھے وہ کہا کرتے تھے اگر میری آنکھ ساتھ دیتی پھر تم میرے ساتھ میدان احد میں جاتے تو میں تمہیں وہ گھاٹی بتاتا جس سے فرشتے زرد رنگ کے عمامے پہنے نکلے تھے جنہیں انہوں نے

کندھوں کے درمیان ڈال رکھا تھا۔(تفسیر الطبری ج۴ص۷۷ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

واخرج عبدالرزاق وعبد بن حمید وابن جریر عن عروۃ قال نزلت الملائکۃ یوم بدر علی خیل بلق و کان علی الزبیر یومئذ عمامۃ صفراء۔

ترجمہ امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور امام ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت عروہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ غزوہ بدر میں فرشتے سیاہ داغوں والے سفید گھوڑوں پر اترے تھے اس روز حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ شریف پہنا ہوا تھا۔

واخرج ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ عن عروۃ قال نزل جبریل یوم بدر علی سیما الزبیر وھو معتم بعمامۃ صفراء۔

ترجمہ: امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل صحابہ میں حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ غزوہ بدر میں فرشتے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی علامت پر نازل ہوئے انہوں نے زرد رنگ کے عمامے پہن رکھے تھے۔

واخرج ابو نعیم وابن عساکر عن عباد بن عبداللہ بن الزبیر انہ بلغہ ان الملائکۃ نزلت یوم بدر وھم طیر بیض علیھم عمائم صفر و کان علی راس الزبیر یومئذ عمامۃ صفراء من بین الناس فقال النبی ا نزلت الملائکۃ علی سیما ابی عبداللہ وجاء النبی ﷺ وعلیہ عمامۃ صفراء۔

ترجمہ: امام ابونعیم اور امام ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ غزوہ بدر میں فرشتے اترے یہ سفید پرندے تھے جن پر زرد رنگ کے عمامے تھے اس روز لوگوں کے درمیان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے سر پر زرد رنگ کا عمامہ شریف تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ابوعبداللہ کی نشانی پر اترے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان پر زرد رنگ کا عمامہ تھا۔

(الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج۲ص۱۲۴۔۱۲۵مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (تفسیر القرآن العظیم المعروف تفسیر ابن ابی حاتم ج۳ص۷۵۳۔۷۵۴۔۷۵۵رقم الحدیث۴۱۰۴تا۴۱۱۲مطبوعہ المکتبۃ العصریہ بیروت)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وقال لهم نبيهم ان اية ملكه ان ياتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم وبقية مما ترك ال موسیٰ و ال هرون تحمله الملئكة ان في ذلك لأية لكم ان كنتم مومنين۔

ترجمہ :اوران کے نبی نے ان سے فرمایا اس کی سلطنت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس صندوق آئے گا اس میں تمہارے رب کی طرف سے سکون قلب کا سامان ہوگا اور کچھ آل موسیٰ اور آل ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات ہوں گے اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہوگا اگر تم ایمان والے ہوتو بے شک اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے۔

(تفسیر نور العرفان سورۃ البقرۃ پارہ ۲ آیت نمبر ۲۴۸ ص ۴۹ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

وبقیة مما ترک سے ائمہ تفسیر نے تبرکات لیے ہیں

امام حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ لکھتے ہیں۔

(وبقية مما ترك ال موسیٰ وال هٰرون) يعني موسیٰ وهارون نفسهما كان فيه لوحان من التوراة ورضاض الالواح التي تكسرت و كان فيه عصا موسیٰ ونعلاه وعمامة هارون وعصاه وقفيز من المن الذي كان ينزل على بني اسرائيل۔

ترجمہ :(وبقية مما ترك ال موسیٰ وال هٰرون) آل سے مراد حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کے تبرکات ہیں اس میں تورات کی دو مکمل تختیاں اور کچھ ان تختیوں کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے تھے اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور نعلین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور عصا اور (جنت کا کھانا) من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا اس کا ٹکڑا بھی اس میں شامل تھا۔

(تفسیر معالم التنزیل ج۱ ص۲۲۹ مطبوعہ دار العرفۃ بیروت)

امام ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفی ۳۷۵ھ لکھتے ہیں۔

وعصا موسیٰ وعمامة هارون۔(تفسیر السمرقندی ص۱۶۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

علامہ ابو البرکات احمد بن محمد نسفی متوفی ۷۱۰ھ لکھتے ہیں۔

ونعلاً موسیٰ وعمامة هارون علیهما السلام۔

(تفسیر مدارک التنزیل ج۱ص۳۹امطبوعه مکتبة القرآن والسنة پشاور)

تفسیر جلالین میں ہے:

وهي نعلا موسیٰ وعصاه وعمامة هارون۔

(تفسیر جلالین ص ۵۴مطبوعه دار ابن کثیر بیروت)

موسیٰ علیہ السلام کا عمامہ مبارک اور دیدار الٰھی

امام عبداللہ بن احمد بن حنبل متوفی ۲۹۰ھ لکھتے ہیں۔

حدثنی ابو معمر نا خلف بن خلیفة عن حمید الاعرج عن عبدالله بن الحارث عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما کلم موسی علیه السلام ربه عزوجل کان علیه جبة صوف و عمامة صوف و نعلان من جلد حمار غیر ذکی۔

(کتاب السنة لعبدالله بن احمد ج۱ص۲۹۳رقم الحدیث۵۶۴مطبوعه دار ابن القیم الدمام الطبعة الاولی ۱۹۸۶ء بتحقیق الدکتور محمد بن سعید بن سالم القحطانی)

نیز اسی طرح امام ابوبکر احمد بن سلیمان بن حسن بغدادی النجاد حنبلی متوفی ۳۴۸ھ نے ''جزء فیہ الرد علی من یقول القرآن مخلوق لابن النجاد الحنبلی ص ۴۷ رقم الحدیث ۶۲ بتحقیق عبدالسلام عمر علی'' میں روایت کیا ہے۔

اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یبنی ادم خذوا زینتکم عند کل مسجد۔

ترجمہ: اے آدم علیہ السلام کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔

اس سے معلوم ہوا کہ نماز جہاں تک ہو سکے اچھے لباس میں پڑھے اور مسجد میں اچھی حالت

میں آوے بد بودار کپڑے بد بودار منہ لے کر مسجد میں نہ آوے ایسے ہی ننگا مسجد میں نہ آوے۔
انور شاہ کشمیری دیو بندی نے اس آیت کریمہ سے عمامہ کے لئے بھی استدلال کیا ہے لکھتے ہیں۔

لفظ ''زینت'' یہ چاہتا ہے کہ آدمی جب مسجد میں آئے تو اچھی سے اچھی حالت میں ہو چنانچہ حدیث وفقہ نے اس کو بیان کیا ہے فقہ میں ہے کہ تین کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب ہے ان میں سے ایک عمامہ بھی ہے۔

(فیض الباری میں ج ۲ ص ۷۔۸ مطبوعہ مجلس علمیسورت ھند)

بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ھے خوبصورتی کو پسند کرتا ھے

امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن عبداللہ عن النبی ﷺ قال لایدخل النار یعنی من کان فی قبله مثقال ذرة من ایمان فقال له رجل انه یعجبنی ان یکون ثوبی حسنا ونعلی حسنة قال ان الله یحب الجمال ولکن الکبر بطر الحق وغمص الناس۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا اور وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا ایک آدمی نے پوچھا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا خوبصورت ہو اور اس کی جوتی خوبصورت ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور لیکن تکبر! وہ جو شخص حق کو ماننے سے اکڑے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

(سنن الترمذی قال ابوعیسی ھذا حدیث حسن صحیح غریب ج ۴ ص ۳۶۱ رقم الحدیث ۱۹۹۹ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (صحیح ابن حبان ج ۱۲ ص ۲۸۰ رقم الحدیث ۵۴۶۶ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۵۹ رقم الحدیث ۴۰۹۱ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (مسند

ابویعلی ج۸ص۴۷۶۔۴۷۷رقم الحدیث ۵۰۶۵مطبوعہ دارالمامون للتراث دمشق)، (شعب الایمان للبیہقی ج۵ ص۱۶۰۔۱۶۱رقم الحدیث ۶۱۹۲مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابوموسی محمد بن المثنی ثنا عبدالوھاب ثنا ھشام عن محمد عن ابی ھریرۃ ثم ان رجلا جمیلا فقال یارسول اللہ انی رجل حبب الی الجمال واعطیت منہ ما تری حتی ما احب ان یفوقنی احد اما بشراك نعلی واما قال بشسع نعلی افمن الکبر ذلك قال لا ولکن الکبر من بطر الحق وغمط الناس۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ خوبصورت آدمی تھا کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسا آدمی ہوں جو حسن کی طرف مائل ہو کہ مجھے حسن بہت محبوب ہے اور مجھے بھی خوبصورتی عطا کی گئی ہے جو آپ کے سامنے ہے حتیٰ کہ میں یہ پسند نہیں کرسکتا کہ مجھ سے کوئی اونچا ہو خواہ وہ میری جوتی کا تسمہ ہی کیوں نہ ہو۔ کیا یہ بات بھی تکبر میں سے ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تکبر میں سے یہ بات ہے جو شخص حق ماننے سے اترائے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

(سنن ابوداؤد ج۴ص۵۹رقم الحدیث ۴۰۹۲ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (صحیح ابن حبان ج۱۲ص۲۸۱ رقم الحدیث ۵۴۶۷مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (مصنف عبدالرزاق ج۱۱ص۲۶۸ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (شعب الایمان للبیہقی ج۵ص۱۶۱رقم الحدیث ۶۱۹۳مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (مستدرك للحاکم ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ج۴ص۲۰۱رقم الحدیث ۷۳۶۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

عن قتادۃ قال رای النبی ﷺ رجلا رث الھیئۃ وقال مرۃ رای رجلا علیہ اطمار لہ یعنی خلق الثیاب قال فدعاہ النبی ﷺ فقال ھل لك من مال؟ قال نعم قال فکل واشرب والبس وتصدق فی غیر سرف ولا مخیلۃ فان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ۔

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا اس پر اطمار یعنی پرانے کپڑے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور پوچھا کہ کیا تیرے پاس کوئی شے ہے؟ کہتے ہیں کہ اس نے کہا جی ہاں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کھایئے اور پیئے اور پہنئے اور صدقہ کیجئے بغیر اسراف کے اور بغیر تکبر کے۔ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر نظر آئے۔

(شعب الایمان للبیہقی ج۵ص۱۶۱رقم الحدیث ۶۱۹۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (مصنف عبدالرزاق ج۱۱ص۲۷۰مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (طبرانی کبیر ج۹ص۲۷۸رقم الحدیث ۶۱۰ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (مسند احمد ج۳ص۴۷۳مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (سنن النسائی ج۸ص۱۸۱رقم الحدیث ۵۲۲۳مطبوعہ کتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)، (مسند الطیالسی ص۱۸۴رقم الحدیث ۱۳۰۳مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

امام احمد بن علی المثنی التمیمی متوفی ۳۰۷ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ جمیل یحب الجمال ویحب ان یری نعمتہ علی عبدہ۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی نعمت اس کے بندے پر نظر آئے۔

(مسند ابی یعلی ج۲ص۳۲۰رقم الحدیث ۱۰۵۵ مطبوعہ دارالمامون للتراث دمشق)، (شعب الایمان للبیہقی ج۵ص۱۶۳رقم الحدیث ۶۲۰۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا محمد بن عبداللہ الحافظ حدثنا علی بن محمد الحبیبی حدثنا بکر بن سہل الدمیاطی قال سمعت عبداللہ بن یوسف التنیسی یقول سمعت مالک بن انس یقول ما ادرکت فقہاء بلادنا الا وھم یلبسون الثیاب الحسان۔

ترجمہ: امام مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے شہر کے جن فقہاء کو دیکھا ہے وہ

خوش لباس تھے خوبصورت کپڑے پہنتے تھے۔

(شعب الایمان للبیھقی ج۵ص۱۶۷رقم الحدیث۶۲۲۰مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

عن نافع قال رانی ابن عمر وانا اصلی فی ثوب واحد فقال له الم اکسك قلت بلی قال فلو بعثتك کنت تذهب هكذا قلت لا قال فالله احق ان تزين له ......

ترجمہ: نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ میں نے تمہیں دو کپڑے نہیں پہنائے میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر میں تمہیں کسی جگہ بھیجوں تو اسی حالت میں چلے جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے۔

(سنن الکبریٰ للبیھقی ج۲ص۲۳۶رقم الحدیث۳۰۸۹مطبوعہ مکتبة دارالباز مکة المکرمة)، (شرح معانی الآثار ج۱ص۳۷۷مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)، (التمھید ابن عبدالبر ج۶ص۳۷۱مطبوعہ وزارة عموم الاوقاف والشؤون الاسلامیة المغرب)، (صحیح ابن خزیمہ ج۱ص۳۷۶رقم الحدیث۷۶۶ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (الاحادیث المختارة للضیاء المقدسی ج۱ص۳۰۹رقم الحدیث۲۰۰ مطبوعہ مکتبة النھضة الحدیثة مکة المکرمة)، (سنن الکبریٰ للبیھقی ج۲ص۲۳۵رقم الحدیث ۳۰۸۸مطبوعہ مکتبة دارالباز مکة المکرمة)، (مصنف عبدالرزاق ج۱ص۳۵۸رقم الحدیث ۱۳۹۱مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ وسعت عطا فرمائے تو قمیص تہبند اور عمامہ کے ساتھ نماز ادا کرنی چاہئے۔

☆..........☆

دوسرا باب

احادیث و آثار صحابہ سے عمامہ شریف کا ثبوت

حدیث نمبر (۱)

مکے میں اس طرح داخل ہوئے کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا علی بن حکیم الاودی اخبرنا شریك عن عمار الدهنی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ ان النبی ﷺ دخل یوم فتح مکة وعلیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں اس طرح داخل ہوئے کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

(صحیح مسلم باب جواز دخول مکة بغیر احرام ج۲ص۹۹۰رقم الحدیث۱۳۵۸مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا شریك عن عمار الدهنی عن ابی الزبیر عن جابر قال دخل النبی ﷺ عام الفتح و علیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عام الفتح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح مکہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

(طبقات الکبری ابن سعد سریة رسول اللہ ﷺ عام الفتح ج۲ص۱۴۰مطبوعه دا رصادر بیروت)

امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں۔

دخل مکة عام الفتح وعلیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: عام الفتح میں رسول اللہ ﷺ اس طرح مکہ میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔ (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء ذکر عبدالرحمن بن مهدی رحمۃ اللہ علیہ ج۹ص۱۹ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

حدیث نمبر (۲)

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں۔

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة والحسن الحلوانی قالا حدثنا ابواسامة عن مساور الوراق قال حدثنی وفی روایة الحلوانی قال سمعت جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیه قال ثم کانی انظر الی رسول الله ﷺ علی المنبر وعلیه عمامة سوداء قد ارخی طرفیها بین کتفیه ولم یقل ابوبکر علی المنبر۔

ترجمہ: جعفر بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میری نظروں کے سامنے اب بھی یہ منظر ہے کہ حضور ﷺ سیاہ عمامہ باندھے منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ نے اس کا شملہ دو کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

(صحیح مسلم باب جواز دخول مکة بغیر احرام ج۲ص۹۹۰رقم الحدیث ۱۳۵۹مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

حدیث نمبر (۳)

امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں۔

واخبرنا معاویة بن علی بن معاویة الصوفی فی کتابه ان الحسن بن احمد الحداد اخبرهم ابنا ابونعیم احمد بن عبدالله ابنا ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن سنان ثنا محمد بن صدران ثنا عنبسة بن سالم صاحب الالواح ثنا عبیدالله بن ابی بکر عن انس بن مالك انه رای رسول الله ﷺ یعتم بعمامة سوداء۔ قال الطبرانی لم یروه عن عبیدالله الا عنبسة تفرد ابن صدران روی مسلم من حدیث ابی الزبیر عن جابر النبی ﷺ دخل مکة وعلیه عمامة سوداء۔

ترجمہ :حضرت انس ﷛ بیان کرتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

(الاحادیث المختارۃ ج۶ ص ۲۵۳ رقم الحدیث ۲۲۷۱ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)

حدیث نمبر (۴)

امام محمد بن اسحاق بن العباس الفاکھی متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنی احمد بن عبید عن عاصم بن مضرس الانصاری قال اخبرنی ابوبکر عمرو الضبی عن المغیرۃ عن ابرھیم قال کان النبی ﷺ یوم فتح مکۃ معتجرا بعمامۃ سوداء۔

ترجمہ .حضرت ابراہیم ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بغیر تحتیک کے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

(اخبار مکۃ فی قدیم الدھر وحدیثہ ذکر ما کان یلبس النبی ﷺ علی رأسہ حین دخل مکۃ ج۵ ص ۲۱۵۔۲۱۶ رقم الحدیث ۱۷۳۔۱۷۴۔۱۷۵ مطبوعہ دار خضر بیروت)

حدیث نمبر (۵)

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابی سعید الخدری ﷛ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا استجد ثوباً سماہ باسمہ اما قمیصا او عمامۃ یقول اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسالک من خیرہ وخیر ما صنع لہ و اعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ۔

ترجمہ:حضرت ابوسعید خدری ﷛ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نیا کپڑا پہنتے تو (بسم اللہ) پڑھتے خواہ قمیص ہو یا عمامہ پھر فرماتے اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی خیر کا اور جس لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(سنن ترمذی، کتاب اللباس ج ۳ ص ۱۴۱ رقم الحدیث ۲۰۲۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت) (سنن الترمذی

كتاب اللباس باب ما يقول اذا لبس ثوباً جديداً ج ۴ ص ۲۳۹ رقم الحديث ۴۰۶۷ مطبوعه داراحياء التراث العربی بیروت)، (شعب الایمان ج ۵ ص ۱۸۰ رقم الحديث ۶۲۸۴ مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت)، (سنن الكبرىٰ للنسائی ج ۶ ص ۸۵ رقم الحدیث ۱۰۱۴۱ مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت)، (نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۱۷ مطبوعه دارالجیل بیروت)، (غاية الاحكام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۴۰ رقم الحدیث ۵۲۶۲ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (صحیح ابن حبان ج ۱۲ ص ۲۳۹ رقم الحدیث ۵۴۲۰ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)، (شرح السنة قال البغوی هذا حدیث حسن ج ۶ ص ۱۷۳-۱۷۴ رقم الحدیث ۳۰۰۵ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (شرح الزرقانی علی المواهب ج ۵ ص ۴ مطبوعه دارالمعرفة بیروت)، (المجموع شرح المهذب للنووی ج ۴ ص ۳۹۳ مطبوعه دارالفکر بیروت)

حدیث نمبر (۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ مبارک پر مسح کیا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن حاتم جميعا عن يحيى القطان قال بن حاتم حدثنا يحيى بن سعيد عن التيمي عن بكر بن عبدالله عن الحسن عن المغيرة ان النبي ﷺ توضا فمسح بناصيته وعلى العمامة وعلى الخفين۔

ترجمہ : حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا پس اپنی پیشانی کی مقدار (سر پر) مسح کیا اور عمامہ اور موزوں پر (مسح کیا)۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۳۱ رقم الحدیث ۲۷۴ مطبوعه داراحياء التراث العربی بیروت)، (صحیح ابن حبان ج ۴ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۱۳۴۶ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)، (مسند احمد ج ۴ ص ۲۵۵ مطبوعه موسسة قرطبة مصر)، (سنن الترمذی ج ۱ ص ۱۷۰-۱۷۱ رقم الحدیث ۱۰۰ مطبوعه داراحياء التراث العربی بیروت)، (طبرانی کبیر ج ۲۰ ص ۳۸۰ رقم الحدیث ۸۸۷ مطبوعه مکتبة العلوم والحکم الموصل)، (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۱ ص ۵۸ رقم الحدیث ۲۷۰ مطبوعه مکتبة دارالباز مکة المکرمة)،

(مصنف ابن ابی شیبه ج۱ص۳۰رقم الحدیث ۲۴۰مطبوعه مکتبة الرشد الریاض)، (المنتقی لابن الجارود ص۳۲رقم الحدیث۸۳مطبوعه موسسة الکتاب الثقافیة بیروت)، (سنن الدارقطنی باب فی جواز المسح علی بعض الرأس ج۱ص۱۹۲ رقم الحدیث ۱مطبوعه دارالمعرفة بیروت)، (طبرانی الاوسط ج۲ص۳۱۱رقم الحدیث ۵۴۰۴مطبوعه دارالحرمین القاهرة) (مسند الامام الشافعی کتاب الطهارة باب ما خرج من کتاب الوضوء ج۱ص ۱۱۸رقم الحدیث ۴۴مطبوعه دار البشائر الاسلامیة بیروت الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۵ء بتحقیق الدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب قال المحقق سنده صحیح) (مشکاة المصابیح کتاب الطهارة باب سنن الوضوء الفصل الاول ج۱ص۹۱رقم الحدیث۳۹۹مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۳ء بتحقیق شیخ جمال عیتانی وفی نسخة ص۴۶مطبوعه نور محمد اصح المطابع و کارخانه تجارت کتب کراچی) (شرح السنة کتاب الطهارة باب المسح علی الخفین ج۱ص۳۲۶رقم الحدیث ۲۳۲مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت الطبعة الثانیة ۲۰۰۳ء بتحقیق الشیخ عادل احمد بن عبد الموجود) (التهذیب فی فقه الامام الشافعی کتاب الطهارة ج۱ص۲۴۹مطبوعه دارللکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۷ء بتحقیق الشیخ عادل احمد عبد الموجود) (مسندابی داؤد الطیالسی ص۹۵رقم الحدیث۷۹۹) (مسند ابی عوانة المسیٰ المسند الصحیح المخرج علی صحیح مسلم کتاب الطهارة بیان الاباحة للمتوضی ان یعینه علی وضوئه غیره ویصبه علیه والدلیل علی اجازة المسح علی الخفین کیف ما مسح اذا وقع علیه اسم المسح ج۱ص ۱۸۷رقم الحدیث ۵۵۴۔۵۵۵ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۶ء بتحقیق ابو علی النظیف) (سنن النسائی (مجلد) کتاب الطهارة باب۸۷المسح علی العمامة مع الناصیة ص۲۲ رقم الحدیث۱۰۷مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعة الاولی۲۰۰۱ء)

امام محمد بن ادریس الشافعی متوفی ۲۰۴ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا الربیع قال اخبرنا الشافعی قال اخبرنا ابراهیم بن محمد عن علی بن یحیی عن ابن سیرین عن المغیرة بن شعبة ﷺان رسول الله ﷺ مسح ناصیته او قال مقدم راسه بالماء۔

ترجمه: حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی پیشانی پر مسح کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ ﷺ نے پانی کے ذریعے اپنے سر کے اگلے والے حصے پر مسح کیا۔(مسند الامام الشافعی کتاب الطهارة باب ما خرج من کتاب الوضوء ج۱ص۱۲۰

رقم الحدیث ۴۶ مطبوعہ دار البشائر الاسلامیة بیروت الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۵ء بتحقیق الدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب قال المحقق سندہ حسن لغیرہ)

حدیث نمبر (۷)

حضرت عمرو بن امیہ ؓ کی روایت

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا عبدان قال اخبرنا عبداللہ قال اخبرنا الاوزاعی عن یحییٰ عن ابی سلمة عن جعفر بن عمرو عن ابیه قال رایت النبی ﷺ یمسح علی عمامته و خفیه۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن امیہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے اپنے عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔

(صحیح البخاری کتاب الوضوء باب المسح علی الخفین ج۱ ص رقم الحدیث ۲۰۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

حدیث نمبر (۸)

امام عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کی روایت

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا موسی بن داؤد اخبرنا مندل عن بن جریج عن عطاء ان رسول اللہ ﷺ توضاء وعلیه عمامة فرفع عمامة عن رأسه ومسح مقدم راسه۔

ترجمہ: امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا آپ ﷺ کے سر پر عمامہ تھا عمامہ سر سے اٹھایا اور سر مبارک کے آگے حصہ پر مسح کیا۔

(طبقات الکبری ابن سعد ج۱ ص ۴۵۵۔۴۵۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)

امام محمد بن ادریس الشافعی متوفی ۲۰۴ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا الربیع قال اخبرنا الشافعی قال اخبرنا مسلم عن ابن جریج عن عطاء ان
سول الله ﷺ توضا فحسر العمامة و مسح مقدم راسه او قال ناصیته بالماء۔
ترجمہ: عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا آپ ﷺ نے
پنے عمامے کو پیچھے کرلیا اور سر کے آگے والے حصے پر مسح کیا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ
ں) پانی کے ذریعے پیشانی پر مسح کیا۔

(مسند الامام الشافعی کتاب الطھارۃ باب ما خرج من کتاب الوضوء ج ۱ ص ۱۱۹ رقم الحدیث ۳۵
طبوعہ دار البشائر الاسلامیۃ بیروت الطبعۃ الاولی ۲۰۰۵ء بتحقیق الدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب
ل المحقق سندہ حسن لغیرہ) (معرفۃ السنن والآثار کتاب الطھارۃ باب ۱۰ فریضۃ الوضوء فی غسل
وجہ ج ۱ ص ۱۶۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت طبع سنۃ ۲۰۰۱ء بتحقیق سید کسروی حسن) (مصنف
بد الرزاق کتاب الطھارۃ باب المسح علی الخفین والعمامۃ ج ۱ ص ۱۸۹ رقم الحدیث ۷۳۹ مطبوعہ
مکتب الاسلامی بیروت الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۸۳ء بتحقیق حبیب الرحمن اعظمی)

حدیث نمبر (۹)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت

امام حافظ ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔
عبد الرزاق عن حماد عن قتادة ان النبی ﷺ کان یمسح علی عمامته قال یضع
یدہ علی ناصیته ثم یمر بیدہ علی العمامة۔
ترجمہ مختصراً: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے عمامہ پر مسح کیا۔

(مصنف عبد الرزاق کتاب الطھارۃ باب المسح علی الخفین والعمامۃ ج ۱ ص ۱۸۹ رقم الحدیث ۷۴۱
طبوعہ المکتب الاسلامی بیروت الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۸۳ء بتحقیق حبیب الرحمن اعظمی)

حدیث نمبر (۱۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت

امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابوحامد عبدالله بن مسلم بن ثابت بن زید ببغداد ان ابا بکر محمد بن عبدالباقی بن محمد الانصاری اخبرهم ابنا ابو الحسین محمد بن علی المهتدی بالله ابنا عبیدالله بن احمد بن علی الصیدلانی قیل له حدثکم عبدالله بن محمد بن زیاد النیسابوری قال حدثنی عیسی بن ابراهیم واحمد بن عبدالرحمن قالا ثنا عبدالله بن وهب قال حدثنی معاویة بن صالح عن عبدالعزیز بن مسلم عن ابن معقل عن انس بن مالك قال رایت رسول الله ﷺ یتوضا و علیه عمامة قطریة فادخل یده من تحت یباغ فمسح مقدم راسه ولم ینقض بیاغ۔ اخرجه ابوداؤد عن احمد بن صالح عن ابن وهب بنحوه او مثله۔

(الاحادیث المختارة ج۶ ص۲۳۹ ۔۲۴۰رقم الحدیث ۲۲۵۲مطبوعه مکتبة النهضة الحدیثه مکه مکرمة)

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا احمد بن صالح ثنا بن وهب حدثنی معاویة بن صالح عن عبدالعزیز بن مسلم عن ابی معقل عن انس بن مالك قال رایت رسول الله ﷺ یتوضا وعلیه عمامة قطریة فادخل یده من تحت یباغ فمسح مقدم راسه ولم ینقض یباغ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ کے اوپر قطری کا بنا ہوا عمامہ تھا پس آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک عمامے کے نیچے داخل کر کے سر اقدس کے اگلے حصے کا مسح کیا اور مقدس عمامے کی بندش کو نہ توڑا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الطهارة باب ۵۸ المسح علی العمامة ج۱ ص۳۶ رقم الحدیث ۱۴۷ مطبوعه دارالفکر بیروت)، (سنن ابن ماجه کتاب الطهارة وسننها باب ماجاء فی المسح فعلی العمامة ج۱ ص۱۸۷ رقم الحدیث ۵۶۴ مطبوعه دارالفکر بیروت) (المستدرك علی الصحیحین کتاب الطهارة ج۱ ص۲۷۵ رقم الحدیث ۶۰۳ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۰ بتحقیق مصطفٰی عبد القادر عطا) (معرفة السنن والآثار کتاب الطهارة باب ۱۰ فریضة الوضوء فی غسل الوجه ج۱ ص۱۶۱ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت طبع سنة ۲۰۰۱ء بتحقیق سید کسروی حسن)

مستدرک للحاکم کے محقق مصطفٰی عبدالقادر عطا اس روایت کے تحت لکھتے ہیں۔

قال فی التلخیص لو صح لدل علی مسح بعض الراس۔

(المستدرک علی الصحیحین کتاب الطهارة ج۱ص۲۷۵رقم الحدیث۶۰۳مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۰ابتحقیق مصطفیٰ عبد القادر عطا)

امام ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصفہانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابن ابی حاتم نا یونس نا ابن وهب حدثنی معاویة بن صالح عن عبدالعزیز مسلم عن ابی معقل عن انس قال رأیت رسول الله ﷺ یتوضا وعلیه عمامة قطریة۔

(اخلاق النبی ﷺ وآدابه ذکر عمامته ج۲ص۲۰۲رقم الحدیث۳۱۰مطبوعه دارالمسلم الریاض)،
(نصب الرایة کتاب الطهارات ج۱ص۱ مطبوعه دارالحدیث مصر)

حدیث نمبر (۱۱)

حضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت

امام حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا احمد قال حدثنا ابراهیم بن راشد الادمی قال حدثنا معلی بن عبدالرحمن الواسطی قال حدثنا عبدالحمید بن جعفر الانصاری عن یحیی بن کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ مسح علی الخفین و الخمار یعنی العمامة۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

(المعجم الاوسط باب الالف من اسمه احمد ج۲ص۲۸۳رقم الحدیث۲۹۶۱مطبوعه مکتبة المعارف الریاض الطبعة الاولی ۱۹۸۵ء بتحقیق الدکتور محمود الطحان)

حدیث نمبر (۱۲)

حضرت سلمان فارسی ﷺ کی روایت

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابوبكر بن ابی شيبة حدثنا يونس بن محمد عن داؤد بن ابی الفرات عن محمد بن زيد عن ابی شريح عن ابی مسلم مولی زيد بن صوحان قال كنت مع سلمان فرای رجلا ينزع خفيه للوضوء فقال له سلمان امسح علی خفيك و علی خمارك وبناصيتك فانی رايت رسول الله ﷺ يمسح علی الخفين والخمار۔

ترجمہ: حضرت ابومسلم سے روایت ہے کہ میں سلمان ﷺ کے ساتھ تھا انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو وضو کی غرض سے موزے اتار رہا تھا۔ سلمان ﷺ نے اس سے کہا موزے عمامہ اور ماتھے پر مسح کر لیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(سنن ابن ماجه ابواب الطهارة و سننها باب ما جآء فی المسح علی العمامة (مجلد) ج۱ ص۹۹ رقم الحديث ۵۶۳ مطبوعه دار احياء التراث العربی بيروت الطبعة الاولی ۲۰۰۰ء) (سبل الهدی والرشاد فی سيرة خير العباد جماع ابواب سيرته ﷺ فی الطهارة للصلاة الباب السادس فی مسحه ﷺ علی الخف والجبائر ج۸ ص۵۴ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت الطبعة الاولی ۱۹۹۳ء بتحقيق الشيخ عادل احمد الموجود و الشيخ علی محمد معوض)

امام احمد بن حنبل شیبانی متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا عبدالله حدثنی ابی حدثنا عبد الصمد حدثنا داؤد يعنی ابن ابی الفرات حدثنا محمد بن زيد عن ابی شريح عن ابی مسلم مولی زيد بن صوحان العبدی قال كنت مع سلمان الفارسی فرای رجلا قد احدث وهو يريد ان ينزع خفيه فامره سلمان ان يمسح علی خفيه و علی عمامته و يمسح بناصيته وقال سلمان رايت رسول الله ﷺ يمسح علی خفيه و علی خماره۔

ترجمہ: ابو مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی ﷺ کے ساتھ تھا، انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی کو حدث لاحق ہوا اور وہ اپنے موزے اتارنا چاہتا ہے حضرت سلمان فارسی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ موزوں اور عمامہ پر مسح کرے اور اپنی پیشانی کے بقدر (سر پر) مسح کرے اور فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو اپنے موزوں اور اوڑھنی (عمامے) پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(مسند احمد (حدیث سلمان الفارسی ﷺ) ج۶ ص۶۱۱-۶۱۲ رقم الحدیث ۲۳۲۰۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۹۴ء) ابن حبان ۱۳۴۴۔

یہی روایت امام سلیمان بن داؤد الجارود الشہیر بابی داؤد الطیالسی متوفی ۲۰۴ھ نے بھی روایت کی ہے جن کے الفاظ یہ ہیں:

فامره سلمان ان يمسح على خفيه و عمامته و شعره۔

(مسند ابی داؤد الطیالسی الجز الاول احادیث سلمان الفارسی ﷺ عنہ ص۹۱ رقم الحدیث ۶۵۶ مطبوعہ دار الباز عباس احمد الباز مکۃ المکرمۃ)

حدیث نمبر (۱۴)

حضرت بلال ﷺ کی روایت

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابوبكر بن ابی شيبة و محمد بن العلاء قال نا ابو معاوية و حدثنا اسحاق قال انا عيسى بن يونس كلاهما عن الاعمش عن الحكم عن عبدالرحمن بن ابی ليلى عن كعب بن عجرة عن بلال ان رسول الله ﷺ على الخفين والخمار وفی حديث عيسى حدثنی الحكم قال حدثنی بلال۔

ترجمہ: حضرت بلال ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب ۹۷ مسح علی الخفین) (المسند الضعیف للعقیلی ص ۱۹۵ رقم

الحدیث ۳۴۰مکتبة نزار مصطفی الباز المملکة العربیة السعودیة الطبعة الاولی ۲۰۰۱ء بتحقیق کامل عویضة) (مسند الامام الشافعی کتاب الطهارة ج۱ص۳۱رقم الحدیث۵۴و ج۹ص ۳۸۳_۳۸۴رقم الحدیث۸۸۲۶مطبوعه دار البشائر الاسلامیة بیروت الطبعة الاولیٰ۲۰۰۵ء بتحقیق الدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب قال المحقق سندہ صحیح) (سنن النسائی (مجلد) کتاب الطهارة باب۸۶ المسح علی العمامة ص۲۲رقم الحدیث۱۰۴_۱۰۵_۱۰۶ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعة الاولی۲۰۰۱ء) (مسند احمد (حدیث بلال ﷺ) ج۶ص۲۱رقم الحدیث۲۳۳۶۷مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعة الثالثة ۱۹۹۴ء) (سبل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد جماع ابواب سیرته ﷺ فی الطهارة للصلاة الباب السادس فی مسحه ﷺ علی الخف والجبائر ج۸ص۵۴مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۳ء بتحقیق الشیخ عادل احمد الموجود و الشیخ علی محمد معوض)

امام الحافظ الکبیر ابی بکر عبداللہ بن الزبیر الحمیدی متوفی ۲۱۹ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان ثنا ابان بن تغلب و محمد بن عبدالرحمن ابی لیلی عن الحکم عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن بلال قال رایت رسول اللہ ﷺ مسح علی الخفین و الخمار۔

ترجمہ :حضرت بلال ؓ بیان کرتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

(مسند الحمیدی (احادیث بلال بن رباح ؓ) ج۱ ص۸۲رقم الحدیث۱۵۰مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۸۸ءبتحقیق حبیب الرحمن الاعظمی) (سنن ابن ماجه ابواب الطهارة و سننها باب ما جآء فی المسح علی العمامة (مجلد)ج۱ص۹۹ رقم الحدیث۵۶۱ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعة الاولی۲۰۰۰ء) (المعجم الاوسط باب الالف من اسمه بکر ج۳ص۱۴۰ رقم الحدیث ۳۲۳۸مطبوعه مکتبة المعارف الریاض الطبعة الاولی ۱۹۸۵ء بتحقیق الدکتور محمود الطحان) (ابوداؤد الطیالسی ص۱۵۲) (مسند ابی عوانة المسٰی المسند الصحیح المخرج علی صحیح مسلم کتاب الطهارة بیان الاباحة للمتوضی ان یعینه علی وضوئه غیره ویصبه علیه والدلیل علی اجازة المسح علی الخفین کیف ما مسح اذا وقع علیه اسم المسح ج۱ص۱۷۸_۱۷۹ رقم الحدیث۵۵۶_۵۵۷_۵۵۸ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی۲۰۰۶ء بتحقیق ابو علی النظیف) (مصنف عبد الرزاق کتاب

الطهارة باب المسح على الخفين والعمامة ج۱ص۱۸۸رقم الحديث ۷۳۵-۷۳۶ مطبوعه المكتب الاسلامى بيروت الطبعة الثانية ۱۹۸۳ء بتحقيق حبيب الرحمن اعظمى) (حلية الاولياء و طبقات الاصفياء ترجمة ۲۶۵ سويد بن غفلة ج۴ص۱۹۶-۱۹۷ ابرقم ۵۲۳۷ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت الطبعة الاولى ۱۹۹۷ء بتحقيق مصطفى عبد القادر عطا)

حدیث نمبر (۱٤)

حضرت ابو امامہ ﷛ کی روایت

الامام الحافظ ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ العقیلی متوفی ۳۲۲ھ لکھتے ہیں۔

عن ابی امامة ﷛ قال کان رسول الله ﷺ یمسح علی الخفین و العمامة۔

ترجمہ : حضرت ابوامامہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

(المسند الضعيف للعقيلى ص۲۲۸رقم الحديث ۲۰۱ مكتبة نزار مصطفى الباز المملكة العربية السعودية الطبعة الاولىٰ ۲۰۰۱ء بتحقيق كامل عويضة) طبرانى ج۸ ﷺ ۱۴۴۔(الضعفاء الكبير للعقيلى ج۴ص۲۰۴) تاريخ اصفهان ج۲ص۹۶)

امام حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا احمد قال حدثنا ابو جعفر قال حدثنا عفير بن عدان عن سليم بن عامر عن ابی امامة ان رسول الله ﷺ مسح علی الخفين والعمامة فی غزوة تبوك۔

ترجمہ :حضرت ابوامامہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

(المعجم الاوسط باب الالف من اسمه احمد ج۲ ص ۶۰-۶۱ رقم الحديث ۳ مطبوعه مكتبة المعارف الرياض الطبعة الاولى ۱۹۸۵ء بتحقيق الدكتور محمود الطحان)

حدیث نمبر (۱۵)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت

امام حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا احمد قال حدثنا محمد بن غالب الرافقی قال حدثنا الاحوص بن جواب قال حدثنا عمار بن رزیق عن سعید بن مسروق عن ابراهیم التیمی عن عمرو بن میمون الاودی عن ابی عبدالله الجدلی عن خزیمة بن ثابت ان النبی ﷺ کان یمسح علی الخفین والخمار۔

ترجمہ: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

(المعجم الاوسط باب الالف من اسمه احمد ج۲ص۲۵۶ رقم الحدیث۱۴۵۴ مطبوعه مکتبة المعارف الریاض الطبعة الاولی ۱۹۸۵ء بتحقیق الدکتور محمود الطحان)

عمامہ شریف پر مسح کرنا

صرف عمامہ شریف پر مسح کرنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ امام مالک رضی اللہ عنہ اور شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک جائز نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے نزدیک صرف عمامہ شریف پر مسح جائز ہے۔ اس مسئلہ کا مختصراً ذکر انشاءاللہ آگے نویں باب عمامے شریف کے بعض اہم فقہی مسائل میں بیان کیا جائے گا اور اس مسئلہ کی اور زیادہ تفصیل دیکھنے کے لئے فقیر ناچیز کی کتاب ''فقہ حنفی احادیث وآثار صحابہ'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر (۱۶)

محرم کے لئے عمامہ پہننا جائز نہیں

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما عن

النبی ﷺ و عن الزهری عن سالم عن ابن عمر عن النبی ﷺ ان رجلاً سالہ ما یلبس المحرم؟ فقال لا یلبس القمیص ولا العمامة ولا السراویل ولا البرنس ولا ثوباً مسه الورس او الزعفران فان لم یجد النعلین فلیلبس الخفین ولیقطعهما حتی یکونا تحت الکعبین۔

ترجمہ :ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضور ﷺ سے سوال کہ کیا محرم میں کیا پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ قمیص نہ پہنے اور عمامہ نہ پہنے اور شلوار نہ پہنے اور نہ ٹوپی پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جس کو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو پس اگر اس کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور ان کو کاٹ لے حتیٰ کہ وہ ٹخنوں کے نیچے ہو جائیں۔

(صحیح البخاری کتاب العلم باب من اجاب السائل باکثر مما سالہ ج۱ص۲۰۹، ج۲ص۸۶۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (صحیح مسلم ج۲ص۸۳۴رقم الحدیث ۱۱۷۷مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (مسند احمدج۲ص۶۳ رقم الحدیث۵۳۰۸ مطبوعہ موسسة قرطبة مصر) (سنن ابوداؤد رقم الحدیث ۱۸۲۴) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث ۳۷۸۴) (سنن بیہقی ج۵ص۴۹)

علامہ محمد بن عبداللہ بن محمد المعروف با بن العربی متوفی ۵۴۳ھ لکھتے ہیں۔

وهذا یدل علی انها کانت عادة امر باجتنابها حالة الاحرام وشرع کشف الراس اجلالاً لذی الجلال والاکرام۔ (عارضة الاحوذی ج۷ص۲۴۳مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام ﷺ ہر وقت عمامہ باندھتے تھے اس لئے سرکار دو عالم ﷺ نے حالت احرام میں اس سے منع فرمایا۔

حدیث نمبر (۱۷)

حضور ﷺ نے حضرت علی ﷺ کو اپنی تلوار دی اور عمامہ باندھا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ جنگ خندق کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

وهو بن تسعین سنة فقال علی بن ابی طالب انا ابارزه یارسول الله فاعطاه رسول

الله ﷺ سیفه وعممه وقال اللّٰھم اعنه علیه ثم برز له ودنا من صاحبه وثارت بینهما غبرة وضربه علی فقتله و کبر۔

ترجمہ: عمرو بن عبدو اس وقت نوے برس کا تھا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے لڑوں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی تلوار دی اور عمامہ باندھا اور فرمایا کہ اے اللہ! اس کے مقابلے میں ان کی مدد کر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے مقابلے کے لئے نکلے ان میں سے ایک دوسرے کے قریب ہو گیا غبار اڑا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے مار کر قتل کر دیا اور تکبیر کہی۔ (طبقات الکبری ابن سعد ج۲ص ۶۸ مطبوعہ دا رصادر بیروت)

حدیث نمبر (۱۸)

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

تمیم بن سلمة روی ابو موسی من طریق وهیب بن خالد عن خالد الحذاء عن رجل عن تمیم بن سلمة قال بینما انا ثم النبی ﷺ اذا انصرف من عنده رجل فنظرت الیه مولیا معتما بعمامة قد ارسلها من ورائه قلت یارسول الله ﷺ من هذا قال جبریل۔ (الاصابة فی تمیز الصحابة ذکر تمیم بن سلمة رضی اللہ عنہ ج۱ص ۱۷۱ رقم ۸۴۷ مطبوعه دارالجیل بیروت)

حدیث نمبر (۱۹)

سرکار دوعالم ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اپنے ہاتھ مبارک سے عمامہ باندھا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

سریة عبدالرحمن بن عوف الی دومة الجندل فی شعبان سنة ست من مهاجر رسول الله ﷺ قالوا دعا رسول الله ﷺ عبدالرحمن بن عوف فاقعده بین یدیه وعممه بیده وقال اغز بسم الله وفی سبیل الله فقاتل من کفر بالله لاتغل ولا تغدر ولاتقتل ولیدا۔

ترجمہ: شعبان ۶ھ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا سریہ دومۃ الجندل ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بلایا اپنے سامنے بٹھایا اپنے ہاتھ سے عمامہ باندھا فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو جو اللہ کے ساتھ کفر کرے تم اس سے اس طرح لڑو کہ نہ تو خیانت کرو اور نہ بدعہدی کرو اور نہ کسی بچے کو قتل کرو۔

(طبقات الکبری ابن سعد سریة عبدالرحمن بن عوف الی دومة الجندل ج۲ص۸۹ مطبوعه دا رصادر بیروت)

امام علی بن محمود بن سعود الخزاعی متوفی ۷۸۹ھ لکھتے ہیں۔

وبعثه رسول الله ﷺ الی دومة الجندل الی کلب وعممه بیده وسدلها بین کتفیه۔

(تخریج الدلالات السمعیة ص ۴۵۳ مطبوعه دارالغرب الاسلامی بیروت)

حدیث نمبر (۲۰)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا خالد بن خداش اخبرنا عبدالله بن وهب عن ابی صخر عن قسیط عن عروة بن الزبیر قال اهدی لرسول الله ﷺ عمامة معلمة فقطع علمها ثم لبسها۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نقش ونگار کا عمامہ ہدیۃً دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نقش ونگار کو کاٹ ڈالا پھر اسے باندھا۔

(طبقات الکبری ابن سعد ج۱ص۴۵۶ مطبوعه دا رصادر بیروت)

حدیث نمبر (۲۱)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

یقال ان اول من بایعه طلحة بیده الیمنی وکان شلاء من یوم احد لما وقی لها رسول الله ﷺ فقال بعض القوم والله ان هذا الامر لایتم وخرج علی الی المسجد فصعد المنبر وعلیه أزار وعمامة خز نعلاه فی یده توکأ علی قوسه فبایعه عامة الناس وذلك الیوم السبت التاسع عشر۔

(البدایة والنهایة ذکر بیعة علی رضی اللہ عنہ بالخلافة ج۷ص۲۲۶ مطبوعه مکتبة المعارف بیروت)

حدیث نمبر (۲۲)

امام محمد بن حبان بن احمد ابوحاتم التمیمی متوفی ۳۵۴ھ لکھتے ہیں۔

قال ابشر یا ابابکر هذا جبریل متعجر بعمامة۔

(الثقات ج۱ص۱۶۸ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

حدیث نمبر (۲۳)

امام محمد بن حبان بن احمد ابوحاتم التمیمی متوفی ۳۵۴ھ لکھتے ہیں۔

فقام معاذ بن جبل فقال انا یارسول الله ﷺ! فقال یابلال ائتنی بعمامتی فاتاه بعمامته فعمم راسه۔

(السیرة النبویة واخبار الخلفاء لابن حبان السنة التاسعة من الهجرة ص۳۸۰۔۳۸۱ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

حدیث نمبر (۲۴)

امام ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصفہانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابراهیم بن محمد بن الحسن نا محمد بن صدران نا عنبسة بن سالم عن عبیدالله عن انس انه رأی رسول الله تعمم بعمامة سوداء۔

(اخلاق النبی ﷺ وآدابه ذکر عمامته ج۲ ص۹۲ رقم الحدیث ۳۰۴ مطبوعہ دارالمسلم الریاض)

حدیث نمبر (۲۵)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

عن عبدالله بن الشخیر عن عبدالرحمن بن عدی البحرانی عن اخیه عبدالاعلی بن عدی ﷺ ان رسول الله ﷺ دعا علی بن ابی طالب ﷺ فعممه وارخی عذبة العمامة من خلفه ثم قال هکذا فاعتموا فان العمامة سیما الاسلام وهی حاجزة بین المسلمین والمشرکین۔

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عدی البہرانی اپنے بھائی عبدالاعلیٰ بن عدی سے بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے غدیر خم کے موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا انہیں عمامہ پہنایا اور عمامے کے شملے کو پیچھے کی جانب سے لٹکا دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اسی طریقے سے عمامہ باندھا کرو کیونکہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان حد فاصل ہیں۔

(جامع الاحادیث الکبیر ج۲۰ص۲۳۶رقم الحدیث ۱۶۵۵۵مطبوعہ دارالفکر بیروت)

غیر مقلد محمد عبدالرحمٰن ابن عبدالرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں۔

اخرجه ابونعيم فى معرفة الصحابة من رواية اسماعيل بن عياش بن عن عبدالله بن بشر عن عبدالرحمن بن عدى البهرانى عن اخيه عبد الاعلى بن عدى ان رسول الله ﷺ دعا على بن ابى طالب يوم غدير خم فعممه وارخى عذبة يباع من خلفه ثم قال هكذا فاعتموا الحديث۔

(تحفة الاحوذى ج۵ص۳۳۶مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت)

حدیث نمبر (۲۶)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

عن عائشة انها قالت رايت رجلا يوم الخندق على صورة دحية بن خليفة الكلبى على دابة يناجى رسول الله ﷺ وعليه عمامة قد اسدلها خلفه فسالت رسول الله ﷺ عنه قال كان ذلك جبريل عليه السلام امرنى ان اخرج الى بنى قريظة۔ وقد قيل عن عبدالله بن عمر عن اخيه عن القاسم وقيل غير ذلك۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو جنگ خندق کے دن دیکھا جو دحیہ بن خلیفہ کلبی کی شکل وصورت پر تھا اور سواری پر سوار تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرگوشی کر رہا تھا اس سوار کے سر پر عمامہ تھا اور اس کے سرے کو اس نے پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تھے مجھے انہوں نے آکر حکم دیا کہ میں بنو قریظہ کی طرف نکلوں اور کہا گیا ہے کہ

مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اپنے بھائی سے اس نے قاسم سے اور اس کے علاوہ بھی کہا گیا ہے۔

(شعب الایمان للبیهقی ج۵ص۵۷ رقم الحدیث ۶۲۵۷ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت) (مستدرك للحاکم هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه ج۴ص۲۱۴ رقم الحدیث ۷۴۱۲ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

حدیث نمبر (۲۷)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ ایک روایت میں لکھتے ہیں۔

ثم دخل رسول الله ﷺ بیته ومعه ابوبکر وعمر فعمماه ولبساه۔

ترجمہ: پھر حضور ﷺ اپنے گھر مبارک میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے تو حضور ﷺ نے دونوں کو عمامے بندھائے اور دونوں کو لباس پہنائے۔ (طبقات ابن سعد ج۲ص۳۸ مطبوعه دارصادر بیروت)

حدیث نمبر (۲۸)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا عبدالرحمن عن عبدالله بن عمر عن اخیه عن القاسم عن عائشة ثم ان جبریل علیه السلام اتی النبی ﷺ علی برذون وعلیه عمامة طرفها بین کتفیه فسالت النبی ﷺ فقال رایته ذالك جبریل۔

(مسند احمد ج۶ ص۱۴۸ رقم الحدیث ۲۵۱۹۵ مطبوعه موسسة قرطبة مصر) (مستدرك للحاکم ج۴ ص۲۱۵ رقم الحدیث ۷۴۱۳ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

حدیث نمبر (۲۹)

محدث کبیر امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا محمد بن علی بن حبیش ثنا جعفر بن محمد الفریابی ثنا سلیمان بن عبدالرحمن الدمشقی حدثنی خالد بن یزید بن ابی مالك عن ابیه عن عطاء بن

ابی رباح عن ابن عمر انه جاءه رجل من اهل البصرة فساله عن ارسال العمامة خلفه؟ فقال ابن عمر ساخبرك ذلك حتی تعلم کنت عاشر عشرة فی مسجد رسول الله ﷺ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وابن مسعود ومعاذ وحذیفة وعبدالرحمن بن عوف وابوسعید وابن عمر فامر رسول الله ﷺ ابن عوف ان یتجهز لسریة یبعثه علیها فاصبح وقد اعتم بعمامة کرابیس سوداء فادناه النبی ﷺ ثم نقضها فعممه فاستل من خلفه اربع اصابع او نحو ذلك ثم قال هکذا یا ابن عوف فاعتم فانها اعرف واحسن۔

ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا ایک شخص نے ان سے عمامہ کے شملے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں اس کو جانتا ہوں تم کو صحیح بتاؤں گا فرمایا میں حضور ﷺ کی مسجد میں تھا، حضور ﷺ کے ساتھ یہ صحابہ بھی تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یہ کل دس ہوئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ ایک دستہ جانے والا ہے اس کے لئے تم تیار ہو جاؤ صبح کو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تیار ہو کر آ گئے کالے رنگ کا سوتی عمامہ باندھے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے قریب کیا ان کا عمامہ کھولا اور (سفید رنگ کا) عمامہ باندھا اور پیچھے چار انگل یا اس کے قریب لٹکایا اور فرمایا ابن عوف اس طرح عمامہ باندھا کرو یہ واضح اور بہتر ہے۔

(معرفة الصحابة لابی نعیم الاصبهانی ترجمة عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ج۱ ص۱۳۴ برقم ۴۸۲ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

حدیث نمبر (۳۰)

محدث کبیر امام بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں۔

اخرج ابن أبی عاصم فی کتاب الجهاد قال حدثنا ابو موسی حدثنا عثمان بن عمر

عن الزبير بن جوان عن رجل من الانصار قال جاء رجل الی ابن عمر فقال یا ابا عبدالرحمن العمامة سنة؟ فقال نعم قال رسول الله ﷺ لعبدالرحمن بن عوف اذهب فاسدل علیك ثیابك والبس سلاحك ففعل ثم اتی النبی ﷺ فقبض ما سدل بنفسه ثم عممه فسدل من بین یدیه ومن خلفه۔

ترجمہ: ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور پوچھا کہ ابوعبدالرحمٰن کیا عمامہ سنت ہے؟ فرمایا ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جاؤ اپنے کپڑے اپنے اوپر لٹکالو اور اپنا ہتھیار پہن لو چنانچہ انہوں نے ایسا کیا پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ نے ان کے کپڑے کو لے کر عمامہ باندھا تو آگے اور پیچھے لٹکایا۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج۱۵ ص۳۲ مطبوعہ دارالفکر العربی بیروت)

حدیث نمبر (۳۱)

امام الحافظ عبداللہ بن عدی الجرجانی متوفی ۳۶۵ھ روایت کرتے ہیں۔

عن عبدالله بن عمر وابی هریرة رضی اللہ عنہ قالا ما خرج رسول الله ﷺ فی یوم جمعة قط الا وهو معتم وان کان فی ازار ورداء وان لم یکن عنده عمامة وصل الخرق بعضها الی بعض واعتم بها۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ترجمہ موسی بن مطیر ج۶ ص۲۳۳۸ مطبوعہ دارالفکر العربی بیروت)، (سبل الهدی والرشاد ج۷ ص۲۷۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں۔

عن ابی هریرة عن بعض اصحاب النبی ﷺ انه قال ما خرج الینا رسول الله ﷺ فی یوم جمعة الا وهو معتم۔

(السیرة النبویة لابن عساکر ج۴ ص۳۲ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج۴ ص۳۲ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج۶ ص۲۳۳۸ رقم ۱۸۱۷ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

حدیث نمبر (۳۲)

عمامہ باندھو اور اپنے سے پہلی امتوں کی مخالفت کرو

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابوطاهر الفقيه اخبرنا ابوبكر القطان حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن ثور عن خالد بن معدان قال اتى النبى ﷺ بثياب من الصدقة فقسمها بين اصحابه فقال اعتموا خالفوا على الامم قبلكم۔

ترجمہ: خالد بن معدان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کے کپڑے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اصحاب کے درمیان تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ عمامے باندھو اور اپنے سے پہلی امتوں کی مخالفت کرو۔

(شعب الایمان للبیهقی ج ۵ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۱ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت) (الکامل فی ضعفاء الرجال ترجمه الاحوص بن حکیم ج ۱ ص ۴۱۵ برقم ۲۲۸ مطبوعه دارالفکر بیروت)

حدیث نمبر (۳۳)

مشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا فرق ہے

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

قال بن السلام اخبرنی محمد بن ربيعة قال حدثنا ابوالحسن العسقلانی عن ابی جعفر بن محمد بن ركانة عن ابيه ان النبى ﷺ صارع ركانة فصرعه فسمعت النبى ﷺ يقول فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس۔

ترجمہ: امام ابوجعفر محمد بن رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی لڑی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پچھاڑ دیا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا فرق ہے۔(یعنی مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر)

(التاریخ الکبیر ج۳ص۳۳۷برقم ۱۱۴۶ مطبوعہ دارالفکر بیروت)(شعب الایمان للبیہقی ج۵ص ۱۷۵رقم الحدیث ۶۲۵۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)(کشف الخفاء ج۲ص۹۵رقم الحدیث ۱۷۸۳مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)(سنن الکبریٰ للبیہقی ج۱ص۱۸مطبوعہ مکتبة دارالباز مکة المکرمة)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

عن ابی جعفر محمد بن رکانة عن ابیه انه صارع النبی ا وسمعت النبی ﷺ یقول فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس۔

ترجمہ:امام ابوجعفر محمد بن رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم سے کشتی لڑی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پچھاڑ دیا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا فرق ہے۔(یعنی مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر)

(طبقات الکبری ابن سعد ج۱ص۳۷۴ مطبوعہ دارصادر بیروت)

امام ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن یزید بن رکانة لا تزال امتی علی الفطرة ما لبسوا العمائم علی القلانس۔

ترجمہ:حضرت یزید بن رکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت ہمیشہ دین حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔

(الفردوس بمأثور الخطاب ج۵ص۹۳رقم الحدیث ۷۵۶۹مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

حدیث نمبر (۳٤)

بے شک عمامہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والا ھے

امام سلیمان بن داؤد الطیالسی متوفی ۲۰۴ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوداؤد قال حدثنا الاشعث بن سعید حدثنا عبداللہ بن بسر عن ابی راشد الحبرانی عن علی قال ثم عممنی رسول اللہ ﷺ یوم غدیر خم بعمامۃ سدلھا خلفی ثم قال ان اللہ ﷻ امدنی یوم بدر وحنین بملائکۃ یعتمون ھذہ العمۃ فقال ان یباء حاجزۃ بین الکفر والایمان۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے دن ایسے عمامے سے میری دستار بندی کروائی اس کا شملہ پیچھے لٹکا دیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے بدر و حنین میں (جن) فرشتوں کے ذریعے میری مدد کی انہوں نے اسی ہیئت کے عمامے باندھ رکھے تھے پھر آپ نے فرمایا بے شک عمامہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔

(مسند طیالسی ص ۲۳ رقم الحدیث ۱۵۴ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)، (سنن الکبریٰ بیھقی ج ۱۰ ص ۱۴ مطبوعہ مکتبۃ دارالباز مکۃ المکرمۃ)، (کنزالعمال ج ۱۵ ص ۳۰۶-۴۸۲ رقم الحدیث ۴۱۱۴۱-۴۱۹۰۹ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (اسدالغابہ فی معرفۃ الصحابۃ ج ۳ ص ۱۷۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ج ۳ ص ۱۹۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (زرقانی شرح المواھب اللدنیہ ج ۶ ص ۲۷۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر (۳۵)

امام ابوعثمان سعید بن منصور الخراسانی متوفی ۲۲۷ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا سعید قال نا اسماعیل بن عیاش عن صفوان بن عمرو قال سمعت خالد بن معدان وفضیل بن فضالۃ یقولان قال رسول اللہ ﷺ اکرم اللہ ﷻ ھذہ الامۃ بالعمائم والالویۃ۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔
(کتاب السنن باب ما جاء فی الالویة والعمایم ج ۲ص ۲۴۶ رقم الحدیث ۲۵۲۸ مطبوعہ الدار السلفیة الھند)

حدیث نمبر (۳۶)

عماموں کو لازم پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت ھے

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا یحیی بن عثمان بن صالح ثنا محمد بن الفرج الهاشمی ثنا عیسی بن یونس عن مالك بن مغول عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ ثم عليكم بالعمائم ﴿○﴾ فانها سيماء الملائكة وارخوا لها خلف ظهور كم۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمامے تم پر لازم ہیں اور عمامے کے شملے اپنی پشتوں کے پیچھے لٹکاؤ اس لئے کہ یہ فرشتوں کی نشانی ہے۔ (طبرانی کبیر ج۱۲ ص ۳۸۳ رقم الحدیث ۱۳۴۱۸ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

حاشیہ:...... ☆

لفظ "علیکم" عربی زبان میں اسم فعل بمعنی "الزمو" امر کا صیغہ ہے لیکن یہاں امر اپنے حقیقی معنی یعنی وجوب کے لئے نہیں بلکہ استحباباً ہے مثلاً دیکھئے سیاہ خضاب لگانا جائز ہے۔

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ روایت کرتے ہیں۔

حضرت صہیب الخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان احسن ما اختضبتم به لهذا السواد ارغب لنسائكم فيكم واهيب لكم في صدور عدو كم۔

ترجمہ: بے شک سیاہ خضاب جو تم کرتے ہو بہت ہی اچھا ہے اس میں تمہاری بیویوں کے لئے رغبت ہے اور تمہارے دشمنوں کے سینے میں ہیبت ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اللباس باب الخضاب بالسواد ص ۲۵۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

امام احمد بن عمرو بن عبدالخالق عتکی بزار متوفی ۲۹۲ھ روایت کرتے ہیں۔

ونا زیاد بن عبیداللہ قال نا زیاد بن عبداللہ القرشی قال حدثنی عبدالحمید بن صیفی بن صهیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله ﷺ علیکم بخضاب السواد فانه ارهب لکم فی صدور عدو کم وارغب نسائکم فیکم۔

(البحر الزخار، المعروف بمسند البزار ج۶ ص۳۰ رقم الحدیث ۲۰۹۷ مطبوعه مکتبة العلوم والحکم المدینة المنورة)

اس حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے سیاہ خضاب کو احسن فرمایا اور مسند بزار کی روایت میں حضور ﷺ نے سیاہ خضاب لگانے کا امر فرمایا یہاں بھی لفظ" علیکم "اسم فعل بمعنی الزموا امر کا صیغہ ہے لیکن یہاں بھی امر اپنے حقیقی معنی یعنی وجوب کے لئے نہیں بلکہ استحباباً ہے۔ سیاہ خضاب کے جواز پر فقیر کا رسالہ "القول الاجود فی خضاب الاسود" ملاحظہ فرمائیں۔

دوم یہاں قرینہ صارفہ پایا جاتا ہے یعنی حضور ﷺ صحابہ کرام ؓ تابعین کرام رحمہم اللہ اور فقہاء کرام رحمہم اللہ سے ٹوپی پہننا ثابت ہے۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں:

حدیث مبارکہ میں ہے:

غیروا الشیب ولا تشبهوا بالیهود۔

اور ایک روایت میں ہے۔

ان الیهود والنصاری لایصبغون فخالفهم۔

یہاں پر حضور ﷺ نے خضاب لگانے کا امر فرمایا لیکن اس کے باوجود خضاب لگانا واجب نہیں مستحب ہے اس لئے کہ یہاں قرینہ صارفہ پایا جاتا ہے اس لئے کثیر صحابہ کرام ؓ خضاب نہیں لگاتے تھے۔ اس لئے یہاں جو حضور ﷺ نے علیکم فرمایا ہے لیکن دوسری طرف خود حضور ﷺ صحابہ کرام ؓ تابعین کرام رحمہم اللہ سے صرف ٹوپی پہننا ثابت ہے اس لئے یہاں علیکم وجوب کے لئے نہیں۔

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

واخبرنا ابوسعد المالینی اخبرنا ابواحمد بن عدی الحافظ حدثنا عبدالعزیز ابن سلیمان حدثنا یعقوب بن کعب حدثنا عیسی بن یونس عن الاحوص بن حکیم عن خالد بن معدان عن عبادۃ قال قال رسول اللہ ﷺ علیکم بالعمائم فانها سیما الملائکۃ وارخوها خلف ظهورکم۔

ترجمہ: عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ عماموں کو لازم پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت ہیں اور لٹکاؤ ان کو اپنی پشت کے پیچھے۔

(شعب الایمان للبیهقی ج۵ص۱۷۶رقم الحدیث ۶۲۶۲مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج۵ص۱۲۰مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

امام الحافظ عبداللہ بن عدی الجرجانی متوفی ۳۶۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا عبدالعزیز بن سلیمان الحرملی حدثنا یعقوب بن کعب حدثنا عیسی بن یونس عن الاحوص بن حکیم عن خالد بن معدان عن عبادۃ قال قال رسول اللہ ا علیکم بالعمائم فانها سیماء الملائکۃ وارخولها خلف ظهورکم۔

ترجمہ: عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ عماموں کو لازم پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت ہیں اور لٹکاؤ ان کو اپنی پشت کے پیچھے۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ترجمہ الاحوص بن حکیم ج۱ص۴۱۵برقم ۲۲۹ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

علیکم بالعمائم فانها سیما الملائکۃ وارخوا لها خلف ظهورکم۔

ترجمہ: تم لوگ عماموں کو لازم پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت ہیں اور لٹکاؤ ان کو اپنی پشت کے پیچھے۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف العین ج۱ص۳۴۳رقم الحدیث ۵۵۴۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج۲ص۲۲۷رقم الحدیث ۷۷۹۷ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (مشکوۃ کتاب اللباس ص۳۷۷)

صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کی سنت مبارک

ابو رافع کا قتل کا واقعہ

صحیح بخاری شریف میں ابورافع عبداللہ بن ابوحقیق کا قتل کا واقعہ تفصیلاً موجود ہے جن کے بعض الفاظ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فعرفت انی قتلته فجعلت افتح الابواب باباً باباً حتی انتهیت الی درجة له فوضعت رجلی وانا اری انی قد انتهیت الی الارض فوقعت فی لیلة مقمرة فانكسرت ساقی فعصبتها بعمامة ثم انطلقت حتی جلست علی الباب......

ترجمہ: مجھے یقین ہو گیا کہ ابورافع ملک عدم میں پہنچ گیا ہے پس میں ہر ایک دروازے کو کھول کر باہر نکلتا رہا یہاں تک کہ ایک منزل سے اترتے ہوئے جب میں نے اپنا پیر آگے رکھا اور میں چاندنی رات میں یہی محسوس کرر ہا تھا کہ زمین پر پہنچا ہوں پس میں اوپر سے زمین پر گرا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اسے عمامہ سے باندھ لیا اور دروازے پر بیٹھ گیا۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب قتل ابی رافع عبداللہ بن ابی الحقیق الخ ج۴ ص۴۸۳ ارقم الحدیث ۳۸۱۳ مطبوعہ دار القلم شام طبع سنة ۱۹۸۱ء وفی نسخة ج۲ ص ۵۷۷ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی) (سنن الکبری للبیهقی ج۹ ص۸۰ مطبوعہ مکتبة دار الباز مكة المكرمة طبع سنة ۱۹۹۴ء) (تاریخ الامم والملوک ج۲ ص۵۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت طبع سنة ۱۴۰۷ھ) (الاستیعاب لابن عبد البر ج۳ ص۹۴۶ مطبوعہ دار الجیل بیروت طبع سنة ۱۴۱۲ھ) (دلائل النبوة لابی نعیم ج۱ ص ۳۵ ارقم الحدیث ۱۳۴ مطبوعہ مجلس دائرہ معارف عثمانیہ حیدر آباد بھارت) (البدایة والنهایة لابن کثیر ج۴ ص۱۳۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت طبع سنة ۱۹۹۸ء) (الصارم المسلول لابن تیمیة ج۲ ص۲۹۴ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت طبع سنة ۱۴۱۷ھ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک دیہاتی کو عمامہ عطا کرنا

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنی ابو الطاھر احمد بن عمرو بن سرح اخبرنا عبداللہ بن وھب اخبرنی سعید بن ابی ایوب عن الولید بن ابی الولید عن عبداللہ بن دینار عن عبداللہ بن عمر ان رجلاً من الاعراب لقیہ بطریق مکۃ فسلم علیہ عبداللہ و حملہ علی حمار کان یر کبہ واعطاہ عمامۃ کانت علی راسہ ......الخ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک دیہاتی ملا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار تھے اس دیہاتی کو بھی اس پر سوار کرلیا اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر اس کو عطا کردیا۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والادب باب صلۃ اصدقآء الاب والام و نحوھما ج ۲ص ۳۱۴مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی) (مسند احمد ج ۲ص۹۱مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا یحیی بن محمد الحنانی ثنا طالوت بن عباد ثنا سالم بن عبداللہ العتکی قال ثم رأیت انس بن مالک علیہ جبۃ خز دکناء ومطرف خز ادکن وعمامتہ سوداء الخ.....۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج۱ ص ۲۴۰رقم الحدیث ۷۶۴ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابوبکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا محمد بن مصفی نا یحیی بن سعید القطان نا عتبۃ بن المنذر قال رایت ابا امامۃ صاحب رسول اللہ شیخ قصیر خفیف العارضین علی حمار اسود یقودہ وصیف لہ رومی وبیدہ عصا وھو راکب و علیہ قباء ثمن اربعۃ دراھم و عمامۃ عدنیۃ ورداء مثلہ وقد ارخی العمامۃ وراءہ ذراع۔

(الآحاد والمثانی ج ۲ص ۴۴۲رقم الحدیث ۱۲۳۵ مطبوعہ دارالرایۃ الریاض)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا سیاہ عمامہ

امام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد الدولابی متوفی ۳۱۰ھ روایت کرتے ہیں۔

قال خرج الینا الحسن بن علی وعلیہ عمامة سوداء۔

ترجمہ: بیان کرتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما پر سیاہ عمامہ تھا۔

(الذریة الطاهرة النبویة ص ۷۸ رقم الحدیث ۱۳۱ مطبوعه الدار السلفیة الکویت)

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابوبکر الفارسی انبا ابو اسحاق الاصفهانی حدثنا ابو احمد بن فارس حدثنا محمد بن اسماعیل قال وقال خطاب الحمصی حدثنا بقیة عن مسلم بن زیاد قال رایت اربعة من اصحاب النبی ا انس بن مالک وفضالة بن عبید وابا المنیب وفروخ بن سیار او سیار بن فروخ یرخون العمائم من خلفهم وثیابهم الی الکعبین۔

ترجمہ: حضرت مسلم بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول ﷺ میں سے چار شخصوں کو دیکھا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ، ابو المنیب رضی اللہ عنہ اور فروخ بن سیار بن فروخ رضی اللہ عنہ کہ وہ اپنے عمامے پیچھے کی طرف لٹکاتے تھے اور ان کے کپڑے (یعنی قمیص ٹخنوں تک ہوتی تھیں)

(شعب الایمان ج ۵ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۴ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

حضور ﷺ کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا سیاہ عمامہ

حافظ شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

عن ابن اسحاق رأیت انس بن مالک علیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: حضرت امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی۔ انہوں نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا۔

(تهذیب التهذیب ج ۹ ص ۳۵ مطبوعه دار الفکر بیروت)

امام عبدالرحمٰن بن عبداللہ سہیلی متوفی ۵۸۱ھ لکھتے ہیں۔

رای انس بن مالك وعليه عمامة سوداء والصبيان خلفه يشتدون ويقولون هذا صاحب رسول الله ﷺ۔

ترجمہ: (خطیب احمد بن علی بن ثابت نے اپنی تاریخ میں ابن اسحاق کا ذکر کیا ہے کہ:) انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی۔ انہوں نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا بچے ان کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور کہہ رہے تھے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

(روض الانف مع سيرة النبوية لامام ابن هشام ترجمة ابن اسحق ج۱ص۱۹-۲۰ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت)، (تاريخ بغداد ج۱ص۲۱۴ مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت)

☆☆......☆☆

تیسرا باب

عمامہ شریف کے فضائل

''عمامے عرب کا تاج ھیں''

امام محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی متوفی ۴۵۴ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا ابوالفتح محمد بن الحسین العطار البغدادی قدم علینا ثنا عبداللہ بن محمد المخلدی ببغداد ثنا عمر بن حسن الشیبانی ثنا محمد بن خلف بن عبدالسلام ثنا موسی بن ابراھیم المروزی ثنا موسی بن جعفر عن ابیہ عن جدہ عن ابیہ عن علی ﷛ قال قال رسول اللہ ﷺ العمائم تیجان العرب والاحتباء حیطانھا وجلوس المومن فی المسجد رباطہ۔

ترجمہ :حضرت علی ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا عمامے عرب کا تاج ہیں اوراحتباء ان کی دیوار ہے اور اہل اسلام کا مسجد میں بیٹھنا سرحدوں کی حفاظت کے مانند ہے۔

(مسند الشھاب ج ۱ ص ۷۵ رقم الحدیث ۶۸ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

امام محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی متوفی ۴۵۴ھ لکھتے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ ثم العمائم تیجان العرب......

ترجمہ:حضور ﷺ نے فرمایا ''عمامے عرب کا تاج ہیں''۔

(مسند الشھاب ج ۱ ص ۷۵ رقم الحدیث ۶۸ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

امام ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن علی العمائم تیجان العرب......

ترجمہ:حضرت علی بن ابی طالب ﷛ سے روایت ہے کہ ''عمامے عرب کا تاج ہیں''۔

(الفردوس بماثور الخطاب ج ۳ ص ۸۷ رقم الحدیث ۴۲۴۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (کشف الخفاء ج ۲ ص ۹۵ رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

العمائم تیجان العرب والاحتباء حیطانها وجلوس المؤمن فی المسجد رباطه
القضاعی (فر) عن علی (صحیح)

ترجمہ: عمامے عربوں کے تاج ہیں عطیہ اور بخشش ان کے باغ ہیں اور مساجد میں لیٹے رہنا مومنوں کی رباط ہیں۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف العین ج۱ص۳۵۳رقم الحدیث ۵۷۲۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج۲ص۲۴۰رقم الحدیث ۷۹۷۹مطبوعہ دارالفکر بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال لما عمم رسول اللہ ﷺ علیا ؓ بالسحاب قال له یا علی العمائم تیجان العرب والاحتیاء حیطانها وجلوس المؤمن فی المسجد رباطه۔(جامع الاحادیث الکبیر ج۲۰ص۲۰۹رقم الحدیث ۶۲۳۵۴مطبوعہ دارالفکر بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

العمائم تیجان العرب فاذا وضعوا العمائم وضعوا عزهم۔ (فر) عن ابن عباس (ضعیف)

ترجمہ: عمامے عرب کا تاج ہیں جب اہل عرب عمامے ترک کردیں گے تو عزت کھو بیٹھیں گے۔(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف العین ج۱ص۳۵۳رقم الحدیث ۵۷۲۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج۲ ص۲۴۰رقم الحدیث ۷۹۷۸مطبوعہ دارالفکر بیروت)

امام ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن عائشة تعمموا تزدادوا حلما والعمائم تیجان العرب۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عمامے باندھو کیونکہ اسی سے حلم اور حوصلہ میں اضافہ ہوتا ہے اور عمامے تو عرب کے تاج ہیں۔

(الفردوس بماثور الخطاب ج۲ص۵۵رقم الحدیث ۲۳۱۳مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابوسعد المالینی اخبرنا ابواحمد بن عدی حدثنا احمد بن محمد بن حرب حدثنا اسماعیل بن سعید حدثنا اسماعیل بن عمر ابوالمنذر حدثنا یونس بن ابی اسحاق قال حدثنی ابنی عیسی عن عبیداللہ بن ابی حمید عن ابی المللیح عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ اعتموا تزدادوا حلماً والعمائم تیجان العرب۔

ترجمہ: حضرت ابوا لمللیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا عمامے باندھو بڑھ جاؤ گے باعتبار حوصلے کے اور عمامے عربوں کے تاج ہیں۔

(شعب الایمان للبیہقی ج۵ص۱۷۵رقم الحدیث ۶۲۶۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابوعبداللہ الحافظ اخبرنا عبدالرحمن بن حمدان الجلاب بھمدان حدثنا ابوحاتم الرازی حدثنا یوسف بن محمد بن سابق حدثنا عبدالعزیز بن ابی رواد عن الزھری قال العمائم تیجان العرب والحبوۃ حیطان العرب والاضطجاع فی المساجد رباط المومنین۔

ترجمہ: امام زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں عمامے عربوں کے تاج ہیں عطیہ اور بخشش ان کے باغ ہیں اور مساجد میں لیٹے رہنا مومنوں کی رباط ہیں۔

(شعب الایمان للبیہقی ج۵ص۱۷۶رقم الحدیث ۶۲۶۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (کشف الخفاء ج۲ص۹۵رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

الجامع لشعب الایمان کے محقق غیر مقلد مختار احمد الندوی اس کی سند کے بارے میں لکھتے ہیں۔

اسنادہ لاباس بہ۔

ترجمہ: اس کی سند میں کوئی حرج نہیں۔

(الجامع لشعب الایمان ج۸ص۲۹۶رقم الحدیث ۵۸۵۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں

امام ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابن عباس العمائم وقار للمومن وعز للعرب فاذا وضعت العرب عمائمها فقد وضعت عزها۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں تو جب عرب عمامے اتار دیں گے اپنی عزت اتار دیں گے۔

(الفردوس بمأثور الخطاب ج۳ ص۸۸ رقم الحدیث ۴۲۴۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(کشف الخفاء ج۲ ص۹۵ رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

عمامہ پہنو کہ اس سے حلم و وقار بڑھتا ہے

امام ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن عقبۃ بن عامر اعتموا تزدادوا حلما ووقاراً فاذا ترکت عزها وقارها۔

(الفردوس بمأثور الخطاب ج۱ ص۹۰ رقم الحدیث ۲۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام محمد بن عبداللہ ابوعبداللہ الحاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابو احمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ المزنی ثنا ابو خلیفۃ القاضی ثنا ابوالولید ثنا عبیداللہ بن ابی حمید عن ابی الملیح بن اسامۃ عن بن عباس رضی اللہ عنهما قال قال رسول اللہ ﷺ اعتموا تزدادوا حلما۔

هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمامہ پہنو کہ اس سے حلم و وقار بڑھتا ہے۔

یہ حدیث مبارکہ صحیح ہے لیکن انہوں (امام بخاری وامام مسلم رحمہما اللہ) نے اس کو نقل نہیں کیا۔

(مستدرک للحاکم ج۴ص۲۱۴رقم الحدیث۷۴۱۱مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (کشف الخفاء ج ۲ص۹۵رقم الحدیث ۲۸۳۷مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابی الملیح بن اسامۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ اعتموا تزدادوا حلماً۔

ترجمہ: حضرت اسامہ اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا عمامہ پہنو کہ اس سے حلم ووقار بڑھتا ہے۔

(طبرانی کبیر ج ۱ص۱۹۴رقم الحدیث ۵۱۷مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا محمد بن صالح بن الولید النرسی ثنا ھلال بن بشر ثنا عمران بن تمام عن ابی جمرۃ عن بن عباس ان رسول اللہ ﷺ قال اعتموا تزدادوا حلما۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا عمامہ پہنو کہ اس سے حلم ووقار بڑھتا ہے۔

(طبرانی کبیر ج ۱۲ص۲۲۱رقم الحدیث ۱۲۹۴۶مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج۵ص۱۱۹مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)، (تاریخ بغداد ترجمہ علی بن الحسین ابو الحسن البزار ج۱۱ص ۳۹۴برقم ۶۲۷۲مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

اعتموا تزدادوا حلماً والعمائم تیجان العرب۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا عمامہ پہنو کہ اس سے حلم ووقار بڑھتا ہے اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ج۱ص ۷۴رقم الحدیث ۱۱۴۳مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔

(جمع الجوامع ج۱ص۳۰رقم الحدیث ۵۵مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ابن عدی ج۶ص ۲۴۱۳)

ولید بن ازید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ فرماتے ہیں:

العمائم تیجان العرب و کان یقول اعتموا تزدادوا حلماً قال الولید رایت الاوزاعی یعتم فلا یرخی لھا شیأ۔

ترجمہ: عمامے عرب کے تاج ہیں اور فرماتے ہیں کہ عمامہ پہنو کہ اس سے حلم و وقار بڑھتا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج۱ص۱۸۲برقم ۱۷۷مطبوعہ دارالصمیعی الریاض)

علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی متوفی ۹۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

ابونعیم عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ لاینظر اللہ الی قوم لا یجعلون عمائمھم تحت ردائھم یعنی فی الصلوۃ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم اپنی چادروں کے نیچے نماز میں سر پر عمامے نہیں باندھتی وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہے گی۔

(کنزالعمال ج۱۴ص۱۱۰)

فرشتے بروز جمعہ عمامے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں

امام ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابو الدرداء ان اللہ عزوجل وملائکتہ یصلون علی اصحاب العمائم یوم الجمعۃ۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے بروز جمعہ عمامے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(الفردوس بماثور الخطاب ج۱ص۱۴۷رقم الحدیث ۵۲۹مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

یہ حدیث شدید ضعیف ہے۔

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں۔

قلت وقد تقدم حدیث ابی الدرداء ان اللہ وملائکتہ یصلون علی اصحاب

العمائم يوم الجمعة في الجمعة۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج۵ص۱۲۱مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)، (کشف الخفاء ج۲ص۹۵رقم الحدیث۱۷۸۳مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

ان الله تعالى وملائكته يصلون على اصحاب العمائم يوم الجمعة۔

ترجمہ : حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے بروز جمعہ عمامے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ج۱ص۱۱۳رقم الحدیث ۱۸۱۷مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر للنبہانی ج۱ص۳۲۳رقم الحدیث ۳۳۸۱مطبوعہ دارالفکر بیروت)

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

ركعتان بعمامة خير من سبعين ركعة بلا عمامة۔

ترجمہ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ج۱ص۲۷۳رقم الحدیث۴۴۶۸مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج۲ص۱۳۰رقم الحدیث۶۶۰۹ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (کنز العمال ج۱۵ص۵۰۶رقم الحدیث۴۱۱۳۸ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (فیض القدیر ج۴ص۳۷مطبوعہ المکتبة التجاریة الکبری مصر)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

صلاة تطوع از فريضة بعمامة تعدل خمساً وعشرين درجة بلا عمامة وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة۔ ابن عساكر عن ابن عمر (صحيح)

ترجمہ :ایک فرضی یا نفلی نماز عمامہ کے ساتھ عمامہ کے بغیر نماز سے پچیس درجے بہتر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک نماز جمعہ بغیر عمامہ ستر نماز جمعہ سے۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الصاد ج۱ص۳۱۴رقم الحدیث ۵۱۰۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیرفی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج۲ص۱۸۸رقم الحدیث ۷۳۱۰مطبوعہ دارالفکربیروت)، (کنزالعمال ج۱۵ ص۳۰۶رقم الحدیث ۴۱۱۳۹)، مرقات ج۴ص۳۰۷)، (المقاحسنۃ ص۲۷۱)

امام ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن انس الصلاۃ فی یباع عشرۃ الف حسنۃ۔

(الفردوس بماثور الخطاب ج۲ص۴۰۶رقم الحدیث ۳۸۰۵مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

امام ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن جابر رکعتان بعمامۃ افضل من سبعین رکعۃ بغیر عمامۃ۔

ترجمہ :حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔

(الفردوس بماثور الخطاب ج۲ص۲۶۵رقم الحدیث ۳۲۳۳مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (جامع الکبیر للسیوطی ج۴ ص۴۲۶مطبوعہ دارالفکر بیروت)

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں۔

ابن عساکر بطریق احمد بن محمد بن محمد الرقی ثنا عیسی بن یونس حدثنا العباس بن کثیر والدیلمی بطریق الحسن بن اسحاق العجلی حدثنا اسحاق بن یعقوب القطان حدثنا سفیان بن زیاد المخری حدثنا العباس بن کثیر القرشی حدثنا یزید بن ابی حبیب عن میمون بن مهران قال دخلت علی سالم بن عبداللہ بن عمر ﷺ فحدثنی ملیا ثم التفت الی فقال یا ابا ایوب الا اخبرك بحدیث تحبه وتحمله عنی وتحدث به قلت بلی قال دخلت علی ابی عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنهما وهو یتعمم فلما فرغ التفت فقال اتحب العمامۃ قلت بلی قال احبها

تکرم ولا یراك الشیطان الاولی سمعت رسول الله ﷺ یقول صلاۃ تطوع او فریضة بعمامة تعدل خمسا وعشرین صلاۃ بلا عمامة وجمعة بعمامة تعدل سبعین جمعة بلا عمامة ای بنی اعتم فان الملئکة یشهدون یوم الجمعة معتمین فیسلمون علی اهل العمائم حتی تغیب الشمس۔(رواہ ابن عساکر والدیلمی وابن النجار)

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ عمامہ شریف باندھ رہے تھے جب آپ عمامہ سے فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کیا تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ بے شک جی ہاں فرمایا اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھا گا تو تم سے پیٹھ پھیر لے گا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عمامہ کے ساتھ ایک نماز خواہ وہ نفل ہو یا فرض بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ساتھ ستر جمعوں کے برابر ہے پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے فرزند عمامہ باندھ بے شک فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ باندھے والوں پر سلام بھیجتے ہیں۔(مرقات ج۴ص۴۲۶۔۴۲۷)

قیامت میں عمامہ کے ہر بل پر نور عطا ہوگا

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

العمامة علی القلنسوۃ فصل ما بیننا وبین المشرکین یعطی یوم القیامة بکل کورۃ بدورها علی رأسه نورا۔ الباوردی عن رکانة (ضعیف)۔

ترجمہ: عمامہ کوٹوپی کے اوپر باندھنے سے مشرکین اور ہمارے مابین امتیاز ہوجاتا ہے اور مومن کو قیامت میں عمامہ کے ہر بل پر نور عطا ہوگا۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف العین ج۱ص۳۵۳رقم الحدیث۵۷۲۵مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیرفی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج۲ص۲۳۹رقم الحدیث۷۷۶۹ مطبوعہ دارالفکربیروت)

ضعیف احادیث فضائل اعمال میں مقبول ہیں

عمامہ شریف کے فضائل والی اکثر احادیث ضعیف ہیں اور ضعیف احادیث فضائل اعمال میں مقبول ہیں۔

شیخ ابوطالب مکی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابوطالب محمد بن الحسن المکی متوفی ۳۸۶ھ لکھتے ہیں۔

الاحادیث فی فضائل الاعمال و تفضیل الاصحاب متقبلة محتملة علی کل حال مقاطیعها و مراسیلها لا تعارض و لا ترد کذلك کان السلف یفعلون۔

ترجمہ: یعنی فضائل اعمال و تفضیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حدیثیں کیسی ہی ہوں ہر حال میں مقبول و ماخوذ ہیں۔ مقطوع ہوں خواہ مرسل نہ ان کی مخالفت کی جائے گی اور نہ انہیں رد کیا جائے گا آئمہ سلف کا یہی طریقہ تھا۔ (قوت القلوب فی معاملة المحبوب ج ا ص ۱۷۸)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

امام یحییٰ بن شرف نواوی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں۔

انهم قد یروون عنهم احادیث الترغیب والترهیب وفضائل الاعمال والقصص واحادیث الزهد ومکارم الاخلاق ونحو ذالك ممّا لا تتعلق بالحلال والحرام وسائر الاحکام وهذا الضرب من الحدیث یجوز عند اهل الحدیث وغیرهم التساهل فیه وروایة ماسوی الموضوع منه والعمل به لان اصول ذالك صحیحة مقررة فی الشروع معروفة عند اهله۔

ترجمہ: حضرات محدثین ضعیف راویوں سے ترغیب، ترہیب، فضائل اعمال، قصہ جات، زہد اور مکارم اخلاق میں احادیث روایت کرتے ہیں لیکن حلال وحرام کے احکام سے تعلق رکھنے والی احادیث ایسے راویوں سے بالکل روایت نہیں کرتے۔ اس قسم کی احادیث ضعیف

راویوں سے روایت کرنا اوران پر عمل کرنا محدثین کے نزدیک جائز ہے کیونکہ یہ اصول شریعت میں صحیح ومقرر اور اہل شریعت کے ہاں معروف ہے۔

(شرح مسلم نووی ص۲۱مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

یہی امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں۔

قال العلمآء من المحدثین والفقهآء وغیرهم یجوز ویستحب العمل فی الفضائل والترغیب والترهیب بالحدیث الضعیف مالم یکن موضوعا۔

ترجمہ :محدثین،فقہاء اور دیگر علماء کرام فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال،ترغیب اور ترہیب کے باب میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ومستحب ہے جبکہ وہ حدیث موضوع نہ ہو۔

(الاذکار ص۷ناشر مکتبہ سیفیۃ پشاور)

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن حجر ہیتمی مکی متوفی ۹۷۴ھ لکھتے ہیں۔

الذی اطبق علیه ائمتنا الفقهاء والاصولیون والحفاظ ان الحدیث الضعیف حجة فی المناقب کما انه ثم باجماع من یعتدبه حجة فی فضائل الاعمال۔

ترجمہ :ہمارے ائمہ فقہاء اصولیین اور حفاظ کا اس پر اتفاق ہے کہ مناقب میں بھی حدیث ضعیف حجت ہوتی ہے جس طرح قابل شمار علماء کا اس پر اجماع ہے کہ فضائل اعمال میں حدیث ضعیف حجت ہوتی ہے۔(تطہیر الجنان واللسان ص ۱۳ مطبوعہ مکتبۃ القاہرہ)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں۔

و یجوز عند اهل الحدیث و غیرهم التساهل فی الاسانید الضعیفة و روایة ما سوی الموضوع من الضعیف والعمل به۔

ترجمہ :اور محدثین وغیرہم علماء کے نزدیک ضعیف سندوں میں تساہل اور بے اظہار ضعف موضوع کے سواہر قسم حدیث کی روایت اور اس پر عمل فضائل اعمال وغیرہ امور میں جائز ہے۔

(تدریب الروی ص۲۹۸مطبوعہ مکتبۃ الریاض الحدیثۃ الریاض)

رہا تا آنکہ ابناء زمانہ بھی اسی پر قائم ہیں ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ انہوں نے ارباب فضل یحییٰ بن سعید ربیعہ اور ابن ہرمز رحمہم اللہ میں سے ہر ایک کو عمامہ باندھے ہوئے پایا اور میں ربیعہ کی مجلس میں تھا اس میں اکتیس شرکاء مجلس تھے ان میں سے ہر ایک عمامہ باندھے ہوئے تھا اور میں بھی ان میں سے تھا۔

(شرح صحیح البخاری لابن بطال ج۹ص۸۹)

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ عبدالرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں۔

والعمامة سنة لاسيما للصلاة وبقصد التجمل لاخبار كثيرة فيها واشتداد ضعف كثير منها يجبره كثرة طرقها وزعم وضع اكثرها تساهل وتحصل السنة بكونها على الرأس او القلنسوة تحتها۔

ترجمہ: عمامہ شریف سنت خاص طور سے نماز کے لئے اور تجمل کے ارادے سے اس لئے کہ اس میں بہت سی احادیث ہیں اور بہت سی جو بہت ضعیف ہیں ان کا ضعف کثرت طرق سے دفع ہو جاتا ہے اور اکثر کو موضوع سمجھنا تساہل ہے۔

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل ج۱ص۲۰۳مطبوعہ ادارۃ تالیفات اشرفیہ ملتان)

امام ابن العربی مالکی

امام محمد بن عبداللہ بن محمد المعروف بابن العربی متوفی ۵۴۳ھ لکھتے ہیں۔

العمامة سنة الرأس وعادة الانبياء والسادة۔

(عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی باب ماجاء فی لبس الصوف ج۷ص۲۴۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (فیض القدیر شرح جامع الصغیر ج۴ص۴۲۹ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

امام قہستانی رحمۃ اللہ علیہ

امام شمس الدین محمد الخراسانی القہستانی متوفی ۹۶۲ھ لکھتے ہیں۔

ونص عبارته تنبغي ان يصلي مع العمامة في الحديث الصلاة مع العمامة خير من

سبعین صلاۃ بغیر عمامۃ کما فی المنیۃ۔

ترجمہ: اوراس کی عبارت پرنص یہ ہے کہ عمامہ کے ساتھ نماز ادا کرنی چاہئے کیونکہ حدیث میں ہے عمامہ والی نماز بغیر عمامہ والی نماز سے ستر گنا افضل ہے۔اسی طرح منیہ میں ہے۔

(جامع الرموز فصل ما یفسد الصلوۃ ج۱ص۹۳ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

☆.............☆

ولی کامل اخون درویزہ
بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پیر شریعت پیر طریقت شیخ الاسلام عبداللہ المعروف اخون درویزہ ننگرہاری متوفی ۱۰۴۸ھ لکھتے ہیں۔

واعلم ان السوم ھو ارسال العلاقۃ من تحت العمامۃ ممے یلی القضآء من جانب الا یسر ومن قولہ تعالٰی و یمدد کم ایکم بخمسۃ الآف من الملائکۃ مسومین وھو من النبی علیہ الصلوۃ والسلام من سنۃ الھدی ومن فضلہ قال علیہ الصلوۃ والسلام رکعتان معھا افضل من سبعین رکعۃ بدونھا وانہ علیہ السلام ارسلھا فی جمیع الاحوال الی ھالۃ السیر وھی ثلثۃ انواع قبضۃ وقبضتین وقبضات حتی الصدر۔

(ارشاد الطالبین ص ۳۲ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور)

مولوی عبدالبصیر نعمانی دیوبندی حضرت اخون درویزہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

اخون درویزہ بابا دخپل وخت عالم عابد زاھد متقی مجاھد دکشف و کرامت خاوند دعلم وعرفان خلاندہ ستورے وو۔

ترجمہ: اخون درویزہ بابا اپنے وقت کے عالم، عابد، زاہد، متقی، مجاہد، صاحب کشف وکرامت اور علم وعرفان کے روشن ستارے تھے۔(خزینۃ الاولیاء ص۱۱۳ مطبوعہ مکتبہ حنفیۃ مینکورہ سوات)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں۔

ثم اعلم انه ثبت في الاخبار والاثار انه ﷺ تعمم بالعمامة مما كاد ان يكون متواتراً في المعنى وكذا ورد تحريضه ﷺ على التعمم فى احاديث كثيرة ولو من طرق ضعيفة يحصل مر مجموعها قوة ترقيها الى مرتبة الحسن بل الصحة وتفيد استحباب العمامة۔

ترجمہ: یعنی جان لو اس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ نے عمامہ شریف کو استعمال فرمایا یہاں تک کہ احادیث واخبار سے تواتر بالمعنے کا حکم ثابت ہوا بلکہ آپ ﷺ نے عمامہ شریف کے استعمال پر بہت بڑے فضائل بیان فرمائے۔

(المقالة العذبة فى العمامة والعذبة ص۸ مطبوعه دارالاخلاص لاهور)

شیخ عبدالحق محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں۔

بدانكه پوشيدن عمامه سنت ست واحاديث بسيار در فضل آن وارد شده وآمده است كه دو ركعت بعمامه بهتر ست از هفتا در ركعت بى عمامه۔

ترجمہ: یادرہے کہ عمامہ باندھنا سنت ہے اور بہت سی حدیثیں اس کی فضیلت میں وارد ہیں حدیث میں آیا ہے کہ عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا عمامہ کے بغیر ستر رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔ (اشعته اللمعات فارسى كتاب اللباس ج۳ ص۵۸۳ مطبوعه مكتبه حقانيه پشاور)

محدث دیوبند انور شاہ کشمیری

محدث دیوبند انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں۔

اعلم ان لبس العمامة سنة ورد فى فضلها اخبار كثيرة حتى وردان الركعتين مع العمامة افضل من سبعين ركعة۔ (العرف الشذى هامش على الشمائل لترمذى مع جامع الترمذى ص۸ مطبوعه فاروقى كتب خانه ملتان)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی طرف سے امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراضات کے جوابات

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور امام سخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراضات کے جوابات میں لکھتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ حدیث موضوع نہیں۔ اس کی سند میں نہ کوئی وضاع ہے نہ متہم بالوضع نہ کوئی کذاب ہے نہ کوئی مھتم بالکذاب لاجرم اسے امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر فرمایا جس کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔

ترکت القشر واخذت اللباب وصنته عما تفرد به وضاع او کذاب۔

میں نے اس کتاب میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے اور ایسی حدیث سے بچایا ہے جسے تنہا کسی وضاع یا کذاب نے روایت کیا ہے۔

اما ابن النجار فاخرجه من طريق محمد بن مهدى المروزى انبانا ابو بشر بن سيار الرقى حدثنا العباس بن كثير الرقى عن يزيد بن ابى حبيب قال قال لى مهدى بن ميمون دخلت على سالم بن عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہ وهو يعتم فقال لى يا ابا ايوب الا احدثك بحديث تحبه وتحمله وترويه فذكر مثله وقال لا يزالون يصلون على اصحاب العمائم حتى تغيب الشمس قال الحافظ فى اللسان هذا حديث منكر بل موضوع ولم ار للعباس بن كثير ذكر فى الغرباء لابن يونس ولا فى ذيله لابن الطحان واما ابو بشر بن سيار فلم يذكره ابو احمد الحاكم فى الكنى وما عرفت محمد بن مهدى المروزى ولا مهدى بن ميمون الراوى لهذا الحديث من سالم وليس هو البصرى المخرج فى الصحيحين وذاك يكنى ابا يحيى ولا ادرى ممن الافة

ترجمہ: ابن نجار نے اس کی تخریج اس سند سے کی ہے کہ محمد بن مہدی مروزی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابو بشر بن سیار رقی نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں عباس بن کثیر رقی نے یزید بن ابی حبیب کے حوالے سے حدیث بیان کی کہا مجھے مہدی بن میمون نے بتایا کہ ایک دفعہ میں سالم

بن عبداللہ بن عمرؓ کے پاس گیا تو وہ عمامہ باندھ رہے تھے انہوں نے مجھے فرمایا اے ابوایوب میں تجھے ایک حدیث نہ بیان کروں جسے تو محبوب رکھے حاصل کرنے کے بعد اسے بیان کرے پھر انہوں نے اسی طرح کی حدیث بیان کی اور فرمایا کہ فرشتے عمامہ باندھنے والوں پر غروب آفتاب تک صلوۃ بھیجتے رہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیز ان میں فرمایا کہ یہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے اور میں نے عباس بن کثیر کا ذکر ابن یونس کی غرباء میں اور اس کے حاشیہ لابن طحان میں نہیں پایا اور ابوبشر بن سیار کا تذکرہ ابواحمد حاکم نے الکنی میں نہیں کیا اور نہ ہی میں محمد بن مہدی مروزی اور اس حدیث کے راوی مہدی بن میمون کو جانتا ہوں اور وہ بصری بھی نہیں جو مسلم و بخاری کے راوی ہیں ان کی کنیت ابویحییٰ ہے اور نہ میں اس کی آفت سے آگاہ ہوں۔

اقول :اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے انہوں نے اس حدیث کو موضوع کیسے قرار دیا جب کہ اس روایت میں نہ کوئی ایسی چیز ہے جسے عقل وشرع محال جانے اور نہ ہی اس کی سند میں کوئی وضاع کذاب اور مہتم ہے۔ محض راوی کے مجہول ہونے سے اس حدیث کو چھوڑنے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ فضائل میں قابل استدلال ہی نہ رہے۔ موضوع کہنا تو بہت بڑی بات ہے اس طرح کی روایات کے بارے میں خود حافظ ابن حجر عسقلانی نے القول المسند میں بحث کی ہے۔

حافظ ابوالفرج ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا کہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے عشاء کے بعد شعر کا ایک بیت پڑھا اس کی اس رات کی نماز قبول نہ ہوگی وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کی سند میں راوی قرعہ بن سوید کے بارے میں امام احمد نے کہا یہ مضطرب الحدیث ہے ابن حبان نے کہا یہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم ہے آخر میں ابن جوزی نے کہا جب اس کی روایت میں علتیں اس قدر کثیر ہوگئیں تو اس کی روایت سے استدلال ساقط ہوگیا۔ (کتاب الموضوعات ج ۱ ص ۲۶۱ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

اس پر علامہ حافظ ابن حجر نے فرمایا یہاں پر کوئی ایسی چیز نہیں جو اس حدیث کے موضوع

ہونے کا فیصلہ کرتی ہو۔ نیز ابن جوزی نے موضوعات میں یہ حدیث بھی ذکر کی کہ:
حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا عسقلان ان خوش نصیب شہروں میں سے ایک ہے جن سے روز قیامت ستر ہزار ایسے افراد اٹھائے جائیں گے جن کا حساب نہیں ہوگا اور اس میں پچاس ہزار شہداء اٹھائے جائیں گے جو وفد کی صورت میں صف بستہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گے حالانکہ ان کے سر کٹے ہوئے ہاتھوں میں ہوں گے اور ان کی اس رگ سے خون بہہ رہا ہوگا جو بوقت ذبح کاٹی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمیں وہ چیز عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ فرمایا ہے ہمیں روز قیامت ذلت سے محفوظ فرما۔ بلاشبہ تو وعدہ کا خلاف نہیں کرتا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے بندوں نے سچ کہا ان کو سفید نہر میں غسل دو تو وہ اس نہر سے صاف شفاف اور چمکدار ہو کر نکلیں گے اور جنت میں حسب خواہش چلے جائیں گے اور وہاں کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔
اور ابن جوزی نے اس کے موضوع ہونے کی وجہ یہ بتائی کہ اس کی تمام سندوں کا مرکز ابوعقال ہے جس کا نام ہلال بن زید بن یسار ہے۔ ابن حبان نے کہا یہ حضرت انس سے ایسی روایات موضوعہ نقل کرتا ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بالکل بیان نہیں کیں۔ امام ذہبی نے میزان میں کہا یہ باطل ہے۔
اس پر علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا یہ روایات فضائل اعمال سے متعلق ہیں۔ اس میں اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب اور شوق دلایا گیا ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں جسے عقل و شرع محال قرار دیتی ہو۔ لہٰذا محض اس لئے اسے باطل قرار دینا کہ اس کا راوی ابوعقال ہے قابل حجت نہیں اور امام احمد احادیث احکام میں تو نہیں البتہ احادیث فضائل میں تسامح سے کام لیتے ہیں۔ ان کا یہ طریقہ معروف و مشہور ہے۔

(القول المسدد لابن حجر عسقلانی ص ۳۲ مطبوعہ حیدر آباد دکن ھند)

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ فیصلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ یہ ہی طریقہ علامہ ابن حجر نے عمامہ والی حدیث میں کیوں

نہیں اختیار فرمایا حالانکہ یہ حدیث بھی فضائل اعمال سے متعلق ہے اور اس سے بارگاہ الٰہی کے ادب پر شوق دلایا گیا ہے اس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جسے شرع وعقل محال قرار دیتی ہو بلکہ اس میں کوئی راوی بھی ایسا نہیں جسے ابوعقال کی طرح موضوعات کا راوی قرار دیا گیا ہو تو اس روایت پر بطلان بلکہ موضوع ہونے کا حکم محض اس بنا پر کہ بعض روایات کا ایسے راویوں سے ہونا جن کو حافظ ابن حجر نہیں جانتے یا فلاں فلاں نے ان کو ذکر نہیں کیا کیسے درست ہوسکتا ہے۔

علاوہ ازیں میرے نزدیک ابن النجار کے بعض رواۃ میں سے مہدی بن میمون کے بارے میں وہم ہے یہاں راوی میمون ابن مہران ہیں سند اس طرح ہے۔

ابونعیم کے نزدیک عیسیٰ بن یونس اور دیلمی کے نزدیک سفیان بن زیاد دونوں نے عباس سے انہوں نے یزید سے انہوں نے میمون ابن مہران سے روایت کیا ہے اور میمون سے مراد ابو ایوب جزری الرقی ہیں جو نہایت ثقہ اور فقیہ ہیں مسلم اور چاروں سنن کے رجال سے ہیں جیسا کہ حافظ نے خود تقریب میں کہا۔

یہی وجہ ہے کہ خاتم الحفاظ علامہ سیوطی نے اس روایت کو جامع صغیر میں نقل فرمایا جس میں انہوں نے وعدہ کیا کہ کوئی موضوع حدیث بیان نہیں کروں گا۔

اور علامہ ابن حجر کے شاگرد خاص امام سخاوی کا اس عمامہ والی حدیث ابن عمر کو موضوع کہنا صرف اپنے استاذ کے قول کی بنا پر ہے کیونکہ انہوں نے موضوع ہونے کی کوئی علیحدہ سے وجہ نہیں بیان فرمائی اور حدیث انس میں صرف ابان راوی متروک ہیں اور ایک راوی کا متروک ہونا حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ نہیں دے سکتا یہ تفصیلی گفتگو ہم نے الھاد الکاف فی حکم الضعاف میں کی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ ملخصاً ج۳ ص۷۹۔۸۰ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)

☆............☆

چوتھا باب

عمامہ شریف کے طول وعرض اور شملہ لٹکانے کی تحقیق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ شریف کی تفصیل

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا ابو البرکات الانماطی انا ابو طاهر احمد بن الحسن بن احمد الباقلانی نا ابو علی بن شاذان انا ابو سهل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد القطان نا صالح بن مقاتل بن صالح حدثنی ابی حفص بن مسلم بسمرقند نا هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ان النبی ﷺ کانت عمامته سوداء تسمی العقاب ولواؤه اسود۔

(السیرة النبویة لابن عساکر ج۴ ص۵۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت) (تاریخ دمشق الکبیر ج۴ ص۵۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں۔

وطریق عمامه بستن آنحضرت ﷺ گرد بود گنبد نما چنانچه علماء وشرفاء عرب بآں دستوری بندند۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ باندھنا گول حلقہ ہوتا گنبد نما (یعنی عمامہ کی شکل گنبد نما ہوتی) چنانچہ علماء شرفاء عرب عمامہ اسی طریقہ پر باندھتے ہیں۔

(کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص۷ مطبوعہ داراحیاء العلوم کراچی)

علامہ ابو الحسن علی بن ابی الکرم الشیبانی المعروف بابن الاثیر متوفی ۶۳۰ھ لکھتے ہیں۔

عن ابی کبشة الانماری رضی اللہ عنہ قال کانت عمامة رسول اللہ ﷺ بطحة یعنی لاطئة۔

(جامع الاصول فی احادیث الرسول ج۱۰ ص۶۲۳ رقم الحدیث ۸۳۴۲ مطبوعہ بمطبعة السنة المحمدیة بالقاهرة)

امام ابی العباس احمد بن احمد الخطیب متوفی ۸۱۰ھ لکھتے ہیں۔

وترک رسول اللہ یوم مات من الثیاب اربعة ازر وقمیصا وجبة وکساء وملحفة

وقميصا وعمامة وبردة حمراء وقلانس۔

(وسیلة الاسلام بالنبی ﷺ ص ۲۳ امطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)

امام حسن بن عمر بن حبیب متوفی ۷۷۹ھ لکھتے ہیں۔

ملابس النبی۔

كان له برد نجراني غليظ الحاشية و كمة بيضاء و قلانس لا طية و عمامة سوداء صعد بها على المنبر ولبسها عند دخول مكة يوم الفتح الاكبر وقميص من القطن قصير الطول واليدين وجبة من الصوف وجبة شامية صفيقة الكمين وبرد من حبرة له حاشيتان ورداء حضرمي وازار من نسج عمان وحلة حمراء يلبسها في الجمعة والعيدين و كان يكثر القناع ويلبس الجرموقين والنعلين۔

واذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه وارخاها واذا توضا او سجد رفعها عن جبينه ونحاها و كان يصبغ ثيابه بالزعفران ويظهر للناس وعليه بردان اخضران۔

(المقتفی من سیرة المصطفی ص ۹۵-۹۶ مطبوعہ دار الحدیث القاہرة مصر)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ شریف کا نام سحاب تھا

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفہانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثني محمد بن احمد بن سعيد الواسطي نا محمد الوزير نا مسعدة بن اليسع عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده قال كسا رسول الله عليا عمامة يقال لها السحاب فاقبل علی رضی اللہ عنہ وهي عليه فقال هذا علي قد اقبل في السحاب فحرفوها هؤلاء فقالوا علي في السحاب۔

(اخلاق النبی ﷺ و آدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۱۹۷ رقم الحدیث ۳۰۷ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ لکھتے ہیں۔

كانت له عمامة تسمى السحاب كساها عليا و كان يلبسها ويلبس تحتها القلنسوة و كان يلبس القلنسوة بغير عمامة ويلبس العمامة بغير قلنسوة و كان اذا اعتم ارخى

عمامته بین کتفیه کما رواه مسلم فی صحیحه عن عمرو بن حریث قال رایت رسول الله ﷺ علی المنبر وعلیه عمامة سوداء قد ارخی طرفیها بین کتفیه۔ وفی مسلم ایضا عن جابر بن عبدالله ان رسول الله ﷺ دخل مکة وعلیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عمامہ تھا جسے سحاب کہا جاتا تھا جو بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا تھا آپ اس کو باندھتے تھے اور اس کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی بھی پہنتے تھے اور کبھی بغیر ٹوپی کے صرف عمامہ بھی زیب تن فرماتے تھے۔

(زادالمعاد فصل فی ملا بسه ﷺ ج۱ص۳۵ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)، (سبل الهدی والرشاد ج۷ ص۲۷۱ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

علامہ سید محمد بن محمد مرتضی حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵ھ لکھتے ہیں۔

وکانت له عمامة تسمی السحاب فوهبها من علی فربما طلع علی فیها فیقول ا اتاکم علی فی السحاب۔

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ سحاب تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ھبہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سحاب میں آپ کے پاس آئے۔

(اتحاف سادة المتقین کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة ج۸ص۲۵۴۔۲۵۵ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (سبل الهدی والرشاد ج۷ص۲۷۲ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں۔

یقال لها السحاب فکساها علی ابن ابی طالب فکان ربما طلع علی فیقول ﷺ اتا کم علی فی السحاب یعنی عمامته التی وهب له۔

ترجمہ: اس عمامے کو سحاب کہا جاتا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پہنایا گیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آتے تو حضور فرماتے حضرت علی رضی اللہ عنہ تمہارے پاس سحاب ہے یعنی اس عمامے مبارک میں آئے جو ان کو ھبہ کیا گیا تھا۔

(الحاوی للفتاویٰ ج۱ص۷۳ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)

امام محمد باقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ لکھتے ہیں۔

وقد کان له علیه الصلوة والسلام عمامة تسمی السحاب ویلبس تحتها القلانس اللاطئة۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمامہ تھا جس کو سحاب کہا جاتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس عمامہ کے نیچے سر پر مڑی ہوئی ٹوپی پہنتے تھے۔

(زرقانی علی المواهب ج۵ ص۹ مطبوعه دار المعرفة بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ شریف باندھنے کا طریقہ

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

ابو عبدالسلام سال بن عمر کیف کان النبی ﷺ یعتم قال کان یدیرها علی راسه ثم یغرزها خلفه ویرخی طرفها بین کتفیه۔

(الکنی للبخاری ص ۵۲ رقم الحدیث ۴۵۷ مطبوعه دار الفکر بیروت)

امام ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصفہانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا زکریا الساجی وابن رستة قالا حدثنا ابو کامل نا ابو معشر نا خالد الحذاء حدثنی ابو عبدالسلام قال قلت لابن عمر کیف رسول الله یعتم قال یدیر کور العمامة علی رأسه ویغرسها ومن ورائه ویرخی لها ذوابة بین کتفیه قال نافع وکان ابن عمر یفعل ذلك۔

(اخلاق النبی ﷺ وآدابه ذکر عمامته ج۲ ص۱۹۵ رقم الحدیث ۳۰۶ مطبوعه دار المسلم الریاض)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنی ابوعبدالسلام قال سالت ابن عمر کیف کان النبی ﷺ یعتم؟ قال کان یدیر العمامة علی راسه ویغرزها من ورائه ویرسل لها ذؤابة بین کتفیه۔

ترجمہ: ابو عبدالسلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ کیسے باندھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ عمامے کو سر کے اوپر بل دینے کے لئے گھماتے جاتے تھے اور پیچھے کی طرف اس کے سرے کو بل کے اندر دیتے تھے اور اس کے اوپر کے سروں کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے۔

(شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۷۴ رقم الحدیث ۶۲۵۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)، (الآداب للبیہقی ج ۲ ص ۱۹۷ رقم الحدیث ۵۱۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

کان یدیر العمامة علی رأسه ویغرزها من ورائه ویرسل لها ذوابة بین کتفیه۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج ۲ ص ۳۳۳ رقم الحدیث ۷۰۲۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۵۸ رقم الحدیث ۹۳۱۲ مطبوعہ دارالفکر بیروت) (السیرة النبویة لابن عساکر ج ۴ ص ۱۳۳ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۳۳ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (زرقانی علی المواھب ج ۵ ص ۱۰ مطبوعہ دارالمعرفة بیروت)

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ اس روایت کے بعد لکھتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجاله رجال الصحیح۔ خلا ابا عبدالسلام وهو ثقة۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

رواہ الطبرانی والبیہقی وابو موسی المدنی واسنادہ علی شرط الصحیح الا ابا عبدالسلام وهو ثقة۔ (سبل الهدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ علی شرط الصحیح الا ابا عبدالسلام وهو ثقة۔

(المقالة العذبة فی العمامة والعذبة ص ۲۵ مطبوعہ دارالاخلاص لاہور)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

عن عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی ﷺ اذا اعتم سدل عمامته بین کتفیه۔

ترجمہ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تھے تو عمامے کے سرے کو دونوں کندھوں کے مابین لٹکاتے تھے۔

(شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۷۳ رقم الحدیث ۶۲۵۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (سنن الترمذی ج ۳ ص ۲۲۵ رقم الحدیث ۱۷۳۶ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۶ مطبوعہ دارصادر بیروت)، (تاریخ بغداد ج ۱۱ ص ۲۹۳ برقم ۶۰۶۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

الجامع لشعب الایمان کے محقق غیر مقلد مختار احمد الندوی اس کی سند کے بارے میں لکھتے ہیں۔

اسنادہ لاباس بہ والحدیث حسن لشواھدہ ومتابعاتہ۔

(الجامع لشعب الایمان ج ۸ ص ۲۸۸ رقم الحدیث ۵۸۳۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

صحیح روایات سے عمامہ شریف کی کوئی خاص مقدار ثابت نہیں

صحیح روایات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ شریف کی کوئی خاص مقدار ثابت نہیں۔ البتہ بعض علماء نے جو تفصیل بیان کی ہے وہ حاضر ہے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں۔

واما مقدار العمامۃ الشریفۃ فلم یثبت فی حدیث وقدروی البیہقی فی شعب الایمان عن ابی عبدالسلام قال سالت ابن عمر کیف کان النبی ﷺ یعتم؟ قال کان یدیر العمامۃ علی راسہ ویغرزھا من ورائہ ویرسل لھا ذؤابۃ بین کتفیہ وھذا یدل علی انھا عدۃ اذرع والظاھر انھا کانت نحو العشرۃ اوفوقھا بیسیر انتھی۔

ترجمہ : عمامہ کی مقدار حدیث سے ثابت نہیں۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں روایت کرتے ہیں کہ ابوعبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی

اللہ عنہما سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیسے عمامہ شریف باندھتے تھے فرمایا کہ عمامہ سر پر ہوتا پیچھے سے اڑستے شملہ کاندھوں کے درمیان ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ چند گز تھا ظاہر دس گز یا اس سے کچھ زیادہ تھا۔(الحاوی للفتاویٰ ج۱ ص۷۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

انه قال فی تصحیح المصابیح قد تتبعت الکتب وتطلبت من السیر والتواریخ لاقف علی قدر عمامة النبی ﷺ فلم اقف علی شئ حتی اخبرنی من اثق به انه وقف علی شئ من کلام النووی ذکر فیه انه کان له ا عمامة قصیرة وعمامة طویلة وان القصیرة کانت سبعة اذرع والطویلة اثنی عشر ذراعاً انتهی۔

ترجمہ: شیخ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے تصحیح المصابیح میں لکھا کہ میں نے کتابوں کو تلاش کیا سیرت وتاریخ کی کتابیں بھی دیکھیں کہ کہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ کی مقدار مل جائے لیکن مجھے کچھ نہیں ملا تا آنکہ مجھے ایک ایسا شخص ملا جس پر مجھے اعتماد ہے اس نے بتایا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو عمامہ تھے ایک چھوٹا دوسرا بڑا چھوٹے کی مقدار سات ذراع اور بڑے کی مقدار بارہ ذراع تھی۔

(مرقاۃ المفاتیح ج ۸ ص۱۴۷۔۱۴۸ مطبوعہ دارالفکر العربی بیروت)، (شرح زرقانی علی المواهب ج۵ ص۳ مطبوعہ دارالمعرفة بیروت)، (المقالة العذبة فی العمامة والعذبة للقاری ص۴ مطبوعہ دارالاخلاص لاهور)

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

شیخ الاسلام ابن حجر ہیتمی مکی شافعی متوفی ۹۷۴ھ لکھتے ہیں۔

اما طول عمامة النبی ﷺ وعرضها فلم یثبت فیها شئ ومن ثم قال جماعة من الحفاظ الجامعین بین فنی الحدیث وغیره لم یتحرر لنا فی ذلك شئ ومن ثم لما سئل عنه الحافظ عبدالغنی لم یبد فیه شیئاً۔(الفتاویٰ الحدیثیة مطلب فی طول عمامة النبی ﷺ وعرضه ص۱۲۔۱۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

ملا علی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں۔

ظاهر كلام المدخل ان عمامته كانت سبعة اذرع مطلقاً من غير تقييد بالقصير والطويل۔

توجمه :یعنی حاصل کلام یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک مطلقاً سات ساتھ ہوتا تھا بغیر لمبائی اور چوڑائی کی قید کے۔

(مرقاة شرح مشكوة كتاب اللباس الفصل الثانی حکم العمامة والقلنسوة ج۸ص۲۵۰ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

ملا علی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام ابوعبداللہ محمد بن محمد المشہو ر ابن الحاج متوفی ۷۳۷ھ لکھتے ہیں۔

ما نصه وردت السنة بالرداء والعمامة والعذبة لكن الرداء كان اربعة اذرع ونصفاً ونحوها والعمامة سبعة اذرع ونحوها يخرجون منها التلحية والعذبة والباقی عمامة۔

(المدخل لابن الحاج ج۱ ص۱۴۰ مطبوعه دارالفكر العربی بیروت)، (سبل الهدى والرشاد ج۷ص۲۷۶ مطبوعه دارالكتب العلمية بیروت)

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ روایت کرتے ہیں۔

كانت عمامته ﷺ فی البيت سبعة او ثمانية اذرع وفی وقت الصلوات الخمس اثنا عشر ذراعاً وفی الجمعة اربعة عشر ذراعاً وفی الحروب خمسة عشر ذراعاً كذا قيل انتهى معرباً۔ (آداب اللباس للشيخ محدث دهلوی ص ۳ مطبوعه هند)، (المقالة العذبة فی العمامة والعذبة للقاری ص ۱۴ مطبوعه دارالاخلاص لاهور)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ روایت کرتے ہیں۔

پنجگانہ نمازوں کے وقت بارہ گز اور عید کے روز چودہ گز اور جنگ وحرب کے وقت پندرہ گز

اور متاخرین علمائے کرام نے فرمایا کہ وقار و مرتبہ اور بزرگی کی وجہ سے بادشاہ قاضی مفتی فقیہ مشائخ اور غازی کو اکتیس گز (یعنی ہاتھ) تک عمامہ باندھنا جائز ہے۔ عمامہ باندھنے میں سنت یہ ہے کہ عمامہ لمبا ہو نہ کہ چوڑا اور عمامہ کا عرض آدھا ہاتھ ہو یا تھوڑا کم یا زیادہ اس کی بیشی میں کوئی حرج نہیں اور اس کی کم سے کم لمبائی سات گز ہو ایسے گز سے جو چوبیس انگل کا ہوتا ہے کہ مٹھیاں بنتی ہیں اور یہ کہ عمامہ باطہارت باندھے اور قبلہ رو کھڑا ہو کر باندھے اور جب بھی کھولے تو پیچ پیچ کر کے کھولے یکبارگی نہ اتارے جیسے باندھنے میں پیچ پر پیچ دیا تھا اس طریقے سے کھولے عمامہ باندھنے کے بعد آئینہ یا پانی یا اس کی مثل کسی (عکس دار) چیز میں دیکھ کر اس کو درست کرے اور عمامہ شملہ کے ساتھ باندھے۔

(کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۱۴۔۱۵ مطبوعہ دار احیاء العلوم کراچی)

☆......☆

علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی س۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

قال العلماء رحمهم الله تعالٰی لم تكن عمامة النبی ﷺ بالكبيرة التی توذی صاحبها وتضعفه وتجعله عرضة للآفات كما يشاهد من حال اصحابنا ولا بالصغيرة التی تقصر عن وقاية الراس من الحر والبرد بل وسطا بين ذلك۔

ترجمہ: علماء فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا عمامہ نہ اتنا طویل تھا کہ اٹھانے میں تکلیف ہو نہ اتنا مختصر تھا کہ سر کو سردی گرمی سے نہ بچا سکے بلکہ درمیانہ درجہ کا تھا۔

(سبل الهدى والرشاد ج۷ ص۲۷۶ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)، (شرح زرقانی علی المواهب ج۵ ص۴ مطبوعه دار المعرفة بيروت)

محدث دیوبند کا قول

محدث دیو بند انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں۔

ما نصه كانت عمامته عليه السلام فى أكثر الاحيان ثلاثة اذرع شرعية وفى الصلوات الخمس سبعة اذرع وفى الجمع والاعياد اثنا عشر ذراعاً انتهى۔

ترجمہ: حضور ﷺ کا عمامہ اکثر اوقات میں تین شرعی ذرائع کا تھا پانچوں نمازوں کے لئے سات ذراع کا تھا اور جمعہ وعیدین میں بارہ ذراع کا تھا۔

(العرف الشذى على جامع الترمذى ج۱ ص۳۰۴)

محمد زکریا دیوبندی کی تحقیق

محمد زکریا دیوبندی لکھتے ہیں۔

حضور ﷺ کے عمامہ کی مقدار مشہور روایات میں نہیں ہے طبرانی کی ایک روایت میں سات ذراع آئی ہے بیجوری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کا بے اصل ہونا ذکر کیا ہے علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے سیر کی کتابوں کو خاص طور سے تلاش کیا مگر حضور ﷺ کے عمامہ کی مقدار مجھے نہیں ملی۔ البتہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نقل کیا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کے دو عمامے تھے ایک چھوٹا چھ ہاتھ کا مناوی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے موافق اور سات ہاتھ کا ملا علی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے موافق ایک بڑا بارہ ہاتھ کا۔ صاحب مدخل نے حضور ﷺ کے عمامہ کی مقدار سات ہی ہاتھ بتائی ہے دوسرا نہیں بتایا۔

(شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی ﷺ ص۸۸ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

☆............☆

پانچواں باب

شملہ کا بیان

عمامہ کا شملہ کم سے کم چار انگلی کے برابر اور زیادہ سے زیادہ ایک ہاتھ تک ہونا چاہیے۔ حضور ﷺ سے شملہ کے مختلف طریقے ثابت ہیں۔ حضور ﷺ کے عمامہ کے تذکرے میں دو شملے اور ایک شملہ دونوں کا احادیث سے ثبوت ملتا ہے لہٰذا عمامہ شریف میں ایک شملہ رکھنا بھی درست اور سنت ہے اور دو شملے رکھنا بھی درست اور سنت ہے۔ جو انشاء اللہ آگے تفصیل سے بیان کیے جائیں گے۔ اور فقہاء کرام رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ عمامہ کا شملہ پیٹھ کی جانب دونوں مونڈھوں کے درمیان چھوڑنا افضل اور مستحب ہے اور دائیں طرف رکھنا بھی جائز ہے البتہ بائیں طرف رکھنے اور نہ رکھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اور بغیر شملہ کے بھی بعض علماء نے جائز کہا ہے لیکن درست یہ ہے کہ عمامہ بغیر شملہ کے مکروہ یعنی مکروہ تنزیہی ہے اگرچہ بعض علماء نے اس کو مباح قرار دیا ہے مگر یہ صحیح احادیث کے خلاف ہے اس لئے ہمارے مطالعہ میں کوئی ایک صحیح یا ضعیف حدیث نہیں جس میں یہ ہو کہ حضور ﷺ نے بغیر شملہ کے عمامہ مبارک پہنا ہو نہ کسی صحابی کا فرمان نہ کسی تابعی کے فرمان سے ثابت ہے۔

ابن قیم کا بغیر شملہ کے عمامہ کو سنت کہنا درست نہیں

اور بعض علماء نے جو اس کو بھی سنت کہا ہے وہ ہمارے نزدیک درست نہیں اور کسی روایت میں شملہ کے بغیر عمامہ ذکر کرنے سے یہ لازم نہیں کہ حضور ﷺ نے شملہ کے بغیر عمامہ باندھا ہو اس لئے ابن قیم کا زاد المعاد فی ھدی خیر العباد ج ا ص ۱۳۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت طبع سنہ ۱۴۰۵ء میں جابر ﷺ کی حدیث سے (جن میں شملہ کا ذکر نہیں) استدلال درست نہیں۔ جیسا کہ مشہور قاعدہ عدم الذکر لا یستلزم عدم الوجود اور یہ روایت بھی مختصر ہے جن سے ابن قیم نے استدلال کیا ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے عمرو بن حریث یحدث عن ابیہ کی سند سے فتح

مکہ کی یہ روایت جس میں حضور ﷺ کے عمامہ شریف کا ذکر ہے تفصیلاً روایت کیا ہے جس میں شملہ کا ذکر ہے جس سے ثابت ہوا کہ ابن قیم کا یہ استدلال درست نہیں ۔ وہ روایت یہ ہیں:

اخبرنا الفقیه أبوبکر محمد بن بکر الطوسی رحمة الله قال انبانا ابو بشر محمد بن احمد بن حاضر قال حدثنا ابو العباس السراج قال حدثنا ابو معمر قال حدثنا ابو اسامة عن مساور الوراق قال سمعت جعفر بن عمرو بن حریث یحدث عن ابیه قال کانی انظر الی رسول الله ﷺ یوم فتح مکة وعلیه عمامة سوداء حرقانیة قد ارخی طرفها بین کتفیه۔ (دلائل النبوة للبیهقی ج۵ ص۶۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

امام سیوطی رحمة الله علیه کا قول

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی سن ۹۴۲ھ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

من العلم ان العذبة سنة وترکها استکافاً عنها ثم او غیر مستنکف فلا۔

ترجمہ: جو شملہ کو سنت نہ کہے اور تکبر سے لٹکائے تو وہ گنہگار ہے ورنہ نہیں۔

(سبل الهدی والرشاد ج۷ ص۲۷۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

امام محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی متوفی لکھتے ہیں۔

قال السیوطی من علم ان العذبة سنة وترکها استکافا اثم وغیر مستنکف فلا۔

(شرح زرقانی علی المواهب ج۵ ص۱ مطبوعہ دارالمعرفة بیروت)

امام عینی رحمة الله علیه کا قول

امام محدث کبیر بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں۔

قال شیخنا زین الدین رحمه الله، ما المراد بسدل عمامته بین کتفیه؟ هل المراد سدل الطرف الاسفل حتی تکون عذبة؟ او المراد سدل الطرف الاعلی بحیث یغرزها ویرسل منها شیئاً خلفه؟ یحتمل کلاً من الامرین ولم ار التصریح یکون المرخی من العمامة عذبة الا فی حدیث عبدالاعلی بن عدی رواه ابو نعیم فی

معرفة الصحابة من رواية اسماعيل بن عياش عن عبدالله بن بشر عن عبدالرحمن بن عدی البهرانی عن اخیه عبدالاعلی بن عدی ان رسول الله ﷺ دعا علی بن ابی طالب رضی الله عنه یوم غدیر خم فعممه وارخی عذبة العمامة من خلفه ثم قال هکذا فاعتموا فان العمائم سیماء الاسلام وهی الحاجزین المسلمین والمشرکین قال وقال الشیخ مع ان العذبة الطرف کعذبة السوط و کعذبة اللسان ای طرفه فالطرف الاعلی یسمی عذبة من حیث اللغة وان کان مخالفاً للاصطلاح العرفی الآن وفی بعض طرق حدیث ابن عمر ما یقتضی ان الذی کان یرسله بین کتفیه من الطرف الاعلی رواه ابو الشیخ وغیره من روایة ابی عبد السلام عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال قلت لابن عمر کیف کان رسول الله ﷺ یعتم؟ قال کان یدیر کور العمامة علی راسه ویغرزها من ورائه ویرخی لها ذوابة بین کتفیه انتهی۔

(عمدة القاری شرح صحیح البخاری ج۱۵ ص۳۲_۳۳مطبوعه دارالفکر العربی بیروت)

امام ابراهیم بیجوری رحمة الله علیه کا قول

امام الشیخ ابراہیم البیجوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وقد استفید من الحدیث ان العذبة سنة و کان حکمة سنیتها ما فیها من تحسین الهیئة وارسالها بین الکتفین افضل واذا وقع ارسالها بین الیدین کما یفعله الصوفیة وبعض اهل العلم فهل الافضل ارسالها من الجانب الایمن لشرفه او من الجانب الایسر کما هو المعتاد؟ وفی حدیث ابی امامة عند الطبرانی ما یدل علی تعیین الایمن لکنه ضعیف واستحسن الصوفیة ارسالها من الجانب الایسر لکونه جانب القلب فیتذکر تفریغه مما سوی ربه قال قال بعض الشافعیة ولو خاف من ارسالها نحو خیلاء لم یؤمر بترکها بل یفعلها ویجاهد نفسه۔

(المواهب الدنیة علی الشمائل المحمدیة ص٦٧مطبوعه فاروقی کتب خانه ملتان)

امام عبد الرؤف مناوی رحمة الله علیه کا قول

علامہ عبدالرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۳۰ھ لکھتے ہیں۔

واعلم انه قد جاء فی العذبة احادیث کثیرة ما بین صحیح وحسن ناصة علی فعل المصطفی لها لنفسه ولجماعة من صحبه وعلی امره بها فمنها ما ذکره المصنف یعنی الترمذی ومنها ما رواه ابن حبان عن ابن عمر انه قیل له کیف کان یعتم رسول الله ﷺ فقال یدیر کور العمامة علی راسه ویغرزها من ورائه ویرخی لها ذؤابة بین کتفیه ولا یعارضها ما روی ابن ابی شیبة عن علی انه اعممه وسدل طرفیها علی منکبیه وابوداود انه عمم ابن عوف وسدلها بین یدیه ومن خلفه لان السنة تحصل بالکل والافضل کونه بین الکتفین۔

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل وبهامش شرح الشمائل للمناوی ج۱ ص۲۰۴ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

شملہ کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنی عثمان بن عطاء الخراسانی عن ابیه ان رجلا اتی ابن عمر وهو فی مسجد منی فساله عن ارخاء طرف العمامة فقال له عبدالله ان رسول الله ﷺ بعث سریة وامر علیها عبدالرحمن بن عوف وعقد له لواء فذکر الحدیث الی ان قال وعلی عبدالرحمن بن عوف عمامة من کرابیس مصبوغة بسواد فدعاه رسول الله ﷺ فحل عمامته ثم عممه بیده وافضل عمامته موضع اربع اصابع او نحو ذلک فقال هکذا فاعتم فانه احسن واجمل۔

ترجمہ: عطاء خراسانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس وہ منیٰ کی مسجد میں لیٹے ہوئے تھے اس نے ان سے عمامے کے کناروں اور سروں کو لٹکانے کے بارے میں دریافت کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہادی وفد بھیجا تھا اور ان پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تھا

اور جھنڈا باندھ کر دیا تھا اور پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا یہاں تک کہ کہا کہ اس وقت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سر پر سوتی کپڑے کا عمامہ تھا جس کو کالے رنگ سے رنگا گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور بلا کر ان کا عمامہ اتار دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے عبد الرحمن کو عمامہ باندھا تھا اور اس کے عمامے سے چار انگشت کے برابر بڑھا دیا تھا یعنی سر سے گویا اس کے قریب اور فرمایا اسی طرح عمامہ باندھا جاتا ہے بے شک یہ بہت اچھا بھی ہے اور خوبصورت بھی۔

(شعب الایمان للبیہقی ج۵ ص۱۷۴ رقم الحدیث ۶۲۵۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (سنن الکبری للبیہقی ج۲ ص۳۶۳ رقم الحدیث ۲۸۴۴ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں۔

وعن عبدالله بن عمر قال كنت عاشر عشرة فی مسجد رسول الله ﷺ ابوبكر وعمر وعثمان وعلى وابن مسعود وابن جبل وحذيفة وابن عوف وانا و ابوسعيد فجاء فتى من ثم جلس فذكر الحديث الى ان قال ثم امر ابن عوف فتجهز لسرية بعثه عليها فاصبح وقد اعتم بعمامة كرابيس سوداء فاتاه النبى ﷺ ثم نقضها فعممه فارسل من خلفه اربع اصابع او نحوها ثم قال هكذا يا ابن عوف فاعتم فانه اعرب واحسن ثم امر بلالاً فدفع اليه اللواء فحمدالله وصلى على النبى ﷺ ثم قال خذ يا ابن عوف فاغزوا جميعا فی سبيل الله قاتلوا من كفر بالله ولا تغدروا ولا تمثلوا فهذا عهدالله وسنة قلت روى ابن ماجه طرفا منه رواه الطبرانی فی الاوسط واسناده حسن۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج۵ ص۱۲۰ مطبوعه دار الكتاب العربی بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

عن عطاء بن ابى رباح عن ابن عمر رضى الله عنهما انه جاءه رجل من اهل البصرة فساله عن ارسال العمامة خلفه؟ فقال ابن عمر ساخبرك ذلك حتى تعلم كنت عاشر عشرة فی مسجد رسول الله ﷺ ابوبكر وعمر وعثمان وعلى وابن مسعود ومعاذ وحذيفة وعبدالرحمن بن عوف وابوسعيد وابن عمر رضی اللہ عنہ فامر رسول

الله ﷺ ابن عوف ان يتجهز بسرية يبعثه عليها فاصبح وقد اعتم بعمامة كرابيس سود فادناه النبی ﷺ ثم نقضها فعممه فارسل من خلفه اربع اصابع او حو ذلك ثم قال هكذا یا ابن عوف فاعتم فانها اعرب واحسن ثم امر بلالاً ﷺ ان یدفع الیه اللواء فحمدالله واثنی علیه وصلی علی النبی ا ثم قال خذ یا ابن عوف فاغز فی سبیل الله وقاتل من کفر بالله لا تغلوا ولا تعدروا ولا تقتلوا ولیداً فهذا عهدالله وسنة نبیه فیکم۔

(جامع الاحادیث الکبیر ج۲۰ ص۳۸۰۔۳۸۱رقم الحدیث۱۷۳۰۱او ص۳۸۳رقم الحدیث۱۷۳۱۸ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی ابو یعلی والبزار برجال ثقات وابن ابی الدنیا والطبرانی والبیهقی فی الزهد وحسن اسناده ابو الحسن الهیثمی عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ان رسول الله ﷺ امر عبدالرحمن بن عوف ان یتجهز لسریة یبعثه علیها فاصبح عبدالرحمن وقد اعتم بعمامة کرادیس سوداء فنقضها رسول الله ﷺ وعممه وارخی له اربع اصابع او قریباً من شبر ثم قال هکذا فاعتم یا ابن عوف فانه اعرب واحسن

(سبل الهدی والرشاد ج۷ ص۲۷۵مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (تهذیب تاریخ دمشق ج۱ص۹۱)

اس روایت کی سند حسن ہے

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں۔

رواه الطبرانی فی الاوسط واسناده حسن۔

ترجمہ: اس حدیث مبارکہ کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

(المقالة العذبة فی العمامة والعذبة ص۲۴ مطبوعہ دارالاخلاص لاہور)

غیر مقلد محمد عبدالرحمن ابن عبدالرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں۔

فائدة قد اخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر ان النبی ﷺ عمم عبدالرحمن بن عوف فارسل من خلفه اربع اصابع او نحوها ثم قال هکذا فاعتم فانه اعرب

واحسن۔ قال السیوطی اسنادہ حسن۔

ترجمہ: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے۔

(تحفۃ الاحوذی ج۵ ص۳۳۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (عون المعبود شرح ابوداؤد ج۱۱ ص ۸۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

غیر مقلد علامہ شوکانی لکھتے ہیں۔

قال السیوطی اسنادہ حسن۔

ترجمہ: محدث کبیر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ کی سند حسن ہے۔ (نیل الاوطار ج۲ص۱۰۷ مطبوعہ دارالجیل بیروت)

سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ایک بالشت سے زیادہ شملہ لٹکاتے تھے

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

قال اخبرنا ینعقد بن عیسی قال حدثنی خالد بن ابی بکر قال رایت علی سالم قلنسوۃ بیضاء ورایت علیہ عمامۃ بیضاء یسدل خلفہ منھا اکثر من شبر۔

ترجمہ: خالد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سفید ٹوپی دیکھی اور میں نے ان کے سر پر سفید عمامہ دیکھا جس کا بالشت سے زیادہ حصہ وہ اپنے پیچھے لٹکاتے تھے۔ (طبقات ابن سعد ج۵ص۱۹۷ مطبوعہ دار صادر بیروت)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

قال اخبرنا ینعقد بن عیسی قال حدثنی خالد بن ابی بکر قال رایت علی عبیداللہ بن عبداللہ قلنسوۃ بیضاء ورایت علیہ عمامۃ یسدل خلفہ منھا اکثر من شبر۔

ترجمہ: خالد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عبیداللہ بن عبداللہ کے سر پر سفید ٹوپی دیکھی اور میں نے ان کے سر پر عمامہ دیکھا جس کا بالشت سے زیادہ حصہ وہ اپنے پیچھے

لٹکاتے تھے۔(طبقات ابن سعد ج۵ص۲۰۵مطبوعہ دار صادر بیروت)

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں۔

وعن عائشة قالت عمم رسول الله ﷺ عبدالرحمن بن عوف وارخی له اربع اصابع وقال انی لما صعدت الی السماء رایت اکثر الملائکة معتمین۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص۲۰امطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

(سبل الهدی والرشاد ج۷ ص۲۷۵مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں۔

وقد اخرج ابن ابی شیبة ان عبدالله بن الزبیر کان یعتم بعمامة سوداء قد ارخاها من خلفه نحوا من ذراع۔ (نیل الاوطار ج۲ ص۱۰۷مطبوعہ دارالجیل بیروت)

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں۔

ولا ادری ما هذا الظاهر الذی زعمه فان کان الظهور من هذا الحدیث الذی ساقه باعتبار ما فیه من ذکر الادارة والتکویر وارسال الذؤابة فهذه الاوصاف تحصل فی عمامة دون ثلاثة اذرع۔

وان کان من غیره فما هو بعد اقراره بعدم ثبوت مقدارها فی حدیث۔

(نیل الاوطار ج۲ ص۱۰۷۔۱۰۸مطبوعہ دارالجیل بیروت)

☆............☆

احادیث مبارکہ وآثار صحابہ سے شملہ چھوڑنے کے طریقے

احادیث مبارکہ وآثار صحابہ میں شملہ چھوڑنے سے متعلق جو طریقے ثابت ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) ایک شملہ پیچھے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکانا۔(۲) ایک شملہ چھوڑ کر دائیں طرف لٹکانا۔(۳) ایک شملہ چھوڑ کر بائیں طرف لٹکانا (۴) دو شملے چھوڑ کر ایک سامنے اور ایک پیچھے کندھوں کے درمیان۔(۵) دو شملے چھوڑ کر سامنے لٹکانا۔(۶) شملہ سامنے چھوڑ کر داڑھی کے

نیچے لے جانا۔
اب ترتیب وار ان کے دلائل حاضر ہیں:

(۱) ایک شملہ پیچھے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکانا

حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔
ذکرھما الترمذی فی الشمائل ولہ من حدیث الدراوردی عن عبداللہ عن نافع عن ابن عمر قال: کان رسول اللہ ﷺ اذا اعتم سدلھا بین کتفیہ۔
(السیرۃ النبویۃ ج ۴ ص ۵۹۰۔۵۹۱ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔
اخبرنا عتاب بن زیاد قال اخبرنا عبداللہ بن المبارک قال اخبرنا ابو شیبۃ الواسطی عن طریف بن شھاب عن الحسن قال کان رسول اللہ ﷺ یعتم ویرخی عمامۃ بین کتفیہ۔

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب عمامہ باندھتے تو اسے دونوں شانوں کے درمیان لٹکاتے۔

اخبرنا محمد بن سلیم العبدی حدثنی الدراوری اخبرنا عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ ﷺ کان اذا اعتم سدل عمامتہ بین کتفیہ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب عمامہ باندھتے تو اسے دونوں شانوں کے درمیان لٹکاتے۔

(طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۵۔۴۵۶ مطبوعہ دار صادر بیروت) (اخلاق النبی و آدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۱۹۹ رقم الحدیث ۳۰۸ الاسناد حسن مطبوعہ دارالمسلم الریاض)

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابوبکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ لکھتے ہیں۔
حدثنا ھشام بن عمار نا ابو الخطاب معروف الخیاط قال رایت واثلۃ الاسقع

يصفر لحيته ورايت عليه عمامة سوداء قد ارخى لها عذبة بن خلف۔

(الآحاد والمثانی ذکر واثلة بن الاسقع ابو شداد ج ۲ ص۱۷۵ رقم الحدیث ۹۱۲ مطبوعه دارالرایة الریاض)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابو صالح منصور بن عبدالوهاب البزار قال: اخبرنا بو عمرو بن ابی جعفر قال: اخبرنا الحسن بن سفیان قال: حدثنا عبیدالله بن عمر القواریری قال: حدثنا عبدالرحمن بن مهدی عن عبدالله بن عمر عن اخیه عبیدالله عن القاسم بن محمد عن عائشة ان رجلاً اتی النبی ﷺ علی برزون وعلیه عمامة طرفها بین کتفیه فسالت النبی ﷺ فقال: رأیتیه ذاك جبریل علیه السلام۔

(دلائل النبوة باب ما جاء فی رؤیة من رای جبریل علیه السلام یوم بنی قریظة ج۶ ص۲۶ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت) (ابن سعد ج۸ ص۴۴)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

کان اذا اعتم سدل عمامته بین کتفیه۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج ۲ ص۳۰۹ رقم الحدیث ۶۵۸۶ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت) (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج ۲ص۳۲۶ رقم الحدیث ۸۹۶۳ مطبوعه دارالفکر بیروت) (شرح السنه ج۶ ص۱۷ ارقم الحدیث ۳۰۰۴ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت) (السیرة النبویة لابن عساکر ج ۴ ص۱۳۲ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت) (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص۱۳۲ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت) (زرقانی علی المواهب ج۵ ص۱۰ مطبوعه دارالمعرفة بیروت)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

قال اخبرنا عبید بن نسطاس قال رأیت سعید بن المسیب یعتم وعلیه بعمامة سوداء ثم یرسلها خلفه۔

ترجمہ: حضرت عبید بن نسطاس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن میتب

رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ سیاہ عمامہ باندھے تھے اور اسے اپنے پیچھے چھوڑ دیتے تھے۔

(طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۳۸ مطبوعہ دار صادر بیروت)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

عن ابی عبیدۃ الحمصی قال بعث رسول اللہ ﷺ علی بن ابی طالب علی بعث فعممہ بعمامۃ سوداء ثم ارسلھا من ورائہ او قال علی کتفہ ……۔

عن علی قال عممنی رسول اللہ ﷺ یوم غدیر خم بعمامۃ سوداء طرفھا علی منکبی۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ذکر عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ ج ۴ ص ۲۵ برقم ۴۵۶۹ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج ۴ ص ۱۴۹۰)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

عن سلمۃ بن وردان قال رأیت علی انس عمامۃ سوداء قلنسوۃ قد ارخاھا من خلفہ

ترجمہ سلمہ بن وردان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سر پر سیاہ عمامہ دیکھا جس کے نیچے ٹوپی نہ تھی اور اس کا شملہ آپ رضی اللہ عنہ نے پیچھے لٹکا رکھا تھا۔

(طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۸ مطبوعہ دار صادر بیروت)

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا الحسین بن اسحاق التستری ثنا اسماعیل بن بھرام الکوفی ثنا عبدالعزیز بن محمد الدراوردی عن عبیداللہ ابن عمر عن نافع عن ابن عمر ثم ان رسول اللہ ﷺ کان یسدل عمامتہ بین کتفیہ۔

(طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۳۷۹ رقم الحدیث ۱۳۴۰۵ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

امام محمد بن حبان بن احمد ابو حاتم متوفی ۳۵۴ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا احمد بن علی بن المثنی حدثنا مصعب بن عبداللہ الزبیری حدثنا عبدالعزیز بن محمد عن عبداللہ بن عمر عن نافع عن بن عمر ان رسول اللہ ﷺ

كان يسدل عمامته بين كتفيه وان بن عمر كان يفعل ذلك قال عبيدالله بن عمر ورايت القاسم وسالما يفعلان ذلك۔

(صحیح ابن حبان ذکر وصف ﷺ ج ۱۴ ص ۳۰۷ رقم الحدیث ۶۳۹۷ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

(غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۲۲ رقم الحدیث ۵۱۹۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(سنن الترمذی قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب ج ۴ ص ۲۲۵ رقم الحدیث ۱۷۳۶ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

عن جابر قال كان لرسول الله ﷺ عمامة سوداء يلبسها في العيدين ويرخيها من خلفه۔

(میزان الاعتدال فی نقد الرجال ج ۲ ص ۲۴۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت) (الکامل فی ضعفاء الرجال ج ۱ ص ۱۹۶ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابوبکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبكر بن ابی شيبة نا ابو اسامة وو كيع عن مساور الوراق حدثني جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه قال كأني انظر رسول الله عليه عمامة سوداء قد ارخى طرفيها بين كتفيه الا ان و كيعا لم يقل بين كتفيه۔

(الآحاد والمثانی ج ۲ ص ۳۹ رقم الحدیث ۷۱۸ مطبوعہ دارالرایۃ الریاض)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا و كيع قال حدثنا سلمة بن وردان قال رايت على انس عمامة سوداء على غير قلنسوة وقد ارخاها من خلفه نحوا من ذراع۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۳۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابو كر الفارسي اخبرنا ابواسحاق الاصبهاني حدثنا ابواحمد بن فارس حدثنا محمد بن اسماعيل قال وقال خطاب الحمصي حدثنا بقية عن مسلم بن زياد قال

رایت اربعة من اصحاب النبی ﷺ انس بن مالك فضالة بن عبيد وابا المنيب وروح بن سيار او سيار بن روح يرخون العمائم من خلفهم وثيابهم الى الكعبين۔

ترجمه: مسلم بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول ﷺ میں سے چار شخصوں کو دیکھا حضرت انس بن مالک حضرت فضالہ بن عبید اور ابوالمنیب اور روح بن سیار یا سیار بن روح کہ وہ اپنے عمامے اپنے پیچھے کی طرف لٹکاتے تھے اور ان کے کپڑے۔(یعنی قمیص ٹخنوں تک ہوتی تھیں)۔

(شعب الایمان للبیهقی ج۵ ص۱۷۶ رقم الحدیث۶۲۶۴ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

رد المحتار

ردالمحتار میں ہے۔

وندب لبس السواد وارسال ذنب العمامة بين الكتفين وتمامه فى الزيلعى۔

(ردالمحتار ج۶ ص۷۵۵)

كشاف القناع

منصور بن یونس بن ادریس البھوتی حنبلی لکھتے ہیں۔

وان ارخى طرفها بين كتفيه فحسن۔

قال الآجرى وارخاها ابن الزبير من خلفه قدر ذراع وعن انس نحوه۔

(كشاف القناع عن متن الاقناع ج۱ ص۲۸۶ مطبوعه دارالفكر بيروت)

شرح السير الكبير

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں۔

(وفيه) دليل على ان المستحب ارخاء ذنب العمامة بين الكتفين كما فعله رسول الله ﷺ منهم من قدر ذلك يشبر ومنهم من قال الى وسط الظهر ومنهم من قال الى موضع الجلوس۔ (شرح السير الكبير باب العمائم فى الحرب ج۱ ص۶۷ مطبوعه بمطبعة دائرة المعارف النظامية بحيدر آباد دكن هند)

محيط برهانى

امام برہان الدین متوفی ۶۱۶ھ لکھتے ہیں۔

كان يسدل عمامته بين كتفيه وان بن عمر كان يفعل ذلك قال عبيدالله بن عمر ورايت القاسم وسالما يفعلان ذلك۔

(صحیح ابن حبان ذکر وصف ﷺ ج ۱۴ ص ۳۰۷ رقم الحدیث ۶۳۹۷ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)،

(غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۲۲ رقم الحدیث ۵۱۹۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،

(سنن الترمذی قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب ج ۴ ص ۲۲۵ رقم الحدیث ۱۷۳۶ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

عن جابر قال كان لرسول الله ﷺ عمامة سوداء يلبسها في العيدين ويرخيها من خلفه۔

(میزان الاعتدال فی نقد الرجال ج ۶ ص ۲۴۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال ج ۱ ص ۱۹۶ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابوبکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة نا ابو اسامة وو كيع عن مساور الوراق حدثني جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه قال كأني انظر رسول الله عليه عمامة سوداء قد ارخى طرفيها بين كتفيه الا ان و كيعا لم يقل بين كتفيه۔

(الآحاد والمثانی ج ۲ ص ۳۹ رقم الحدیث ۷۱۸ مطبوعہ دارالرایۃ الریاض)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا وكيع قال حدثنا سلمة بن وردان قال رايت على انس عمامة سوداء على غير قلنسوة وقد ارخاها من خلفه نحوا من ذراع۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۴۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابو كر الفارسي اخبرنا ابواسحاق الاصبهاني حدثنا ابواحمد بن فارس حدثنا محمد بن اسماعيل قال وقال خطاب الحمصي حدثنا بقية عن مسلم بن زياد قال

رایت اربعة من اصحاب النبی ﷺ انس بن مالك فضالة بن عبید وابا المنیب وروح بن سیار او سیار بن روح یرخون العمائم من خلفهم وثیابهم الی الکعبین۔

ترجمہ: مسلم بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول ﷺ میں سے چار شخصوں کو دیکھا حضرت انس بن مالک حضرت فضالہ بن عبید اور ابوالمنیب اور روح بن سیار یا سیار بن روح کہ وہ اپنے عمامے اپنے پیچھے کی طرف لٹکاتے تھے اور ان کے کپڑے۔(یعنی قمیص ٹخنوں تک ہوتی تھیں)۔

(شعب الایمان للبیهقی ج۵ ص۱۷۶ رقم الحدیث۶۲۶۴ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

رد المحتار

ردالمحتار میں ہے۔

وندب لبس السواد وارسال ذنب العمامة بین الکتفین وتمامه فی الزیلعی۔

(ردالمحتار ج۶ ص۷۵۵)

کشاف القناع

منصور بن یونس بن ادریس البھوتی حنبلی لکھتے ہیں۔

وان ارخی طرفها بین کتفیه فحسن۔

قال الآجری وارخاها ابن الزبیر من خلفه قدر ذراع وعن انس نحوه۔

(کشاف القناع عن متن الاقناع ج۱ ص۲۸۶ مطبوعه دارالفکر بیروت)

شرح السیر الکبیر

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی سن۴۸۳ھ لکھتے ہیں۔

(وفیه) دلیل علی ان المستحب ارخاء ذنب العمامة بین الکتفین کما فعله رسول الله ﷺ منهم من قدر ذلك یشبر ومنهم من قال الی وسط الظهر ومنهم من قال الی موضع الجلوس۔ (شرح السیر الکبیر باب العمائم فی الحرب ج۱ ص۶۷ مطبوعه بمطبعة دائرة المعارف النظامیة بحیدر آباد دکن هند)

محیط برهانی

امام برہان الدین متوفی ۶۱۶ھ لکھتے ہیں۔

وان المستحب ارسال ذنب العمامة بین الکتفین واختلفوا فی مقدار ما ینبغی ان یکون من ذنب العمامة منهم من قدره بشبر ومنهم من قال الی وسط الظهر ومنهم من قال الی موضع الجلوس۔

(المحیط البرهانی کتاب الاستحسان والکراهیة الفصل العاشر فی اللبس ما یکره من ذلك وما لا یکره ج۶ جز۱۱ ص۳۴۷ مطبوعه مطبوعه المکتبة الغفاریة کانسی روڑکوئٹه)

البحرالرائق

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ۷۴۳ھ اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں۔

وان المستحب ارسال ذنب العمامة بین الکتفین واختلفوا فی مقدار الذنب قیل شبر وقیل الی وسط الظهر وقیل الی موضع الجلوس۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مسائل شتیٰ ج ۶ ص۲۲۸۔۲۲۹ مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان)،

(البحرالرائق ج۸ ص۴۸۷ مطبوعه مکتبه رشیدیه کوئٹه)

فتاویٰ عالمگیری

ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں۔

واختلفوا فی مقدار ما ینبغی من ذنب العمامة منهم من قدر بشبر ومنهم من قال الی وسط الظهر ومنهم من قال الی موضع الجلوس کذا فی الذخیرة۔

(فتاوی عالمگیری کتاب الکراهیة باب اللبس ما یکره من ذلك الباب التاسع فی اللبس ما یکره من ذلك وما لا یکره ج۵ ص۴۰۸ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)

الدعامة لمعرفة احکام سنة العمامة

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

قال ابن حجر فی شرح الشمائل بعد ما ذکر فیه اختلاف الروایات فی محل ارخائها کما ذکرنا ما نصه ولا تنافی لان السنة تحصل بکل لکن الافضل ان یکون بین

الکتفین لانه الذی صح من فعله ا لنفسه۔

(الدعامة لمعرفة احکام سنة العمامة ص ۵۴۔۵۵مطبوعه مکتبة العلم الاسلامی شام الطبعة الاولی ۱۳۴۲ھ)

حاشیہ......

محمد بن ابی بکرابن القیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ لکھتے ہیں۔

وکان شیخنا ابو العباس ابن تیمیة قدس الله روحه فی الجنة یذکر فی سبب الذوابة شیئاً بدیعاً وھو ان النبی ﷺ انما

مجمع النھر

الفقیہ المحقق عبداللہ بن الشیخ محمد بن سلیمان داماد آفندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

والسنة ارخاء طرف العمامة بین کتفیه ھکذا فعله النبی علیه الصلاة والسلام۔

ترجمه: سنت یہ ہے کہ شملہ کاندھوں کے درمیان ہو۔اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

(مجمع النھر فی ملتقی الابحر کتاب الکراھیة ج۲ص۵۳۲مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

اس کے حاشیہ بدرالمتقی فی شرح الملتقی میں ہے۔

والسنة ارخاء طرف العمامة بین کتفیه قدر شبر ھکذا فعله النبی علیه الصلاة والسلام۔

ترجمه: سنت یہ ہے کہ شملہ ایک بالشت کاندھوں کے درمیان ہو۔اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

(بدر المتقی فی شرح الملتقی کتاب الکراھیة ج۲ص۵۳۲مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

حاشیہ......

اتخذھا صبیحة المنام الذی رآہ فی المدینة لما رای رب العزة تبارك وتعالی فقال یا محمد فیم یختصم الملا الاعلی؟ قلت لا ادری فوضع یدہ بین کتفی فعلمت ما بین السماء والارض الحدیث وھو فی الترمذی وسئل عنه البخاری فقال صحیح قال

حاشیہ......

فمن تلك الحال ارخی الذوابة بین کتفیه انتھی۔

(زادالمعاد فصل فی ملا بسه ﷺ ج۱ص۱۳۶۔۱۳۷ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)، (زرقانی علی المواھب ج۵ص۱۱۔۱۲مطبوعه دارالمعرفة بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج۷ص۲۷۷مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال احتبس عنا رسول اللہ ﷺ ذات غداة عن صلاة الصبح حتی کدنا نتراء ی عین الشمس فخرج سریعاً فثوب بالصلاة فصلی رسول اللہ ﷺ وتجوز فی صلاته فلما سلم دعا بصوته قال لنا علی مصافکم کما انتم ثم انفتل الینا ثم قال اما انی ساحدثکم ما حبسنی عنکم الغداة انی قمت من اللیل فتوضات وصلیت ما قدرلی فنعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارك وتعالی فی احسن صورة فقال یا محمد قلت لبیك رب قال فیم یختصم الملاء الا علی؟ قلت لا ادری قالھا ثلاثاً قال فرأیته وضع کفه بین کتفی حتی وجدت برد انا مله بین ثدیی فتجلی لی کل شئ وعرفت۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ صبح کی نماز کے وقت حضور ﷺ کو دیر ہوگئی اور ہم لوگوں نے آپ ﷺ کا انتظار اس حد تک کیا کہ قریب تھا کہ آفتاب کی شعاع نظر آنے لگے اتنے میں حضور ﷺ تیزی سے تشریف لائے چنانچہ تکبیر کہی گئی اور آپ ﷺ نے اختصار سے نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے باآواز بلند فرمایا جس طرح تم بیٹھے ہو اسی طرح صف بندی کیے ہوئے بیٹھے رہو پھر فرمایا میں اپنی تاخیر کا واقعہ تم کو سناتا ہوں پھر واقعہ سنایا (واقعہ یہ ہے) رات کے وقت وضو کر کے جس قدر نماز میرے لیے مقدور تھی میں نے پڑھی اس کے بعد مجھے نیند آگئی اور میں نماز میں ہی سو گیا۔ یکایک کیا دیکھتا ہوں کہ میں اپنے رب کے حضور میں ہوں اور میں نے اپنے رب کو (اس کی

شان کے لائق) نہایت اچھی شکل میں دیکھا (مجھ سے) ارشاد ہوا اے محمد ﷺ میں نے عرض کی لبیک اے میرے پروردگار میں حاضر ہوں فرمایا اس وقت ملائکہ آسمانی کیا گفتگو کررہے ہیں؟ میں نے عرض کی مجھے معلوم نہیں تین مرتبہ یہی ارشاد ہوا حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے سینہ پر رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی پس ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

(جامع سنن الترمذی کتاب التفسیر من سورۃ ص ج۵ ص۳۶۸۔۳۶۹ رقم الحدیث ۳۲۳۵ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (سنن الدارمی رقم الحدیث ۲۱۵۳۔ طبرانی کبیر ج۲۰ رقم الحدیث ۲۱۶۔ الکامل ابن عدی ج۶ ص۲۳۴۴۔ مسند البزار رقم الحدیث ۲۶۶۸۔ مستدرک ج۱ ص۵۲۱۔ شرح السنۃ رقم الحدیث ۹۱۹ مسند احمد ج۸ رقم الحدیث ۲۲۷۰۰)، (تحفۃ الاحوزی شرح ترمذی ج۴ ص۱۷۵ مطبوعہ نشرالسنۃ ملتان)، (سبل الهدی والرشاد ج۱۰ ص۱۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (العلل المتناهیۃ باب فی ذکر صورۃ ج۱ ص۳۱ رقم الحدیث ۱۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (جامع الاحادیث الکبیر ج۲۰ ص۸۲ رقم الحدیث ۵۶۸۸ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (مسند الشامیین ج۱ ص ۳۳۹۔۳۴۰ رقم الحدیث ۵۹۷ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)، (معجم الصحابۃ ج۲ ص۴۰۲ رقم ۵۵۲ مطبوعہ مکتبۃ الغرباء الاثریۃ المدینۃ المنورۃ)

نیز اس حدیث مبارکہ سے حضور ﷺ کا علم غیب بھی ثابت ہوا۔

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

فوضع کفه بین کتفی حتی وجدت برد انامله بین صدری فتجلی لی کل شئ وعرفت۔

ترجمہ: پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے سینہ پر رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی پس ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔ (تفسیر ابن کثیر ج۴ ص۴۴ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں۔

فوضع کفه بین کتفی فوجدت برد انامله بین ثدیی فتجلی لی کل شئ وعرفته۔

حاشیہ......

ترجمہ: پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے سینہ پر رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی پس ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

(الدرالمنثور فی التفسیر الماثور سورہ ص آیت نمبر ۶۹ ج۵ص۵۹۷مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے۔

فعلمت ما فی السموات والارض۔

ترجمہ: پس میں نے آسمانوں اور زمین کی ہر شے کو جان لیا۔

(جامع سنن الترمذی کتاب التفسیر من سورة ص ج۵ص۳۶۸۔۳۶۹رقم الحدیث ۳۲۳۳ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، تفسیر عبدالرزاق ج۲ص۱۶۹۔ مسند احمد ج۱ص ۳۶۸ ۔ السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث۴۶۹۔ جامع المسانید والسنن لابن کثیر مسند ابن عباس رقم الحدیث۱۳۵۱)

یہی یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

فعلمت ما بین المشرق والمغرب۔

ترجمہ: میں نے مشرق ومغرب کے درمیان ہر شے کو جان لیا۔

(جامع سنن الترمذی کتاب التفسیر من سورة ص ج۲ص ۱۵۶مطبوعہ مکتبہ اکرمیہ پشاور)، السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث۴۶۹۔ جامع المسانید والسنن لابن کثیر مسند ابن عباس رقم الحدیث ۱۳۵۱)، سند ابو یعلی رقم الحدیث۲۶۰۸)

حاشیہ......

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ اس حدیث مبارکہ کی شرح میں لکھتے ہیں۔

فعلمت بسبب وصول ذلك الفيض ما فی السموت والارض يعنی اعلمه الله ما فيها من الملائكة والاشجار و غيرها وهو عبارة عن سعة علمه الذی فتح الله و قال ابن حجر ای جميع الكائنات التی فی السموت بل وما فوقها كما يستفاد من قصة المعراج والارض هی بمعنی الجنس و جميع ما فی الارضين السبع بل وما تحتها كما

افادہ اخبار علیہ السلام عن الثور والحوت الذی علیهما والارضون۔

ترجمہ: اس فیض ربانی کی بدولت میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے جان لیا یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اندر پائے جانے والے فرشتوں درختوں اور دیگر چیزوں کا علم عطا فرما دیا۔ یہ حدیث آپ اکی اس وسعت علم سے عبارت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ اکو عطا فرمائی ہے۔

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں کی بلکہ ان سے بھی اوپر کی تمام مخلوقات کو جان لیا جیسا کہ حدیث معراج سے ثابت ہے اور زمین جنس کے معنی میں ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات زمینوں کی بلکہ ان سے بھی نیچے کی تمام چیزوں کو جان لیا جیسا کہ قرآن اور احادیث صلی اللہ علیہ وسلم نے بیل اور مچھلی کی خبر دی جن پر زمینیں قائم ہیں۔

(مرقاۃ شرح المشکوۃ ج۲ص۲۱۰مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حاشیہ......

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں۔

دانستم هرچه در آسمانها و هر چه در زمینها بود عبارت ست از حصول تمامه علوم جزئی و کلی واحاطه آں۔

ترجمہ: میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں تھا اس حدیث میں تمام علوم جزی وکلی کے حاصل ہونے اور ان کے احاطہ کرنے کا بیان ہے۔

(اشعة اللمعات فارسی الفصل الثانی باب المساجد ج۱ص۳۵۷مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)

☆..........☆

(۲) ایک شملہ چھوڑ کر دائیں طرف لٹکانا

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں۔

وعن ابی امامة قال کان رسول الله ﷺ لا یولی والیا حتی یعممه ویرخی لها من جانب الایمن نحو الاذان۔

ترجمہ: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب بھی کوئی حاکم گورنر مقرر کرتے تو اس کے لئے عمامہ باندھتے اور شملہ اس کا دائیں طرف کان کے قریب لٹکاتے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج۵ص۱۲۰مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)،

(الدعامة لمعرفة احکام سنة العمامة ص۴۸مطبوعہ مکتبة العلم الاسلامی شام الطبعة الاولی ۱۳۴۲ھ)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

قال الامام مالك رحمه الله تعالى انه لم یر احداً ممن ادرکه یرخیها بین کتفیه الا بین یدیه ونقله ابن الحاج فی المدخل وهذا یدل علی ان عمل التابعین علی ارسال العذبة من بین ایدیهم۔

(سبل الهدی والرشاد ج ۷ص۲۷۹مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں۔

و اخرج ابن سعد عن مولی یقال له هرمز قال رایت علیا علیه عمامة سوداء قد ارخاها من بین یدیه ومن خلفه قال ابن رسلان فی شرح السنن ثم ذکر حدیث عبدالرحمن وهی التی صارت شعار الصالحین المتمسکین بالسنة یعنی ارسال یباع علی الصدر۔(نیل الاوطار ج۲ ص۱۰۶مطبوعہ دارالجیل بیروت)

(۳) ایک شملہ چھوڑ کر بائیں طرف لٹکانا

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

رواه الطبرانی بسند حسن والضیاء المقدسی رحمه الله تعالی فی صحیحه عن عبدالله بن بشر رضی اللہ عنہ قال بعث رسول الله ﷺ علیاً رضی اللہ عنہ الی خیبر فعممه بعمامة سوداء ثم ارسلها من ورائه او قال علی کتفیه الیسری لکن روایه تردد وما جزم بالثانی۔

ترجمہ: عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو کالا عمامہ باندھا اور پیچھے اور بائیں مونڈھے کی طرف لٹکایا۔

(سبل الهدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۹ مطبوعه دار الکتب العلمية بيروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۵ ص ۲۶۷۔۲۶۸ مطبوعه دار الکتاب العربی بيروت)، (الاصابة فی تميز الصحابة لابن حجر عسقلانی ج ۴ ص ۲۵ برقم ۴۵۶۹ مطبوعه دار الجيل بيروت)

غیر مقلد محمد عبدالرحمٰن ابن عبدالرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں۔

وحديث عبدالله بن بشر قال بعث رسول الله ﷺ علی بن ابی طالب الی خيبر نعممه بعمامة سوداء ثم ارسلها من ورائه او قال علی كتفه اليسری اخرج الطبرانی وحسنه السيوطی۔

ترجمہ: عبداللہ بن بشر بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو سیاہ عمامہ باندھا اور پیچھے اور بائیں مونڈھے کی طرف سے لٹکایا۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن کہا ہے۔ (تحفة الاحوذی ج ۵ ص ۳۳۶ مطبوعه دار الکتب العلمية بيروت)

(۴) دو شملے چھوڑ کر ایک سامنے اور ایک پیچھے کندھوں کے درمیان

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا احمد بن رشدين قال حدثنا الحسن بن سليمان بن قبيطة قال حدثنا الحجاج بن رشدين بن سعد قال حدثنا معاوية بن صالح عن ابی عقبة عن ثوبان مولی رسول الله ان النبی كان اذا اعتم ارخی عمامته بين يديه ومن خلفه۔

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو عمامہ کو آگے اور پیچھے لٹکاتے۔

(طبرانی الاوسط ج ۱ ص ۱۱۰ رقم الحديث ۳۴۲ مطبوعه دار الحرمين القاهرة)، (سبل الهدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۴ مطبوعه دار الکتب العلمية بيروت)

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں۔

وعن ثوبان مولی رسول الله ﷺ ان النبی ﷺ کان اذا اعتم ارخی عمامته بین یدیه ومن خلفه رواه الطبرانی فی الاوسط وفیه الحجاج بن رشدین وهو ضعیف۔

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو عمامہ کو آگے اور پیچھے لٹکاتے۔

طبرانی نے اس کو معجم اوسط میں روایت کیا اس میں حجاج بن رشدین راوی ضعیف ہیں۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج۵ص۱۲۰مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا سلیمان بن خربوذ حدثنا شیخ من اهل المدینة قال سمعت عبدالرحمن بن عوف یقول عممنی رسول الله ﷺ فسدلها بین یدی ومن خلفی۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عمامہ بندھوایا تھا اور اس کا سرا لٹکایا تھا آگے بھی اور میرے پیچھے بھی۔

(شعب الایمان للبیهقی ج۵ص۱۷۴رقم الحدیث ۶۲۵۳مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (الآداب للبیهقی ج۲ص۱۹۸رقم الحدیث ۵۱۴مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا محمد بن اسماعیل مولی بنی هاشم ثنا عثمان بن عثمان الغطفانی ثنا سلیمان بن خربوذ حدثنی شیخ من اهل المدینة قال سمعت عبدالرحمن بن عوف یقول ثم عممنی رسول الله ﷺ فسدلها بین یدی ومن خلفی۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عمامہ بندھوایا تھا اور اس کا سرا لٹکایا تھا آگے بھی اور میرے پیچھے بھی۔

(سنن ابی داؤد ج۴ص۵۵رقم الحدیث ۴۰۷۹مطبوعه دارالفکر بیروت)، (مسند ابویعلی ج۲ص۱۶۰ رقم الحدیث ۸۵۰مطبوعه دارالمامون للتراث دمشق)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ص۱۲۳ رقم الحدیث ۵۱۹۱مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (شرح السنه ج۶ص۱۷مطبوعه دارالکتب العلمیة

بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج۴ص۳۲مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج۴ص۳۲مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وروی مما ذکرہ المناوی فی شرح نظم السیرۃ العراقیۃ والزرقانی فی شرح المواھب ان المصطفی ﷺ لما بعث علیاً الی الیمن سنۃ عشر عقد لہ لوائہ وعممہ بیدہ عمامۃ ثلاثۃ اکوار وجعل لہ ذراعاً بین یدیہ وشبراً من ورائہ۔

(الدعامۃ لمعرفۃ احکام سنۃ العمامۃ ص۴۶۔۴۷مطبوعہ مکتبۃ العلم الاسلامی شام الطبعۃ الاولی ۱۴۲۳ھ)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا الحسن بن صالح عن جابر قال اخبرنی من رای علیا قد اعتم بعمامۃ سوداء قد ارخاھا من بین یدیہ ومن خلفہ۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا اس کے کنارے کو آگے اور پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۷۸رقم الحدیث۲۴۹۵۹مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (سبل الھدی والرشاد ج۷ص۲۷۸مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا شریک عن محمد بن قیس قال رایت ابن عمر معتماً قد ارخی یباء بین یدیہ ومن خلفہ ولا ادری ایھا اطول۔

ترجمہ: حضرت محمد بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عمامہ باندھتے ہوئے دیکھا اس کے کنارے کو آگے اور پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۸۰رقم الحدیث۲۴۹۸۱مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (سبل الھدی والرشاد ج۷ص۲۷۸مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی ابن سعد بسند ضعیف من طریق ابی اسد بن کریب عن أبیه قال رایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما یعتم فیرخی من عمامته شبراً بین کتفیه ومن بین یدیه۔(سبل الهدی والرشاد ج۷ص۲۷۸مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں۔

واخرج الطبرانی من حدیث عبداللہ بن بشر قال بعث رسول اللہ ﷺ علی بن ابی طالب علیه السلام الی خیبر فعممه بعمامة سوداء ثم ارسلها من ورائه او قال علی کتفه الیسری وحسنه السیوطی۔

ترجمه: عبداللہ بن بشر بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو سیاہ عمامہ باندھا اور پیچھے اور بائیں مونڈھے کی طرف سے لٹکایا۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن کہا ہے۔(نیل الاوطار ج۲ص۱۰۶ مطبوعه دارالجیل بیروت)

(۵) دو شملے چھوڑ کر سامنے لٹکانا

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا عبیدة عن هشام قال رایت ابن الزبیر معتما قد ارخی طرفی یباع بین یدیه۔

ترجمه: ہشام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور شملے آگے کی طرف لٹکائے ہوئے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبه ج۵ص۱۸۰رقم الحدیث ۲۴۹۷۷ مطبوعه مکتبة الرشد الریاض)

(۶) شملہ سامنے چھوڑ کر داڑھی کے نیچے لے جانا

مسئلہ تحنیک عمامے کو گردن سے گھما کر باندھنا یعنی عمامے کو ٹھوڑی کے نیچے گھما کر باندھنا یہ بھی مستحب ہے مگر اس مسئلہ میں ہمارے مطالعہ میں کوئی حدیث مبارکہ نہیں البتہ تابعین کرام رحمہم اللہ کے فعل سے یہ ثابت ہے اور یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا

مذہب ہے۔ مالکی اور حنبلی مذہب میں تحنیک کے بغیر عمامہ جسے اقتعاط کہتے ہیں (یعنی شملہ کو ٹھوڑی کے نیچے نہ گزارنا جیسے کہ آج کل عام علماء عمامہ باندھتے ہیں) مکروہ ہے لیکن احناف و شوافع کے نزدیک یہ مکروہ نہیں۔

مالکیوں اور حنبلیوں کے پاس چند آثار کے علاوہ اور کوئی دلیل نہیں اور ایک حدیث جو ہے:

ان النبی ﷺ امر بالتلحی و نھی عن الاقتعاط۔

ترجمہ: بے شک حضور ﷺ نے تلحی کا حکم دیا ہے اور اقتعاط سے منع فرمایا ہے۔

اس حدیث کی کوئی اصل نہیں

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل وسند نہیں۔

(تاج العروس)، (لسان العرب ج۷ ص۳۸۳ مطبوعہ دار صادر بیروت)

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

قلت قد یبحث فی قوله ینھی مخصوص بان النھی الخاص فیه موجود وھو ما تقدم عن ابی بکر الصولی من النبی ﷺ نھی عن الاقتعاط وھو ترك التلحی ھذا انما کرہ اصحاب غریب وھو یوردون فی کتبھم احادیث غریبة لاتوجد فی کتب المحدثین وھو یوقف لھا علی اسناد فلا یحتج بما انفردوا بذ کرہ ومما یوید ھذا ان الشیخ مرتضی فی شرح القاموس فی مادة قعط بعد ما فسر الاقتعاط قال ما نصه وقد نھی عنه فی الحدیث الذی رواہ ابو عبید القاسم بن سلام مرفوعاً قال الصاغانی ولم اظفر باسنادہ ولاباسم من رواہ من صحابی او تابعی ارسله فالنھی عنه اذا لیس بثابت۔

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ ان کے قول میں بحث ہو سکتی ہے کہ نہی مخصوص ہے کہ نہی کا خاص ہونا اس میں موجود ہے کہ ابو بکر الصولی کے حوالے سے گزرا کہ حضور ﷺ نے اقتعاط سے منع فرمایا اور مذکورہ تلحی کو اصحاب کا ترک کرنا غریب ہے۔ کہ انہوں نے اپنی کتب میں وہ غریب احادیث درج کر دی ہیں جن کا تذکرہ محدثین کی کتب میں نہیں ملتا اور موقوف اسناد پر ہوتا ہے

اور اس کو دلیل نہیں بنایا جائے گا جس میں وہ منفرد ہوں ذکر کرنے میں۔ اور یہی اس کی تائید کرتا ہے جو شیخ مرتضیٰ نے شرح قاموس میں (قعط) کے مادہ کے بیان کے دوران (الاقتعاط) کی وضاحت فرماتے ہوئے کہا اور جو نص وارد ہوئی اور منع فرمایا حدیث میں جس کو روایت فرمایا ابو عبداللہ القاسم بن سلام نے مرفوع الصاغانی نے کہا میں اس کی اسناد کو نہیں پاتا اور نہ ہی راوی کا نام کہ جس نے اسے روایت کیا اس سے جس نے صحابی سے روایت کیا یا تابعی سے ارسال کیا ہے بہر حال یہ نہی ثابت نہیں۔

(الدعامة لمعرفة احکام سنة العمامة ص ۱۷ مطبوعه مکتبة العلم الاسلامی شام الطبعة الاولی ۱۳۴۲ھ)

(تاج العروس ج ۵ ص ۲۱۰ مطبوعه دار صادر بیروت)

معلوم ہوا کہ یہ ثابت نہیں اور نہ اس کی کوئی سند ہے:

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الاسناد سلاح المومن فاذا لم یکن معه سلاح فبای شئ یقاتل۔

ترجمہ: سند مومن کا ہتھیار ہے جب کسی کے پاس اسلحہ نہ ہو بھلا وہ کیسے جنگ جیت سکتا ہے۔ (فتح المغیث ج ۳ ص ۵ مطبوعه المکتبة السلفیة المدینة المنورة)

امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الاسناد الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ماشاء ولکن اذا قبل له من حدثك بقی۔

ترجمہ: اسناد حدیث ہی دین ہے اگر اسناد نہ ہوتی تو پھر ہر کوئی جو چاہتا وہی کہہ دیتا لیکن جب اس سے سند کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ خاموش ہو جاتا ہے۔

(صحیح مسلم مقدمه ج ۱ ص ۱۵ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

البتہ بعض سیرت کی کتابوں میں اس کو سنت کہا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: سبل الهدی والرشاد ج ۷ ص ۲۸۰ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت۔

ان کے علاوہ جو آثار ہے وہ یہ ہیں:

اخبرنا ابوعبداللہ الحافظ اخبرنا ابوعبداللہ الصنعانی حدثنا اسحاق بن ابراهیم

اخبرنا عبدالرزاق عن معمر عن لیث عن طاوس قال فی الذی یلوی العمامة علی راسه ولا یجعلها تحت دقنه فان تلك عمه الشیطان۔

ترجمہ: طاؤس بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا اس شخص کے بارے میں جو اپنے سر پر عمامہ لپیٹتا ہے اور اس کو ٹھوڑی کے نیچے نہیں کرتا کہ یہ پگڑی باندھنے کی صورت شیطان کی ہے۔

(شعب الایمان للبیہقی ج۵ص۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)، (مصنف عبدالرزاق ج۱ص۸۰ رقم الحدیث ۹۹۷۸ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

حاشیہ......

یہ روایت سنداً بھی ضعیف ہے اس لئے کہ اس روایت کی سند میں لیث بن ابی مسلم ہے جو سخت ضعیف ہے:

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ روایت کرتے ہیں۔

لیث بن ابی سلیم ضعیف کوفی۔

(الضعفاء والمتروکمین للنسائی ص۹۰ برقم ۵۱۱ مطبوعہ داروعی حلب)

امام ابی الفرج عبدالرحمٰن علی بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں۔

ضعفه ابن عیینة والنسائی وقال احمد مضطرب الحدیث

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا شبابة عن سلیمان بن المغیرة قال رایت ابا نضرة یعتم بعمامة سوداء قد ارخها تحت عنقه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۸۰ رقم الحدیث ۲۴۹۸۳ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

محدث کبیر امام بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں۔

وسئل مالك عن الذی یعتم بالعمامة ولا یجعلها من تحت حقله فانکرها وقال ذلك من عمل النبط ولیست من عمة الناس الا ان تکون قصیرة لا تبلغ او یفعل ذلك فی بیته او فی مرضه فلا باس به۔

(عمدة القاری شرح صحیح البخاری ج۲۱ص۳۰۷ مطبوعہ بیروت)

حاشیہ......

ولکن قد حدث عنه الناس وقال السعدی یضعف حدیثه وقال ابو حاتم الرازی وابو زرعة لایشتغل به وهو مضطرب الحدیث وقال ابن حبان اختلط فی آخر عمره فکان یقلب الاسانید ویرفع المراسیل ویاتی عن الثقات بما لیس من حدیثهم ترکه یحیی القطان ویحیی بن معین وابن مهدی واحمد۔

ترجمہ: ابن عیینہ اور نسائی اس کی تضعیف کرتے ہیں اور احمد مضطرب الحدیث کہتے ہیں اور سعدی اس کی حدیث کی تضعیف کرتے ہیں اور ابو حاتم اور ابوزرعہ کہتے ہیں کہ اس کی حدیث پر مشغول نہیں ہونا چاہئے اور یہ مضطرب الحدیث ہے اور ابن حبان کہتے ہیں کہ اس کا حافظہ آخری عمر میں خراب ہوا تھا اور یہ احادیث میں

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سخت الفاظ مروی ہونے کی وجہ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے جو سخت الفاظ مروی ہیں اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ شملہ کے بارے میں جو احادیث مروی ہیں وہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تک نہیں پہنچی ہو اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں تابعین کرام رحمہم اللہ کا یہ عمل تھا اس لئے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے خلاف عمامہ باندھنے کو مکروہ کہا ہے۔

علامہ محمد بن راشد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وسئل عن العمامة اترخی بین الکتفین منها شیأ؟

حاشیہ......

ردوبدل کرتے تھے اور مراسیل کو مرفوع ذکر کرتے تھے اور ثقات سے ایسی حدیثیں ذکر کرتے کہ وہ ان کی نہیں تھیں اور اس کو یحیٰ قطان اور یحیٰ بن معین اور ابن مہدی اور احمد نے چھوڑا

ہے۔

(الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج ۳ ص ۲۹ برقم ۲۸۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

امام محمد بن سعد البصری متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

کان رجلا صالحا عابدا و کان ضعیفا فی الحدیث۔

ترجمہ: یہ نیک عابد تھے اور حدیث میں ضعیف تھے۔

(طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۳۴۹ مطبوعہ دار صادر بیروت)

وهل یسدل بین یدیه؟

فقال لم ار احداً ممن ادرکت وهو یرخی بین کتفیه منها شیئاً وهو یسدل بین یدیه وقد کنت البسها فاسدلها بین یدی وادخل الذی یکون من طیها خلفی احشوبه العمامة ولم اترکها الا منذ دم علینا ولاة بنی هاشم فترکناها خوفاً من خلافهم لانهم لایلبسونها وقد کان من قبلهم لایدعونها حتی ان الامام لیخطب بها فی کل جمعة فی الشتاء والصیف وهیَ لَباس العرب لیست تلبسها الاعاجم وقد رایت ربیعة وابن هرمز یعتمان ولم یکن واحد منهما یرخی بین کتفیه منها شیئا ورایتهما یسدلانها بین ایدیهما ولست اکره ارخاء ها من خلفه لانه حرام ولکن هذا اجمل ولم ار احداً ممن ادرکت یرخی بین کتفیه منها شیئا الا عامر بن عبدالله بن الزبیر فانی رایته یرخی بین کتفیه من عمامته وقد بلغنی ان رسول الله ﷺ حین انصرف من الخندق وضع عنه السلاح ولا ادری اغتسل ام لا فاتاه جبریل فقال یا محمد اتضعون اللامة قبل ان تخرجوا الی قریظة فصاح رسول الله ﷺ فی الناس ان لا یصلی احد الا فی بنی قریظة وذلك صلاة العصر فصلی بعض الناس بعد فوات الوقت ولم یصل بعضهم حتی لحقوا بنی قریظة اتباعا لقول رسول الله ﷺ فرای یومئذ جبریل فی صورة دحیة معتما قد ارسلهابین کتفیه۔

قال مالك وقال ربیعة انی لاجد العمة تزید العقل فانتهوه وزجره واشتد علیه وقال تدع العمة!

قال محمد بن راشد قد روی عن النبی ﷺ من روایة عبیدالله بن عمر عن نافع

عن ابن عمر ﷺ انه كان اذا اعتم يسدل عمامته بين كتفيه۔ قال عبيدالله و رايت القاسم وسالماً يفعلان ذلك فلاوجه لكراهة ذلك الا ما ذكره مالك من ان ذلك اجمل۔ وقول ربيعة انی لاحد العمة تزيد فی العقل ليس علی ظاهره بانها تزيد فی العقل حقيقة والمعنی فی ذلك ان لابسها يسلك من اجل لباسه اياها مسلك العقلاء وذلك انها لما كانت من هيئة العلاء والخيار واهل السمت والوقار فالتزم من ذلك فرق ما كان يلتزمه قبل۔

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے شملہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ کندھوں کے درمیان چھوڑا جائے یا سامنے چھوڑا جائے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے جس کو بھی پایا ہے ان میں سے کوئی بھی شملہ کندھوں کے درمیان نہیں لٹکاتا تھا بلکہ شملہ سامنے لٹکاتا تھا میں بھی عمامہ پہنتا ہوں تو شملہ سامنے لٹکاتا ہوں اور عمامہ کے ایک کنارہ کو پیچھے کے حصہ میں داخل کر کے عمامہ کو پھیر دیتا ہوں...... میں نے ربیعہ اور ابن ہرمز کو بھی دیکھا ہے وہ دونوں بھی شملہ کو دونوں کندھوں کے درمیان نہیں لٹکاتے تھے بلکہ سامنے لٹکاتے تھے اور میں جو کندھوں کے درمیان شملہ لٹکانے کو اچھا نہیں سمجھتا تو یہ اس وجہ سے نہیں کہ اس طرح کرنا حرام ہے لیکن وجہ یہ ہے کہ خوبصورت یہ ہے کہ سامنے لٹکا کر ٹھوڑی کے نیچے لے جایا جائے میں نے صرف عامر بن عبداللہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہم کو دیکھا ہے جو کندھوں کے درمیان شملہ لٹکاتے تھے اور صرف مجھے حضور ﷺ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ اغزوہ خندق سے لوٹے ہتھیار رکھے غسل کیا یا نہیں یہ معلوم نہیں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اس موقع پر حضرت جبریل علیہ السلام نے عمامہ کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

اس کے بعد امام محمد بن راشد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ عمامہ کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سالم ؓ کا بھی معمول یہ تھا تو اس کے بعد کراہت کی کوئی اور وجہ نہیں سوائے اس کے جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کی ہے کہ

خوبصورت دوسرا طریقہ ہے۔

(البیان والتحصیل لابن راشد القرطبی فی هیئة العمامة ج۱۸ص۴۴۶ مطبوعه دارالغرب الاسلامی بیروت)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان کے پاس عمامہ کے شملہ کے بارے میں وہ روایات نہیں پہنچی ہیں جن میں تحنیک کے بغیر عمامہ باندھنے کا ذکر ہے اور تحنیک تو تحنیک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو یہ احادیث بھی نہیں پہنچی جن میں کندھوں کے درمیان شملہ لٹکانے کا ذکر ہے حالانکہ احادیث میں دونوں کندھوں کے درمیان شملہ لٹکانے کے بارے میں سب سے زیادہ اور صحیح احادیث مروی ہے۔ صرف حضرت جبریل علیہ السلام اور ایک تابعی عامر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق روایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی ہے لہٰذا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانے کے تابعین کے عمل کی بنا پر تحنیک کو مستحب قرار دیا ہے۔ اس لئے ان ہی تک محدود رہے گا۔ اب ہم وہ دلائل ذکر کرتے ہیں جس میں بغیر تحنیک کے عمامہ کا ذکر ہیں:

بغیر تحنیک کے عمامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارک ہے

بغیر تحنیک کے آج کل جس طریقہ پر عمامہ باندھنا مشہور ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبریل علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت مبارکہ ہے اور یہی طریقہ صحیح احادیث و آثار صحابہ سے ثابت ہے۔

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا علی بن حکیم الاودی اخبرنا شریك عن عمار الدهنی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبدالله ان النبی ﷺ دخل یوم فتح مکة وعلیه عمامة سوداء۔

ترجمہ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں اس طرح داخل ہوئے کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

(صحیح مسلم باب جواز دخول مکة بغیر احرام ج۲ص۹۹۰رقم الحدیث ۱۳۵۸مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

یہ مشہور اور صحیح حدیث ہے اس حدیث مبارکہ میں جو عمامہ کا ذکر ہے وہ بغیر تحنیک کے عمامہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

امام محمد بن اسحاق بن العباس الفاکھی متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنی احمد بن عبید عن عاصم بن مضرس الانصاری قال اخبرنی ابوبکر عمرو الضبی عن المغیرة عن ابرھیم قال کان النبی ﷺ یوم فتح مکة معتجرا بعمامة سوداء۔

(اخبار مکة فی قدیم الدھر وحدیثه ذکر ما کان یلبس النبی ﷺ علی رأسه حین دخل مکة ج۵ص ۲۱۵-۲۱۶رقم الحدیث ۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵مطبوعہ دار خضر بیروت)

جبریل علیہ السلام کا بغیر تحنیک کا عمامہ

امام محمد بن حبان بن احمد ابوحاتم التمیمی متوفی ۳۵۴ھ لکھتے ہیں۔

قال ﷺ بشر یا ابابکر ھذا جبریل متعجر بعمامة۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا خوشخبری ہوا ے ابوبکر! رضی اللہ عنہ یہ جبریل علیہ السلام ہے جو بغیر تحنیک کے عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔ (الثقات ج۱ص۱۶۸ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

حافظ ابوعمر وابن عبدالبر مالکی متوفی ۴۶۳ھ روایت کرتے ہیں۔

قال وبلغنی ان جبریل علیہ السلام نزل فی جنازته معتجراً بعمامة من استبرق۔

(الاستیعاب ذکر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ج۲ص۶۰۴برقم ۹۵۸مطبوعہ دارالجیل بیروت)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ بشر یا ابا بکر ھذا جبریل معتجر بعمامة صفراء۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا خوشخبری ہوا ے ابوبکر! رضی اللہ عنہ یہ جبریل علیہ السلام ہے جو بغیر تحنیک کے زرد رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔

(البدایة والنھایة غزوة بدر العظمی ج۳ص۲۸۰وص۲۸۴مطبوعہ مکتبة المعارف بیروت)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا بغیر تحنیک کا عمامہ

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

عن حمزة بن عبدالله قال كان على الزبير يوم بدر عمامة صفراء معتجرا بها وكانت على الملائكة يومئذ عمائم بنو۔

ترجمہ: حمزہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن زبیر رضی اللہ عنہ کے سر پر بغیر تحنیک کے زرد رنگ کا عمامہ تھا جس کو وہ پہنے ہوئے تھے اس روز ملائکہ کے سروں پر بھی زرد عمامے تھے۔(طبقات ابن سعد ج۳ص۱۰۳ مطبوعہ دار صادر بیروت)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبكر قال حدثنا وكيع عن هشام بن عروة عن رجل من ولد الزبير يقال له عباد بن حمزة ان الزبير بن العوام كانت عليه عمامة صفراء معتجرا بها فنزلت الملائكة وعليهم عمائم بنو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۶۰ رقم الحدیث ۲۴۷۵۳ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

امام ابوعثمان سعید بن منصور الخراسانی متوفی ۲۲۷ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا سعيد قال نا عبدالله بن المبارك عن هشام بن عروة عن عباد بن حمزة بن الزبير قال كان على الزبير يوم بدر ريطة صفراء قد اعتجر بها ونزلت الملائكة وعليهم عمائم بنو۔

(كتاب السنن باب ما جاء فی الالوية والعمايم ج۲ص۲۳۶ رقم الحديث ۲۵۳۰ مطبوعہ الدار السلفية الهند)

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابويزيد القراطيسى ثنا اسد بن موسى ثنا حماد بن سلمة عن هشام بن عروة قال ثم نزل جبريل يوم بدر على سيماء الزبير بن العوام وهو معتجر بعمامة صفراء۔

(المعجم الكبير للطبرانی ج۱ص۱۲۰ رقم الحديث ۲۳۰ مطبوعہ مکتبة العلوم والحکم الموصل)

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

عن هشام عن ابیہ قال کانت علی الزبیر عمامة صفراء معتجرابها یوم بدر فقال النبی ﷺ ان الملائکة نزلت علی سیماء الزبیر۔

(الاصابة فی تمیز الصحابة زبیر بن عوام ؓ ج ۲ ص ۵۵۵ برقم ۲۷۹۱ مطبوعه دار الجیل بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی ابن ابی شیبة وابن جریر وابن مردویه عن عبداللہ بن الزبیر ان الزبیر کان علیه یوم بدر عمامة صفراء معتجراً بها فنزلت الملائکة علیهم عمائم صفر۔

(سبل الهدی والرشاد ذکر سیماء الملائکة یوم بدر ج ۴ ص ۴۳ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۶۶ھ لکھتے ہیں۔

وما جاء کان علی الزبیر ؓ ببدر عمامة صفراء معتجرا بها فقال ابی عبداللہ یعنی الزبیر لجواز ان یکون اکثرهم کان بعمائم ثم صفر۔

(انسان العیون فی سیرة الامین المامون المعروفة بالسیرة الحلبیه باب غزوة بدر الکبری ج ۲ ص ۴۲۵ مطبوعه دار المعرفة بیروت)

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۶۶ھ لکھتے ہیں۔

اتی جبریل علیہ السلام النبی ﷺ معتجرا بعمامة ای سوداء من استبرق وهو نوع من الدیباج مرخیا منها بین کتفیه وفی روایة علیه لامته ولا معارضة لانه یجوز ان یکون الاعتجار بالعمامة علی تلك اللامة وهو علی بغلة ای شهباء علیها قطیفة وهی کساء له وبر من دیباج ای احمر۔

(انسان العیون فی سیرة الامین المامون المعروفة بالسیرة الحلبیه باب غزوة بنی قریظة ج ۲ ص ۶۵۷ ـ ۶۵۸ مطبوعه دار المعرفة بیروت)

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

فالنهی عنه (الاقتعاط) لیس بثابت سیما وقد تقدم عن السیوطی انه علیہ السلام لبس العمامة بالعذبة وبغیرها بالتحنیك وبغیره وعنه ایضا نقلاً عن البارزی فی توثیق عری الایمان انه علیه الصلاة والسلام کان یعتم بالعمائم الحرقانیة والسود فی

اسفارہ ویعتجر اعتجار الحروب والاعتجار ھو ترک التلحی وفی السیرۃ الحلبیۃ فی الکلام علی غزوۃ بدر الکبری انہ جاء انہ کان علی سیدنا الزبیر ﷺ ببدر عمامۃ صفراء معتجراً بھا فقال النبی ﷺ نزلت الملائکۃ علی بسیماء ابی عبداللہ یعنی الزبیر وفی شرح القاموس للشیخ مرتضی فی مادۃ عجر بعد ما فسر الاعتجار بانہ لی الثوبی علی الراس من غیر ادارۃ تحت الحنک او تقول ھو لف العمامۃ دون التلحی ما نصہ وروی عن النبی ﷺ انہ دخل مکۃ یوم الفتح معتجراً بعمامۃ سوداء المعنی انہ لفھا علی راسہ ولم یلتح بھا۔

(الدعامۃ لمعرفۃ احکام سنۃ العمامۃ ص۷۱-۷۲ مطبوعہ مکتبۃ العلم الاسلامی شام الطبعۃ الاولی ۱۳۴۲ھ)

ان احادیث وآثار صحابہ سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو معتجر عمامہ باندھے ہوئے تھے اور جبریل علیہ السلام اور اسی طرح زبیر رضی اللہ عنہ جنگ بدر کے دن معتجر عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ اعتجار کے کئی معنی ہیں اور وہ مسئلہ اعتجار میں آگے انشاءاللہ تعالیٰ بیان کئے جائے گے۔ یہاں اعتجار سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ جبریل علیہ السلام اور زبیر رضی اللہ عنہ نے بغیر تحنیک کے عمامہ باندھا ہے جو آج کل عام علماء اور عوام باندھتے ہیں اس لئے یہاں اعتجار کا یہی معنی ہے۔

امام محمد بن مکرم بن منظور الافریقی مصری متوفی ۶۳۰ھ لکھتے ہیں۔

الاعتجار وھو الی الثوب علی الراس من غیر ادارۃ تحت الحنک۔

ترجمہ: یعنی کپڑے کو سر پر اس طرح لپیٹنا کہ ٹھوڑی کے نیچے سے اس کا کوئی بل نہ گزرے اعتجار کہلاتا ہے۔ (لسان العرب ج۴ ص۵۴۴ مطبوعہ دار صادر بیروت)

یہی امام محمد بن مکرم بن منظور الافریقی مصری متوفی ۶۳۰ھ لکھتے ہیں۔

الاعتجار لف العمامۃ دون التلحی وروی عن النبی انہ دخل مکۃ یوم الفتح معتجرا بعمامۃ سوداء المعنی انہ لفھا علی راسہ ولم یتلح بھا۔

ترجمہ: عمامہ کو سر پر اس طرح لپیٹنا کہ اس کا کوئی بل ٹھوڑی کے نیچے سے نہ گزرے۔

(لسان العرب ج۴ ص۵۴۴ مطبوعہ دار صادر بیروت)

نیز لکھتے ہیں۔

الاعتجار بالعمامة هو ان يلفها علی راسه ويرد طرفها علی وجهه ولا يعمل منها شينا تحت ذقنه۔

ترجمہ: یعنی اعتجار بالعمامۃ یہ ہے کہ آدمی عمامہ کو سر پر لپیٹ لے اور اس کے کنارہ کو چہرہ پر ڈال لے اور ٹھوڑی کے نیچے سے اس کا کوئی حصہ یا بل نہ گزارے۔

(لسان العرب ج ۴ ص ۵۴۴ مطبوعہ دار صادر بیروت)

حضور ﷺ، جبریل علیہ السلام اور زبیر رضی اللہ عنہ کا جو احادیث میں عمامہ باندھنے کا ذکر ہے۔ ان سے معلوم ہوا کہ عمامہ اس طرح باندھنا کہ ایک بل بھی ٹھوڑی کے نیچے سے نہ گزرے جیسے کہ ہم باندھتے ہیں یہ نہ مکروہ ہے نہ شیطان کا طریقہ ہے اور نہ یہ قوم لوط کا عمامہ ہے۔ بلکہ حضور ﷺ جبریل علیہ السلام اور زبیر رضی اللہ عنہ کی سنت مبارک اور مستحب ہے۔

مهاجرین اولین کی سنت مبارک

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا جرير بن حازم عن يعلی بن حكيم عن سليمان بن ابی عبدالله قال ادركت المهاجرين الاولين يعتمون بعمائم كرابيس سود وبيض وحمر وخضر وصفر يضع احدهما يباع علی راسه ويضع القلنسوة فوقها ثم يدير يباع هكذا يعنی علی كوره لا يخرجها من تحت ذقنه۔

ترجمہ: حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے ان میں سے کوئی عمامہ اپنے سر پر رکھتا اور اس کے اوپر ٹوپی رکھتا ٹوپی کے گرد اس طرح عمامہ کو لپیٹ دیتے تھے۔ اور ٹھوڑی کے نیچے سے نہیں گھماتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۲۴۹۸۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام اسحاق بن ابراہیم راھویہ متوفی ۲۳۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا وهب بن جرير حدثني ابی عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبدالله قال ثم ادرکت المهاجرین یعتمون بعمائم کرابیس حمر و سود وخضر وصفر یضع احدهم طرف یباع علی راسه ثم یضع القلنسوة علیها ثم یدیرونها علی رؤوسهم ولا یدخلونها تحت اذقانهم قال اسحاق قال النضر وذکر حدیث الزبیر انه کان معمما یوم بدر بعمامة صفراء فنزلت الملائکة وعلیهم عمائم بنو قال النضر لا یعرف الاعتجاز الا ان یلف بها علی راسه ولا یدخلها تحت ذقنه۔

ترجمہ: امام نضر فرماتے ہیں اعتجار اس کو کہتے ہیں کہ عمامہ باندھ کر ٹھوڑی کے نیچے پیچ نہ لائے۔

(مسند اسحاق بن راھویہ ج ۳ ص ۸۸۲۔۸۸۳ رقم الحدیث ۱۵۵۶ مطبوعہ مکتبۃ الایمان المدینۃ المنورۃ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہاجرین اولین عمامہ اس طرح باندھتے تھے کہ گردن کے نیچے سے بل نہیں گھماتے تھے یہاں سے معلوم ہوا کہ عمامہ اس طرح باندھنا کے ایک بل نیچے سے نہ گزرے جیسے کہ ہم باندھتے ہیں یہ نہ مکروہ ہے نہ ناجائز ہے بلکہ مہاجرین اولین کی سنت مبارک ہے اور مہاجرین اولین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، وغیرہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں اور یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آج کل جس طرح ہم عمامہ شریف باندھتے ہیں یہ طریقہ خلفاء راشدین کا طریقہ ہے۔

خلفاء راشدین کی سنت

جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

عن عرباض بن ساریة ...... فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدین عضوا علیها بالنواجذ و ایاکم والامور المحدثات فان کل بدعة ضلالة۔

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں ہے...... پس تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین المھدین کی سنت کو پکڑ لینا لازم ہے اور ان کے طریقہ کو مضبوطی کے

ساتھ دانتوں سے پکڑ لینا اور بدعات سے بچنا کیونکہ ہر بدعت (سیئہ) گمراہی ہے۔

(سنن ابن ماجه ج۱ص۱۵_۱۶رقم الحديث ۴۲_۴۳مطبوعه دارالفكر بيروت)،(جامع الترمذی جلد ۲ص۹۲مطبوعه مكتبه اكرميه پشاور)، (سنن ابی داؤد ج۴ص۲۰۰برقم ۴۶۰۷مطبوعه دار الفكر بيروت)،(غاية الاحكام فی احاديث الاحكام امام محب الدين طبری ج۱ص۲۵۳رقم الحديث ۴۶۷ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (مسند احمد جلد ۴صفحه ۱۲۶_۱۲۷ برقم ۱۷۲۷۵_۱۷۲۷۶مطبوعه مؤسسة قرطبة مصر)،(مسند الا مام الطحاوی ج۶ص۶۲ارقم الحديث ۵۵۳۵ مطبوعه مكتبة الحرمين للنشر والتوزيع دبنی)، (سنن الكبري بيهقی جلد ۱۰ص۱۱۴مطبوعه دارالباز مكة المكرمة)، (شعب الايمان جلد۶ص۶۷رقم الحديث ۷۵۱۵_۷۵۱۶مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت)،(جامع المسانيد والسنن ابن كثير ج۹ص۲۳۰۵تا۲۳۰۷رقم الحديث ۶۴۷۴_۶۴۷۵_۶۴۷۷مطبوعه دار الفكربيروت)،(كتاب الاعتقاد والهداية الی سبيل الرشاد امام بيهقی ص۲۲۹مطبوعه دارالآفاق الجديدة بيروت)،(دلائل النبوة امام بيهقی ج ۶ ص۵۴۱مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت)، (شرح السنة امام بغوی ج۱ص۱۸۱رقم الحديث۱۰۲مطبوعه دارالكتب العلميه بيرروت)،(السنة لمحمد بن نصر المروزی ص۲۶_۲۷رقم الحديث۶۹مطبوعه موسسة الكتب الثقافية بيروت)، (صحيح ابن حبان جلد۱ص۱۷۸_۱۷۹رقم الحديث۵مطبوعه موسسة الرسالة بيروت)،(تاريخ دمشق الكبيرامام ابن عساكر ج۲۱جز۴۲ ص۱۴۷_۱۴۸رقم الحديث ۸۷۱۰_۸۷۱۱_۸۷۱۲مطبوعه داراحياء التراث العربی بيروت)، (المسند المستخرج علی صحيح الامام مسلم امام ابو نعيم جلد۱ص۳۵تا۳۷رقم الحديث ۱تا۴مطبوعه دارالكتب العلميه بيرروت)، (حلية الاولياء جلد۵ص۲۲۰مطبوعه دارالكتاب العربی بيروت)، (سنن دارمی جلد۱ص۵۷رقم الحديث۹۵مطبوعہ دارالكتاب العربی بيروت)، (مسند الشاميين امام طبرانی جلد۱ص۲۵۴رقم الحديث۴۳۷مطبوعه موسسة الرسالة بيروت)، (المعجم الكبيرامام طبرانی جلد۱۸ ص۲۵۷رقم الحديث۶۴۲مطبوعه مكتبة العلوم والحكم الموصل)،(وابن ابی عاصم فی ا لسنة جلد۱ ص۲۹_۳۰رقم الحديث ۵۴تا۵۹مطبوعه المكتب الاسلامی بيروت)،(سير اعلام النبلا ج۴ص۵۰۰ مطبوعه دارالفكربيروت)،(السنن الواردة فی الفتن جلد ۲ص۳۷۵رقم الحديث۱۲۴ مطبوعه دارالعاصمة الرياض)، (اعتقاد اهل السنة والجماعة ج۱ص۲۲مطبوعه دارطيبة الرياض)،(الفتح الكبيرفی ضم الزيادة الی الجامع الصغير للنبهانی ج۱ص۲۵۷ رقم الحديث۴۷۷۹مطبوعه دارالفكربيروت)،(الموضوعات الكبری ص۲۱۰ برقم ۸۲۹مطبوعه قديمی كتب خانه كراچی)

تحنیک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مکروہ ہے

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا ابو اسامة عن سفیان عن معمر عن ابن طاوس عن اسامة کان یکرہ ان یعتم ان یجعل تحت لحیته وحلقه من یباع۔

ترجمہ: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ عمامہ باندھتے تو اس صورت کو مکروہ سمجھتے تھے کہ داڑھی اور حلق کے نیچے اس کو کریں۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۸۱رقم الحدیث ۲۴۹۸۹مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

احناف و شوافع کے نزدیک تحنیک سنت نہیں

الموسوعة الفقهية

الموسوعۃ الفقہیۃ میں ہے:

ولا یسن تحنیك العمامة عند الحنفية والشافعية وتسن العذبة لا غیر۔

ترجمہ: احناف وشوافع کے نزدیک تحنیک سنت نہیں سنت صرف شملہ لٹکانا ہے۔

(الموسوعة الفقهية ج۱۰ص۲۷۷)

جمع الوسائل للمناوی

علامہ عبدالرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں۔

ولا یسن تحنیك العمامة عند الشافعية۔

ترجمہ: شوافع کے نزدیک عمامہ میں تحنیک سنت نہیں۔

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل وبهامش شرح الشمائل للمناوی ج۱ص۲۰۹مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان)

شیخ جمل رحمۃ اللہ علیہ

امام الشیخ سلیمان بن عمر شافعی المعروف بالجمل متوفی ۱۲۰۴ھ لکھتے ہیں۔

لایسن تحنیك العمامة عند الشافعية۔

ترجمہ: شوافع کے نزدیک عمامہ میں تحنیک سنت نہیں۔

(المواهب المحمدية الشمائل الترمذية ج اص۲۹۹ مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت)

علامہ بیجوری رحمۃ اللہ علیہ

امام الشیخ ابراہیم البیجوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

لایسن تحنیك العمامة عند الشافعية۔

ترجمہ: شوافع کے نزدیک عمامہ میں تحنیک سنت نہیں۔

(المواهب اللدنية على الشمائل المحمدية للبيجوري ص۹۹ فاروقی کتب خانه ملتان)

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ بغیر تحنیک کے عمامہ جائز اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے آخر میں چند اور احادیث ملاحظہ فرمائیں جن میں شملہ کا ذکر ہے مگر تحنیک کا ذکر نہیں اور یہ احادیث پہلے اپنے مواضع میں بیان ہو چکی ہیں یہاں پر مختصر حاضر ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو سوتی سیاہ عمامہ پہنایا اور سامنے کا حصہ اس طرح لٹکتا چھوڑ دیا۔

قال يدير كور العمامة على رأسه ويغرزها ومن ورائه ويرخي له ذوابه بين كتفيه۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمامے کے پیچ اپنے سر پر باندھتے تھے۔

قال كاني انظر الى رسول الله ﷺ على المنبر وعليه عمامة سوداء قد ارخى طرفيها بين كتفيه ولم يقل ابوبكر على المنبر۔

ترجمہ: جعفر بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میری نظروں کے سامنے اب بھی یہ منظر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ عمامہ باندھے منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا شملہ دو کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

عن حسن بن علي قال رايت النبي ﷺ على المنبر وعليه عمامة سوداء قد ارخى طرفها

بین کتفیہ۔

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا اس کے کنارے کو آپ نے دونوں شانوں کے درمیان لٹکایا تھا۔

ثم نقضها فعممه بعمامة بيضاء وارسل من خلفه اربع اصابع او نحوها ثم قال هكذا يا بن عوف فاعتم فانه اعرب واحسن الخ۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے ان کو اپنے قریب کیا ان کا عمامہ کھولا اور سفید رنگ کا عمامہ باندھا اور پیچھے چار انگل یا اس کے قریب لٹکایا اور فرمایا ابن عوف رضی اللہ عنہ اس طرح عمامہ باندھا کرو یہ واضح اور بہتر ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ تحنیک واجب نہیں اگر واجب ہوئی تو ان احادیث میں تحنیک کا ذکر ہوتا جس سے ثابت ہوا کہ بغیر تحنیک کے عمامہ باندھنا حضور ﷺ کی سنت اور صحیح احادیث پر عمل کرنا ہے۔

☆............☆

شملہ میں اسبال کا مسئلہ

شملہ کی کم از کم مقدار چار انگشت ہے اور عموماً ایک ہاتھ ہوتا ہے نصف پشت سے زیادہ لمبا رکھنا اسبال میں شامل ہے۔

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا هناد بن السرى ثنا حسين الجعفى عن عبدالعزيز بن ابى رواد عن سالم بن عبدالله عن ابيه عن النبى ﷺ قال الاسبال فى الازار والقميص والعمامة من جر منها شيئا خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة۔

ترجمہ: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"ازار قمیص اور عمامہ کا لٹکانا جس نے ان میں سے کوئی چیز ازراہِ تکبر لٹکائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نگاہ لطف و کرم نہیں فرمائے گا"۔

(سنن ابى داؤد كتاب اللباس باب فى قدر موضع الازار ج ۴ ص ۶۰ رقم الحديث ۴۰۹۴ مطبوعه دارالفكر بيروت)، (سنن النسائى ج ۸ ص ۲۰۸ رقم الحديث ۵۳۳۴ مطبوعه مكتب المطبوعات الاسلامية حلب)، (نيل الاوطار ج ۲ ص ۱۱۴ مطبوعه دارالجيل بيروت)، (غاية الاحكام فى احاديث الاحكام ج ۳ ص ۱۳۳ رقم الحديث ۵۲۳۰ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت)، (سنن ابن ماجه ج ۲ ص ۱۱۸۱ رقم الحديث ۳۵۶۹

مطبوعه دارالفکر بیروت)، (مسند احمد ج۲ص۶۷ رقم الحدیث۵۳۵۱مطبوعه موسسة قرطبة مصر)

علامه عبد الرؤف مناوی شافعی رحمة الله علیه کا قول

علامہ عبدالرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں۔

قال الحافظ زین الدین العراقی رحمه الله تعالی وقد ورد فی حدیث رواه ابوداود النهی عن اسبال العمامة والتوعید علیه قال والظاهر ان المراد منه المبالغة فی تطویلها بحیث تخرج عن العادة لا جرها علی الارض فانه غیر معتاد والاسبال فی کل شئ بجنسه۔(جمع الوسائل فی شرح الشمائل وبهامش شرح الشمائل للمناوی ج۱ص۲۰۳مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان)

شیخ عبد الحق رحمة الله علیه کا قول

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں۔

واسبال در عمامة بارسال عذبة زیادت بر عادت عدداً و طولاً وغایت آن تا نصف ظهرست وزیاده بران بدعت و داخل اسبال محرم۔

ترجمہ :عمامہ کا شملہ عادت کے طور پر عدد اور لمبائی پر ہو جو آدھی کمر ہے اس سے زیادہ بدعت اور لٹکانا حرام میں داخل ہے۔(اشعته اللمعات فارسی ج۳ص۵۷۵مطبوعه مکتبه حقانیه پشاور)

امام شعرانی رحمة الله علیه کا قول

امام عبدالوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ لکھتے ہیں۔

و کان ﷺ ینهی عن الاسبال فی العمامة وهو اطالة العذبة۔

ترجمہ:حضور ﷺ عمامہ میں عمامہ کے اسبال سے منع فرماتے یعنی لمبا شملہ ممنوع ہے۔

(کشف الغمة عن جمیع الامة ج۱ص۱۹۹مطبوعه دارالفکر العربی بیروت)

غیر مقلد شوکانی کا قول

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں۔

قال ابن بطال واسبال یباع المراد به ارسال العذبة زائدا علی ما جرت به العادة انتهی۔

ترجمہ :ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمامہ میں اسبال سے مراد شملہ لٹکانا ہے عادت سے زیادہ۔(نیل الاوطار ج۲ص۱۱۴مطبوعه دارالجیل بیروت)

چھٹا باب

عمامہ کے رنگوں کی تحقیق

سفید، سیاہ، سبز رنگ کا عمامہ پہننا مستحب ہے۔ گہرا سرخ اور زرد رنگ کے عمامہ میں اختلاف ہے اور ہماری تحقیق کے مطابق سرخ اور زرد رنگ کا عمامہ پہننا بھی جائز وسنت ہے اس کے علاوہ ہر رنگ کا عمامہ پہننا مباح ہے۔

سیاہ رنگ کا عمامہ شریف

ہمارے مطالعہ میں عمامہ شریف کی جتنی روایات ہیں ان میں سب سے زیادہ اور صحیح احادیث سیاہ عمامہ شریف کی ہے احادیث مبارکہ میں سیاہ عمامہ شریف پر صحیح اور سب سے زیادہ روایات وارد ہیں۔ بعض لوگ سیاہ لباس اور سیاہ عمامہ کو بری نظر سے دیکھتے ہیں لیکن یہ جہالت کے سوا کچھ نہیں۔ سیاہ لباس پہننا سنت ہے اور امام المسلمین امام اعظم رضی اللہ عنہ نے تو اس کو مسلمان کی علامت میں شمار کیا ہے:

سیاہ لباس مسلمان کی علامت ہے

امام محمد بن حسن شیبانی متوفی ۱۸۹ھ لکھتے ہیں۔

وقال ابوحنیفة لو ان قوما من المسلمین وجدوا موتی فیھم کافر او کافران لا یعرف الکافر من المسلم غسلوا و کفنوا وصلی علیھم ونوی المصلون بالصلاۃ والدعاء المسلمین منھم دون الکافرین وصلی علیھم جماعة وان کانوا کفارا فیھم المسلم والمسلمان لم یصل علی احد منھم ویغسلون ویکفنون ویدفنون ولا یصلی علی احد منھم و کذلك قول ابی یوسف وقول محمد ویدفنون فی قول محمد فی مقابر المشرکین فاما الاولون الذین اکثرھم المسلمون فانھم یدفنون فی مقابر المسلمین وان کانوا نصفین من الکافرین والمسلمین لم یصل علی احد منھم حتی یکون الاکثر من المسلمین وھذا ایضا یدلك علی الوجه الاول فان کان باحدھما علامة من علامات المسلمین او کان باحدھما علامة من علامات

المشرکین ومن علامات المسلمین الختان والخضاب ولبس السواد بما یعرف به المسلم من الکافر۔

(کتاب الاصل المعروف بالمبسوط کتاب التحری ج ۳ص۲۲۔۲۳مطبوعہ ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

علامہ استاد الفقیہ ابو الوفاء افغانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

استاذ الفقیہ علامہ ابوالوفاء افغانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔

الختان والخضاب ولبس السواد ونحو ذلك فمن كان علیهم علامة المسلمین۔

ترجمہ: ختنہ خضاب اور سیاہ کپڑے پہننا وغیرہ جن پر یہ ہو تو یہ مسلمان کی علامت ہے۔

(کتاب الاصل المعروف بالمبسوط کتاب التحری ج ۳ص۲۲مطبوعہ ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

نیز لکھتے ہیں۔

ومن العلامة للمسلمین الختان والخضاب ولبس السواد۔ ثم شرح الختان والخضب والسواد۔

(کتاب الاصل المعروف بالمبسوط کتاب التحری ج ۳ص ۲۳ مطبوعہ ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں۔

العلامة للمسلمین الختان والخضاب ولبس السواد......

(المبسوط للسرخسی کتاب التحری ج ۱۰ص۱۹۹مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت وفی نسخۃ ج ۵جز۱۰ص ۲۰۵۔۲۰۶مطبوعہ مکتبۃ الغفاریہ کوئٹہ)

امام برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام برہان الدین متوفی ۶۱۶ھ لکھتے ہیں۔

ذکر محمد رحمه الله فی السیر فی باب العمائم حدیثاً یدل علی ان لبس السواد مستحب۔

ترجمہ :امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سیر الکبیر باب العمائم میں حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ سیاہ لباس کے مستحب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

(المحیط البرہانی کتاب الاستحسان والکراہیة الفصل العاشر فی اللبس ما یکرہ من ذلك وما لا یکرہ ج ۶ جز ۱۱ ص ۴۷ مطبوعہ مطبوعہ المکتبة الغفاریة کانسی روڈ کوئٹہ)

امام ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ۷۴۳ھ اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں۔

قال رحمه الله ویسن لبس السواد وارسال ذنب العمامة بین الکتفین الی وسط الظهر۔

لان محمد رحمه الله ذکر فی السیر الکبیر فی باب الغنائم حدثنا یدل علی ان لا لبس السواد مستحب۔

ترجمہ :سیاہ لباس اور آدھی کمر تک شملہ لٹکانا مستحب ہے کیونکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سیر الکبیر میں فرمایا کہ سیاہ لباس مستحب ہے۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مسائل شتیٰ ج ۶ ص ۲۲۸ـ۲۲۹ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)،

(البحر الرائق ج ۸ ص ۴۸۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

فتاویٰ عالمگیری

ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں۔

ندب لبس السواد وارسال ذنب العمامة بین الکتفین الی وسط الظهر کذا فی الکنز۔

ترجمہ :سیاہ کپڑے مستحب ہے اور عمامہ کا شملہ کاندھوں کے درمیان آدھی کمر تک مستحب ہے۔جیسا کہ کنز میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری کتاب الکراهیة باب اللبس ما یکرہ من ذلك الباب التاسع فی اللبس ما یکرہ من ذلك وما لا یکرہ ج۵ص۴۰۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ سیاہ لباس پہننا مستحب ہے لیکن جس جگہ اس کے متعلق شیعہ ہونے کی بدگمانی کی جائے گی تو اس جگہ سیاہ لباس پہننے سے اجتناب کرنا چاہئے۔اور شیعوں کا ان دلائل سے استدلال بالکل بیکار ہیں اس لئے یہ اہل سنت و جماعت کی کتب ہیں جو شیعوں کے نزدیک معتبر نہیں اور شیعوں کی اپنی کتب میں سیاہ لباس کو پہننے سے سخت ممانعت موجود ہیں۔ اس کی تفصیل دیکھنے کے لئے فقیر ناچیز کی کتاب ''اصلی اور نقلی شیعہ'' ملاحظہ فرمائیں۔

من تشبه بقوم فهو منهم

سنن ابوداؤد شریف میں ہے۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ من تشبه بقوم فهو منهم۔

ترجمہ :حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا شمار اسی قوم سے ہوگا۔

(سنن ابی داؤد ج۲ص۲۰۳مطبوعہ لاهور پاکستان)، (مسند احمد ج۲ص ۵۰مطبوعہ مکتب الاسلامی بیروت)

☆..........☆

حدیث نمبر ﴿۱﴾

فتح مکہ دن حضور ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا علی بن حکیم الاودی اخبرنا شریك عن عمار الدهنی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبدالله ان النبی ﷺ دخل یوم فتح مكة وعلیه عمامة سوداء۔

ترجمہ :حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(صحیح مسلم باب جواز دخول مكة بغیر احرام ج۲ص۹۹۰رقم الحدیث۱۳۵۸مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (شرح معانی الآثار ج۲ص۲۵۸مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (مسند ابویعلی ج۴ ص۱۱۰رقم الحدیث۲۱۴۶ مطبوعه دارالمامون للتراث دمشق)، (سنن ابوداؤد باب فی العمائم ج۴ص۵۴ رقم الحدیث۴۰۷۶ مطبوعه دارالفکر بیروت)، (سنن النسائی ج۸ص۲۱۱رقم الحدیث ۵۳۴۵مطبوعه مکتب المطبوعات الاسلامیة حلب)(سنن الترمذی قال ابوعیسیٰ حدیث جابر حدیث حسن صحیح ج ۴ص۲۲۵رقم الحدیث۱۷۳۵مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابن ماجه ج۲ص۹۴۲رقم الحدیث۲۸۲۲مطبوعه دارالفکر بیروت)، (مسند احمد ج۳ص۳۶۳رقم الحدیث۱۴۹۴۷مطبوعه موسسة قرطبة مصر)، (سنن الکبریٰ للبیهقی ج۵ص۱۷۷رقم الحدیث ۹۶۲۳ مطبوعه مکتبة دارالباز مكة المکرمة)، (شعب الایمان للبیهقی ج۵ص۱۷۲رقم الحدیث۶۲۴۶مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (مسند حمیدی ج۱ص۲۵۷رقم الحدیث۱۲۶۵مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (مصنف ابن ابی شیبه ج۵ص۱۷۸رقم الحدیث۲۴۹۵۲مطبوعه مکتبة الرشد الریاض)، (مسند الطیالسی ص۲۴۱رقم الحدیث۱۷۴۹مطبوعه دارالمعرفة بیروت)، (زرقانی علی المواهب ج۵ص۱۰مطبوعه دارالمعرفة بیروت)، (سبل الهدی والرشاد ج۷ص۲۷۱مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا احمد بن طاهر بن حرملة بن يحيى التجيبى المعسرى حدثنا جدى حرملة بن يحيى حدثنا عبدالرحمن بن زياد الرصاصى حدثنا شعبة عن حماد بن سلمة عن ابى الزبير عن جابر ﷺ ان النبى ا دخل مكة يوم الفتح و على رأسه عمامة سوداء۔

ترجمه :حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(طبرانی صغیر باب من اسمه احمد ج۱ص۲۲ و باب العين من اسمه عبدالله ص۲۱۳مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت) (اخلاق النبى ا وآدابه ذكر عمامته ج۲ص۱۹۰رقم الحديث ۳۰۳الاسناد صحيح مطبوعه دارالمسلم الرياض) (الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى ترجمه الاحوص بن حكيم ج۲ص ۲۶۴برقم ۲۴۳مطبوعه دارالفكر بيروت) (شرح السنة ج۶ص۵۷امطبوعه دارالكتب العلمية بيروت) (المجموع شرح المهذب للنووى ج۴ص۳۹۰مطبوعه دارالفكر بيروت)

حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

عن جابر ان رسول الله دخل يوم فتح مكة وعليه عمامة سوداء۔

ترجمه :حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(البداية والنهاية صفة دخوله مكة ج۴ص۲۹۲مطبوعه مكتبة المعارف بيروت)

نیز دوسری کتاب میں حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

وقال احمد حدثنا عفان حدثنا حماد حدثنا ابوالزبير عن جابر ان رسول الله ﷺ دخل يوم فتح مكة وعليه عمامة سوداء۔

(السيرة النبوية صفة دخول عليه الصلوة والسلام مكة ج۳ص۵۲۰مطبوعه دارالكتاب العربى بيروت)

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبداللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں۔

عن جابر ﷺ قال دخل رسول الله ﷺ عام الفتح مكة وعليه عمامة سوداء اخرجه مسلم والثلاثة وابوحاتم وقال هذا يرد قول من كره لبس الاسود۔

ترجمہ :حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ میں سیاہ لباس کو مکروہ کہنے والوں کا رد ہے۔

(غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ص ۱۰۳رقم الحدیث ۵۱۰۹مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فتح مکہ کی روایت

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی س۲۷۳ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ حدثنا عبیداللہ انبانا موسی بن عبیدۃ عن عبداللہ ابن دینار عن ابن عمر ان النبی ﷺ دخل یوم فتح مکۃ و علیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ :حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اللباس باب العمامۃ السوداء ص۲۵۶مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

حدیث نمبر ﴿۲﴾

حضور ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھ کر خطبہ دیا

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا یحیی بن یحیی واسحاق بن ابراھیم قالا اخبرنا وکیع عن مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ ان رسول اللہ ﷺ خطب الناس وعلیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ :عمرو بن حریث اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھ کر خطبہ دیا۔

(صحیح مسلم باب جواز دخول مکة بغیر احرام ج۲ص۹۹۰رقم الحدیث۱۳۵۹مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابی داؤد باب فی العمائم ج۴ص۵۴رقم الحدیث۴۰۷۷مطبوعه دارالفکر بیروت)، (شعب الایمان للبیهقی ج۵ص۱۷۳رقم الحدیث۶۲۴۸مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (مسند احمد ج۴ص۳۰۷مطبوعه موسسة قرطبة مصر)، (سنن ابن ماجه باب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة ج۱ص۳۵۱رقم الحدیث۱۱۰۴مطبوعه دارالفکر بیروت)، (طبقات ابن سعد ج۱ص۴۵۵مطبوعه دارصادر بیروت)، (مصنف ابن ابی شیبه ج۵ص۱۷۸رقم الحدیث۲۴۹۵۰مطبوعه مکتبة الرشد الریاض)، (طبرانی الاوسط ج۲ص۲۴۵رقم الحدیث۱۸۷۳مطبوعه دارالحرمین القاهرة)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ص۱۰۳رقم الحدیث۵۱۱۰مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (السیرة النبویة لابن عساکر ج۴ص۳۰رقم الحدیث ۱۰۱۳مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج۴ص۳۰رقم الحدیث۱۰۱۳مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

امام ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصفہانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابراهیم بن محمد بن الحارث نا سهل بن عثمان نا وکیع عن مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیه قال رأیت رسو ل الله یخطب وعلیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: عمرو بن حریث اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھ کر خطبہ دیا۔

(اخلاق النبی ﷺ وآدابه ذکر عمامته ج۲ص۱۸۷رقم الحدیث۳۰۱مطبوعه دارالمسلم الریاض)

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں۔

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة والحسن الحلوانی قالا حدثنا ابواسامة عن مساور الوراق قال حدثنی وفی روایة الحلوانی قال سمعت جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیه قال کانی انظر الی رسول الله ﷺ علی المنبر وعلیه عمامة سوداء قد ارخی طرفیها بین کتفیه ولم یقل ابوبکر علی المنبر۔

ترجمہ: جعفر بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میری نظروں کے سامنے اب بھی یہ

منظر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ عمامہ باندھے منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا شملہ دو کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

(صحیح مسلم باب جواز دخول مکة بغیر احرام ج ۲ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۹ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت) (سنن النسائی ج ۸ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۵۳۴۶ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیة حلب) (سنن ابن ماجه ج ۲ص ۹۴۲ رقم الحدیث ۲۸۲۱ مطبوعہ دارالفکر بیروت) (شرح السنة ج ۶ص ۱۵۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت) (سبل الهدی والرشاد ج ۷ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

امام عمر بن علی بن الملقن الانصاری متوفی سن ۸۰۴ھ لکھتے ہیں۔

حدیث انه ﷺ کان یتعمم یوم الجمعة رواه مسلم من روایة عمرو بن حریث لکن لفظه خطب رسول الله ﷺ وعلیه عمامة سوداء۔

(خلاصة البدر المنیر ج ۱ص ۲۲۱ رقم الحدیث ۷۷۲ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی سن ۳۰۳ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا محمد بن ابان قال حدثناابو اسامة علی مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن امیة عن ابیه قال کانی انظر الساعة الی رسول الله ﷺ علی المنبر وعلیه عمامة سوداء قد ارخی طرفها بین کتفیه۔

ترجمہ :حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ گویا میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر دیکھ رہا ہوں اور اس کا شملہ مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کندھوں کے درمیان لٹک رہا ہے۔

(سنن النسائی (مجلد) کتاب الزینة باب ارخاء طرف العمامة بین الکتفین ص ۸۸۸ رقم الحدیث ۵۳۶۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۱ء)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی سن ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی النسائی عن عمرو بن امیة الضمری رضی اللہ عنہ قال کانی انظر الساعة الی رسول الله ﷺ علی المنبر وعلیه عمامته السوداء قد ارخی طرفها بین کتفیه۔

ترجمہ :حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ گویا میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر دیکھ رہا ہوں اور اس کا شملہ مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کندھوں کے درمیان لٹک رہا ہے۔

(سبل الھدی والرشاد ج۷ص۲۷۴مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

و عند مسلم من حدیث ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ ﷺ دخل یوم الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء۔

وقال وکیع عن مساور الورق عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ قال خطب رسول اللہ ﷺ الناس وعلیہ عمامۃ دسماء۔

ترجمہ :حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

ترجمہ :عمرو بن حریث اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطبہ دیا۔

(السیرۃ النبویۃ ج۴ص۵۹۰۔۵۹۱مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

غیر مقلد محمد عبدالرحمٰن مبارک پوری متوفی ۱۳۵۳ھ لکھتے ہیں۔

قولہ وعلیہ عمامۃ سوداء فیہ دلیل علی مشروعیۃ لبس السوداء۔

ترجمہ :فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اس حدیث مبارکہ میں دلیل ہے کہ سیاہ عمامہ جائز (سنت) ہے۔

(تحفۃ الاحوذی باب ما جاء فی لبس السوداء ج۵ص۳۳۵مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ﴿۲﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سیاہ عمامہ تھا

امام ابوعیسیٰ ترمذی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی ﷺ خطب الناس و علیہ عصابۃ دسمآء۔

ترجمہ :حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا۔

(الشمائل المحمدية والخصائل المصطفوية مع تحفة الاحوذی باب ٦ ماجآء فی عمامة النبی ﷺ ج ١٠ ص ٥٠٦ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی و دار احیاء التراث العربی بیروت بتحقیق علی محمد معوض و عادل احمد عبد الموجود) (صحیح البخاری کتاب المناقب الانصار باب قول النبی ﷺ اقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسئهم ج ١ ص ٥٣٦ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی) (فتح الباری شرح صحیح البخاری کتاب المناقب الانصار ج ٧ ص ١٥٢ مطبوعه المکتبة الرشیدیة سر کی روڈ کوئٹه)

امام حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ لکھتے ہیں۔

قال ابن عباس خرج النبی ﷺ وعلیه عصابة دسماء۔

وعن انس ان النبی ﷺ عصب علی راسه حاشیة برد واراد بالعصابة العامة قوله دسماء ای سوداء۔(شرح السنة ج ٦ ص ٢٧ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی الامام احمد والترمذی عن ابن عباس ﷺ قال خطب رسول الله ﷺ الناس وعلیه عمامة دسمة۔

ترجمہ :حضرت امام احمد اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہما نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ کو خطبہ دیا اور اس وقت آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا۔(سبل الهدی والرشاد ج ٧ ص ٢٧٢ مطبوعه دار الکتب العلمية بیروت)

نیز علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی البخاری عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال دخلت علی رسول الله ﷺ وعلیه عصابة دسماء۔(سبل الهدی والرشاد ج ٧ ص ٢٧٢ مطبوعه دار الکتب العلمية بیروت)

امام محدث کبیر بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں۔

وقال الکرمانی ودسماء قیل المراد بها سوداء ویقال ثوب دسم ای وسخ وجزم ابن الاثیر ان دسماء سوداء۔

(عمدة القاری شرح صحیح البخاری ج ٢١ ص ٣٠٨ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں۔

و عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ ﷺ خطب علیه عمامة دسماء اخرجه الترمذی واراد بالدسماء السوداء لم یرد الملطخة بالدسم وهو الودك لانه لا بلیق بحاله ونظافته ﷺ۔

(غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ص۳۰۱رقم الحدیث۵۱۱۲مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

روی الخطابی وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال رایت رسول اللہ ﷺ معتما بعمامة سوداء قد ارخی طرفها بین یدیه۔

(سبل الهدی والرشاد ج۷ص۲۷۱مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

حدیث نمبر (۴)

جنگ خندق والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک سیاہ تھا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا عبدالعزیز بن ابی سلمة اخبرنی عمی الماجشون قال جاء جبریل علیہ السلام الی رسول اللہ ﷺ یوم الاحزاب علی فرس علیه عمامة سوداء قد ارخاها بین کتفیه الخ۔

ترجمہ: حضرت الماجشون سے مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام یوم احزاب (غزوہ خندق) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑے پر آئے جو ایک سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اپنے دونوں شانوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے......۔

(طبقات الکبری ابن سعد غزوة بنی قریظة ج۲ص۷۶مطبوعه دارصادر بیروت)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابوسعید بن ابی عمرو اخبرنا ابوعبداللہ الصفار حدثنا ابوسعید الحسن بن علی بن بحر البری حدثنا ابی حدثنا حکام بن سلم الرازی حدثنا سعید بن سابق

عن سفیان عن عمار بن ابی معاویة عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ قال کانت عمامة رسول اللہ ﷺ سوداء یوم ثنیة الحنظل وذلك یوم الخندق۔

ترجمہ :حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثنیہ الحنظل والے دن یعنی جنگ خندق والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک سیاہ تھا۔

(شعب الایمان للبیہقی ج۵ص۷۳ارقم الحدیث۶۲۴۷مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

حدیث نمبر ﴿۵﴾

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سیاہ عمامہ مبارک

حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ روایت کرتے ہیں۔

وعن ابی موسی ان جبریل نزل علی النبی ﷺ علیه عمامة سوداء قد ارخی ذوائبه من ورائه۔

ترجمہ:ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اس پر سیاہ عمامہ تھا۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج۵ص۱۲۰مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا جریر عن یعقوب عن جعفر عن سعید بن جبیر قال کانت عمامة جبریل یوم غرق فرعون سوداء۔

ترجمہ :سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام جب فرعون کو غرق کرنے کے لئے آئے تھے تو ان پر سیاہ عمامہ تھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۷۸رقم الحدیث ۲۴۹۶۱مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

حدیث نمبر ﴿۶﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

عن انس بن مالك انه رای رسول الله ﷺ یعتم بعمامة سوداء۔

ترجمہ :حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

(طبرانی الاوسط ج۳ص۳۵۳رقم الحدیث۳۳۸۵مطبوعہ دارالحرمین القاہرۃ)، (سبل الهدی والرشاد ج۷ص۲۷۱مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج۶ص ۲۳۲۸)

حدیث نمبر ﴿۷﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ سیاہ تھا

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا سفیان ابن ابی الفضل عن الحسن قال کانت عمامة النبی ﷺ سوداء۔

ترجمہ :امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ سیاہ تھا۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ص۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۴ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا وکیع بن الجراح وعفان بن مسلم عن حماد بن سلمة عن ابی الزبیر ان النبی ﷺ دخل مکة وعلیه عمامة سوداء۔

ترجمہ :حضرت ابی الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں اس طرح داخل ہوئے کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

نیز امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا وکیع بن الجراح عن مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیه ان النبی ﷺ خطب الناس وعلیه عمامة سوداء۔

ترجمہ :حضرت جعفر بن عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح خطبہ ارشاد فرمایا کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

نیز امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا عتاب بن زیاد اخبرنا عبداللہ بن المبارک اخبرنا سفیان عن سمع الحسن یقول کانت رایة رسول اللہ ﷺ سوداء تسمی العقاب وعمامته سوداء۔

ترجمہ :حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جھنڈا تھا جس کا نام عقاب تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ بھی سیاہ تھا۔

(طبقات الکبری ابن سعد ج۱ص۴۵۵۔۴۵۶مطبوعہ دار صادر بیروت)، (اخلاق النبی ا وآدابہ ذکر عمامتہ ج۲ص۹۹ارقم الحدیث ۳۰۸الاسناد حسن مطبوعہ دارالمسلم الریاض)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی سن ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی ابن سعد عن الحسن رضی اللہ عنہ قال کانت عمامة رسول اللہ ﷺ سوداء۔

ترجمہ :امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ سیاہ تھا۔ (سبل الھدی والرشاد ج۷ص۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

حدیث نمبر ﴿۸﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں سیاہ عمامہ پھنتے تھے

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی سن ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی ابن سعد عمن سمع الحسن یقول کانت رایة رسول اللہ ﷺ سوداء تسمی العقاب وعمامته سوداء۔

وروی ابن عدی عن جابر قال کان للنبی ﷺ عمامة سوداء یلبسها فی العیدین۔

ترجمہ :حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جھنڈا تھا جس کا نام عقاب تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ بھی سیاہ تھا۔

ترجمہ :امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

ایک سیاہ عمامہ تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں پہنتے تھے۔

(سبل الهدی والرشاد ج۷ص۳۱۳مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت)

امام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں۔

عن ابی الزبیر عن جابر کان للنبی ﷺ عمامة سوداء یلبسها فی العیدین ویرفیها من خلفه۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سیاہ عمامہ تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں پہنتے تھے۔

(العلل المتناهية ج۲ص۶۸۳رقم الحديث۱۱۳۶ مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت)

حدیث نمبر ﴿۹﴾

غزوہ بنی قریظہ میں جبرائیل علیہ السلام نے چمکتا ہوا سیاہ عمامہ پہنا تھا

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

ابن اسحٰق فرماتے ہیں کہ ان سے معاذ بن رفاعہ زرقی اوران کی قوم کے دوسرے اکثر لوگوں نے بیان کیا کہ جس رات کوسعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اسی رات جبرائیل علیہ السلام جن کے سر پر ابرق کی طرح چمکتا ہوا (سیاہ) عمامہ تھا۔

(البداية والنهاية ج۴ مطبوعه مكتبة المعارف بيروت)

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۴۴ھ لکھتے ہیں۔

اتی جبریل علیہ السلام النبی ﷺ معتجرا بعمامة ای سوداء من استبرق وهو نوع من الديباج مرخيا منها بين كتفيه وفى رواية عليه لامته ولا معارضة لانه يجوز ان يكون الاعتجار بالعمامة على تلك اللامة وهو على بغلة اى شهباء عليها قطيفة وهى كساء له وبر من ديباج اى احمر۔

(انسان العيون فى سيرة الامين المامون المعروفة بالسيرة الحلبيه باب غزوة بنى قريظة ج۲ص ۶۵۷-۶۵۸ مطبوعه دارالمعرفة بيروت)

حافظ ابوعمر وابن عبدالبر مالکی متوفی ۴۶۳ھ روایت کرتے ہیں۔

قال وبلغنی ان جبریل علیہ السلام نزل فی جنازته معتجراً بعمامة من استبرق۔

(الاستیعاب ذکر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ج۲ص۶۰۴ برقم ۹۵۸ مطبوعہ دارالجیل بیروت)

آثار صحابہ نمبر (۱)

امام الاولیاء حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

عن ابی جعفر الانصاری قال رأیت علی علي عمامة سوداء۔

ترجمہ: جعفر الانصاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

(طبقات ابن سعد ج۳ص۲۹ مطبوعہ دارصادر بیروت)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا الاعمش عن ثابت بن عبید عن ابی جعفر الانصاری قال رایت علی علی عمامة سوداء یوم قتل عثمان۔

ترجمہ: ابوجعفر انصاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۱ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ثابت بن عبید عن ابی جعفر الانصاری قال لما قتل عثمان جئت علیا وھو جالس فی المسجد وعلیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے اس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں تھے اور ان پر سیاہ عمامہ تھا۔

(البدایة والنہایة ج۷ص۱۹۳ مطبوعہ مکتبة المعارف بیروت)، (سنن الکبریٰ للبیہقی ج۳ص۲۴۶ رقم الحدیث ۵۷۷۵ مطبوعہ مکتبة دارالباز مکة المکرمة)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا ابوالعنبس عمرو بن مروان عن ابیه قال رایت علی علی عمامة سوداء قد اخری طرفها من خلفه۔

ترجمه :عمرو بن مروان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا اس کے کنارے کو پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص۷۸ ارقم الحدیث ۲۴۹۵۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد، الریاض)

آثار صحابہ نمبر ﴿۲﴾

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا سیاہ عمامہ

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا عبداللہ قال حدثنی ابی نا وکیع عن شریک عن عاصم عن ابی رزین ثم قال خطبنا الحسن بن علی بعد وفاة علی وعلیه عمامة سوداء فقال لقد فارقکم رجل لم یسبقه الاولون بعلم ولا یدرکه الآخرون۔

ترجمه :ابورزین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وفات کے بعد ہمیں خطبہ دیا اور ان پر سیاہ عمامہ تھا۔

(فضائل صحابہ لابن حنبل ج۲ ص۶۰۰ رقم الحدیث ۱۰۲۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا دینار ابوعمر قال رایت علی الحسن عمامة سوداء۔

ترجمه:ابوعمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص۷۸ ارقم الحدیث ۲۴۹۵۸ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

آثار صحابہ نمبر ﴿۳﴾

سید الشہداء امام حسین ؓ کا سیاہ عمامہ

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا شاذان قال حدثنا شریع عن عاصم عن ابی رزین قال خطبنا الحسین بن علی یوم الجمعة وعلیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: ابورزین بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں جمعہ کے دن خطبہ دیا اس حال میں کہ وہ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۷۹ رقم الحدیث ۲۴۹۷۰ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

آثار صحابہ نمبر ﴿۴﴾

حضرت عمار بن یاسر ؓ کا سیاہ عمامہ

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابو علی الحسین بن محمد الروذباری ثنا ابو بکر محمد بن احمد بن محمویة العسکری بالبصرة ثنا جعفر بن محمد القلانسی ثنا آدم بن ابی ایاس ثنا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت ملحان بن ثوبان یقول كان عمار بن یاسر علینا بالكوفة و كان یخطبنا كل جمعة وعلیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: ملحان بن ثوبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمار بن یاسر ؓ کوفہ ہر جمعہ کو ہمیں خطبہ دیتے اوران پر سیاہ ہوتا تھا۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی ج۳ص۲۴۶ رقم الحدیث ۵۷۷۴ مطبوعہ مکتبة دارالباز مکة المکرمة)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا غندر عن شعبة عن سماك عن ملحان بن ثروان قال رایت علی عمار عمامة سوداء۔

ترجمہ: ملحان بن ثروان بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۷۸ ارقم الحدیث ۲۴۹۵۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

آثار صحابہ نمبر ﴿۵﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا سیاہ عمامہ

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا الحسن بن مکرم ثنا عثمان بن عمر انبا ابو لؤلؤۃ قال رایت علی ابن عمر عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: ابولولوہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان پر سیاہ عمامہ تھا۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۵۷۷۶ مطبوعہ مکتبۃ دارالباز مکۃ المکرمۃ)

آثار صحابہ نمبر ﴿۶﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا سیاہ عمامہ

حافظ شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

عن ابن اسحاق رأیت انس بن مالک علیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی۔ انہوں نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا۔

(تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۵ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

امام عبدالرحمٰن بن عبداللہ سہیلی متوفی ۵۸۱ھ لکھتے ہیں۔

رای انس بن مالک وعلیہ عمامۃ سوداء والصبیان خلفہ یشتدون ویقولون ھذا

صاحب رسول الله ﷺ۔

ترجمہ:(خطیب احمد بن علی بن ثابت نے اپنی تاریخ میں ابن اسحاق کا ذکر کیا ہے کہ:)
انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی۔انہوں نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا بچے ان کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور کہہ رہے تھے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

(روض الانف مع سیرۃ النبویۃ لامام ابن ھشام ترجمۃ ابن اسحق ج اص۱۹۔۲۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (تاریخ بغداد ج اص۲۱۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا سلمۃ بن وردان قال رایت علی انس عمامۃ سوداء قلنسوۃ وقد اخرھا من خلفہ نحوا من ذراع۔

ترجمہ:سلمہ بن وردان بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا حضرت انس رضی اللہ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا بغیر ٹوپی کے پیچھے تقریباً ایک ذراع لٹکائے ہوئے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۸۷ارقم الحدیث ۲۴۹۵۵مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

آثار صحابہ نمبر ﴿۷﴾

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا عثمان بن ابی ھند قال رایت علی ابی عبیدۃ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ:عثمان بن ابی ہند بیان کرتے ہیں میں نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان پر سیاہ عمامہ تھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۸۷ارقم الحدیث ۲۴۹۵۶مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

آثار صحابہ نمبر ﴿۸﴾

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا البکراوی عن ابی عیسی عن ابیه زیاد قال قدم شیخ یقال له سالم قال رایت علی ابی الدرداء عمامة سوداء۔

ترجمہ: سالم بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۹۷ارقم الحدیث۲۴۹۶۳مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

آثار صحابہ نمبر ﴿۹﴾

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا ینعقد عن حسین بن یونس قال رایت علی عبدالرحمن بن عوف عمامة سوداء۔

ترجمہ: حسین بن یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۹۷ارقم الحدیث۲۴۹۶۸ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

آثار صحابہ نمبر ﴿۱۰﴾

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا ینعقد حسین بن یونس قال رایت علی واثلة عمامة سوداء۔

ترجمہ: حسین بن یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ واثلہ رضی اللہ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۹۷ارقم الحدیث۲۴۹۶۹مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

آثار صحابہ نمبر ﴿۱۱﴾

امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا الفضل بن دکین عن عبدالواحد بن ایمن قال رایت علی ابن الحنفیة عمامة سوداء۔

ترجمہ: عبدالواحد بن ایمن بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۶۲مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

قال عبدالواحد بن ایمن رایت علی ابن الحنفیة عمامة سوداء۔

ترجمہ: عبدالواحد بن ایمن بیان کرتے ہیں میں نے محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ان پر سیاہ عمامہ تھا۔

(سیر اعلام النبلاء بقیة الطبقة الاولی کن کبراء التابعین ابن الحنیفة ج۴ص۱۲۶مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت)

فرشتوں کے عمامے

حضرت امام علی بن برهان الدین الحلبی رحمة الله علیه

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۴۴ھ لکھتے ہیں۔

وکان علی الملائکة یوم بدر عمائم بیض قد ارخوها الی ظهورهم ای الا جبریل فانه کان علیه عمامة صفراء ای وقیل حمراء۔ قال بعضهم وکان بعضهم بعمائم خضر و بعضهم بعمائم صفر وبعضهم بعمائم حمر ای وبعضهم بعمائم بیض وبعضهم بعمائم سود فلا منافاة وذکر ان عمامة جبریل علیه السلام یوم اغرق فرعون کانت سوداء قال فی روایة سیماهم عمائم سود وعند ابن مسعود رضی اللہ عنہ کان سیما

الملائكة یوم بدر عمائم قد ارخوها بین اکتافهم خضر وصفر وحمر اه ای وبیض وسود وفی کلام بعضهم نزلت یوم بدر بعمائم صفر وروایة بیض وسود ضعیفة وفی کلام ابن اسحاق عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال کانت سیما الملائکة یوم بدر عمائم بیض قد ارخوها علی ظهورهم الا جبریل فانه کان علیه عمامة صفراء من نور ای۔ و کانوا یوم احد بعمائم حمر ویوم حنین کذلك فی الجامع الصغیر کانت سیما الملائکة یوم بدر عمائم سود ویوم احد عمائم حمر وما ذکر لا ینافی ما قیل سیماهم ببدر عمائم صفر قد ارخوها بین اکتافهم وما جاء کان علی الزبیر ﷺ ببدر عمامة صفراء معتجرا بها فقال ابی عبدالله یعنی الزبیر لجواز ان یکون اکثرهم کان بعمائم ثم صفر۔

(انسان العیون فی سیرة الامین المامون المعروفة بالسیرة الحلبیه باب غزوة بدر الکبری ج۲ص۴۲۵ مطبوعه دارالمعرفة بیروت)

علامه عبدالرؤف مناوی مصری شافعی رحمة الله علیه

علامه عبدالرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں۔

صحة ﷺ لعمامة سوداء ونزول اکثر الملائکة یوم بدر بها۔

ترجمه: اکثر فرشتے بدر کے دن سیاہ عمامے سمیت آئے تھے۔

(فیض القدیر ج۱ص۵۵۶مطبوعه المکتبة التجاریة الکبری مصر)

سفید رنگ کا عمامه شریف

حضور صلی الله علیه وسلم نے فرمایا" سفید کپڑے پهنا کرو کیونکه یه تمهارا بهترین لباس هے"

حدیث نمبر ﴿۱﴾

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا احمد بن یونس ثنا زهیر ثنا عبدالله بن عثمان بن خثیم عن سعید بن

جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ا البسوا من ثیابکم البیاض فانھا من خیر ثیابکم و کفنوا فیھا موتاکم وان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(سنن ابی داؤد باب فی الامر بالکحل ج ۴ ص ۸ رقم الحدیث ۳۸۷۸ مطبوعہ دارالفکر بیروت) (طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۶۵ رقم الحدیث ۱۲۴۸۶-۱۲۴۸۷-۱۲۴۸۸ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل) (مسند احمد ج ۱ ص ۲۶۳ رقم الحدیث ۲۴۲۶ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر) (سنن الترمذی قال ابوعیسیٰ حدیث بن عباس حدیث حسن صحیح ج ۳ ص ۳۱۹ رقم الحدیث ۹۹۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت) (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۵ ص ۳۳ رقم الحدیث ۸۷۳۳ مطبوعہ مکتبۃ دارالباز مکۃ المکرمۃ) (مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۴۲۹ رقم الحدیث ۶۲۰۰-۶۲۰۱ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (مسند ابی یعلی ج ۴ ص ۳۰۰ رقم الحدیث ۲۴۱۰ مطبوعہ دارالمامون للتراث دمشق) (مسند الشافعی ص ۳۶۴-۳۶۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت) (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۹۰ رقم الحدیث ۶۳۱۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت) (طبرانی الاوسط ج ۱ ص ۲۰۰ رقم الحدیث ۶۳۸ مطبوعہ دارالحرمین القاھرۃ)

امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ خیر ثیابکم البیاض فالبسوھا احیاء کم و کفنوا فیھا موتکم۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(الاحادیث المختارۃ ج ۱۰ ص ۲۰۰-۲۰۱ رقم الحدیث ۲۰۶-۲۰۷ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)

حدیث نمبر ﴿۲﴾

امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ لکھتے ہیں۔

عبدالرزاق عن الثوری عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن

سمرة قال قال رسول اللہ ﷺ البسوا الثیاب البیض فانھا اطیب واطہر و کفنوا فیھا موتاکم۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہنو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہیں اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۴۲۹ رقم الحدیث ۶۱۹۹ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۹۰ رقم الحدیث ۶۳۱۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند احمد ج ۵ ص ۱۷ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (طبرانی کبیر ج ۷ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۶۷۶۰ - ۶۷۶۱ - ۶۷۶۲ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (سنن الترمذی باب ماجاء فی لبس البیاض قال ابوعیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عباس وابن عمر ج ۵ ص ۱۱۷ رقم الحدیث ۲۸۱۰ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (مسند الطیالسی ص ۱۲۱ رقم الحدیث ۸۹۴ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

نیز امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مبارک کو تین سندوں سے بیان کیا ہے جس کے شروع کے الفاظ ہیں:

علیکم بھذہ البیاض۔

جس سے اس کا امر استحبابی ثابت ہوتا ہے۔

(مستدرک للحاکم کتاب اللباس ج ۵ ص ۱۰۹ - ۱۱۰ رقم الحدیث ۷۵۳۳ - ۷۵۳۴ - ۷۵۳۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

قال الحاکم ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ لان سفیان بن عیینۃ واسماعیل بن علیۃ ارسلا عن ایوب۔ وقال الذھبی فی التلخیص علی شرط البخاری۔

حدیث نمبر ﴿۳﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سفید کپڑا اوڑھے ہوئے استراحت فرمانا

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابو معمر حدثنا عبدالوارث عن الحسین عن عبداللہ بن بریدۃ عن یحیی بن

یعمر حدثه ان ابا الاسود الدیلی ان ابی ذر ﷺ قال اتیت النبی ﷺ وعلیه ثوب ابیض وھو نائم۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ سفید کپڑا اوڑھے ہوئے استراحت فرمارہے تھے۔

(صحیح البخاری کتاب اللباس باب الثیاب البیض ج۵ص۲۱۹۳رقم الحدیث۵۴۸۹ مطبوعه دارابن کثیر بیروت)، (المواهب اللدنیة علی الشمائل المحمدیة للبیجوری ص ۷۴فاروقی کتب خانه ملتان)

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابوبکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ روایت کرتے ہیں۔

ان ابا ذر حدثه قال رأیت رسول الله ﷺ علیه ثوب ابیض وھو نائم۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ سفید کپڑا اوڑھے ہوئے استراحت فرمارہے تھے۔(السنه لابن ابی عاصم ج۲ص۶۱۵رقم الحدیث ۱۴۱۰ مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت)

حدیث نمبر ﴿۴﴾

جبرائیل و میکائیل علیهما السلام کے سفید کپڑے

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابوبکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ روایت کرتے ہیں۔

ثنا ابوبکر ثنا ابو اسامة حدثنی مسعر عن سعد بن ابراهیم عن ابیه عن سعد قال رایت عن یمینی رسول الله ﷺ وعن شماله رجلین علیهما ثیاب بیاض ما رایتهما قبل ولا بعد یعنی جبریل ومیکائیل۔(السنه لابن ابی عاصم ج ۲ص۴۶۴رقم الحدیث۹۵۷مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت)

حدیث نمبر ﴿۵﴾

حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ پر دو سفید کپڑے تھے

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

روی ابن ابی شیبۃ وابویعلی وابن حبان والحاکم بسند صحیح عن طارق بن عبداللہ المحاربی ؓ قال اقبلنا فی رکب من الربذۃ حتی نزلنا قریباً من المدینۃ ومعنا ظعینۃ لنا فبینما نحن قعود اذ اتانا رسول اللہ ﷺ وعلیہ ثوبان ابیضان۔

ترجمہ مختصر: طارق بن عبداللہ محاربی ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ پر دو سفید کپڑے تھے۔

(سبل الہدی والرشاد ج۷ ص۳۱۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ﴿۶﴾

حضور ﷺ نے سفید کپڑوں میں نماز پڑھنے کا امر فرمایا

اسی طرح حضور ﷺ نے سفید کپڑوں میں نماز پڑھنے کا امر فرمایا ہے:

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا الفضل بن دکین حدثنا ابوبکر الھذلی عن ابی قلابۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان من احب ثیابکم الی اللہ البیاض فصلوا فیھا و کفنوا فیھا موتکم۔

ترجمہ: امام ابوقلابہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سفید کپڑے میں ہی نماز ادا کرو اور اسی میں ہی اپنے مردوں کو کفن دو۔

(طبقات ابن سعد ج۱ ص۴۵۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)

سفید کپڑوں میں عمامہ بھی شامل ہیں

اور سفید کپڑوں میں عمامہ بھی شامل ہیں جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

جب حضور ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔ (صحیح مسلم باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام ج۲ ص۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۸ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

اس حدیث مبارکہ کے تحت امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہے کہ اس حدیث مبارکہ میں سیاہ لباس کو مکروہ کہنے والوں کا رد ہے۔ حالانکہ حدیث مبارکہ میں صرف سیاہ عمامے کا ذکر معلوم ہوا کہ سفید کپڑوں میں عمامہ بھی شامل ہیں ملاحظہ فرمائیں:

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبداللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں۔

عن جابر رضی اللہ عنہ قال دخل رسول اللہ ﷺ عام الفتح مكة وعليه عمامة سوداء اخرجه مسلم والثلاثة وابوحاتم وقال هذا يرد قول من كره لبس الاسود۔

(غاية الاحكام فى احاديث الاحكام ج۳ص۱۰۳ رقم الحديث۵۱۰۹ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت)

جس سے معلوم ہوا کہ سفید عمامہ شریف سب سے افضل ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

مرقاۃ ص ۲۶۹ ج ۳ میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم زیادہ احوال میں سفید عمامے شریف باندھتے تھے باقی دوسرے رنگ کبھی کبھی خاص موقعوں پر استعمال فرماتے تھے۔ علامہ یحیٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں۔

فيه جواز لباس الثياب السود وان كان الابيض افضل منه كما ثبت فى الحديث لصحيح خير ثيابكم البياض واما لباس الخطباء السواد فى حال الخطبة فجائز۔

(شرح مسلم نووى ج۹ص۱۳۳ مطبوعه داراحياء التراث العربى بيروت)

یہی امام یحیٰ بن شرف الدین نووی متوفی ۶۷۶ھ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں۔

قال الشافعى والاصحاب وافضلها البيض لحديث ابن عباس رضى الله عنهما ان رسول الله ﷺ قال البسوا من ثيابكم البياض فانها من خير ثيابكم و كفنوا فيها موتكم۔ رواه ابوداود والترمذى وقال حديث حسن صحيح۔

ترجمہ: امام شافعی اور ان کے اصحاب رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ سفید لباس سب سے افضل ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی وجہ سے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ حسن صحیح ہے۔ (المجموع شرح المهذب للنووى ج۴ص۳۹۰ مطبوعه دارالفكر بيروت)

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ روایت کرتے ہیں۔

پس بر مومناں مخفی نماند کہ لباس آنحضرت سید الانبیاء سند الاصفیاء اکثر از پارچہ سفید بود و لباس سفید را بسیار دوست میداشتند چنانچہ در خبر است۔

قال النبی ﷺ علیکم بالبیاض من الثیاب لیلبسها احیائکم و کفنوا فیها اموانکم فانها من خیار ثیابکم۔

ترجمہ: پس مسلمانوں پر مخفی نہ رہے کہ سید الانبیاء وسند الاصفیاء ﷺ کا مبارک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا اور سفید کو بہت پسند فرمایا کرتے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کپڑوں میں سے سفید کو اختیار کرو تا کہ اسے تمہارے زندہ بھی پہنیں اور اپنے مردوں کو اس میں کفن دو کیونکہ وہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین کپڑے ہیں۔

(کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۲ امطبوعہ دار احیاء العلوم کراچی)، (رسالہ ضیاء القلوب فی لباس المحبوب مع خلاصۃ الفتاویٰ للشیخ دھلوی ج ۳ ص ۵۳ امطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

منصور بن یونس حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

منصور بن یونس بن ادریس البھوتی حنبلی لکھتے ہیں۔

ویسن لبس الثیاب البیض لحدیث البسوا من ثیابکم البیض فانها من خیر ثیابکم و کفنوا فیها موتاکم رواہ ابوداود وھی ای الثیاب البیض افضل من غیرھا

ترجمہ: سفید لباس پہننا سنت ہے حدیث مبارکہ کی وجہ سے تمہارا بہترین لباس ہے اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو اور دوسرے رنگوں سے افضل ہیں۔

(کشاف القناع عن متن الاقناع ج ۱ ص ۲۸۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام محمد بن احمد بن ابی بکر قرطبی متوفی ۶۷۱ھ لکھتے ہیں۔

ودلت الاية على حسن الابيض والاصفر من الالوان لنزول الملائكة بذلك وقد قال ابن عباس من لبس نعلاً اصفر فقيت حاجته وقال عليه السلام البسوا من ثيابكم البياض فانه من خير ثيابكم و كفنوا فيه موتاكم العمائم فتيجان العرب ولباسها۔

ترجمہ :سفید اور زرد رنگ کے بہترین رنگ ہونے پر یہ آیت مبارکہ دلالت کرتی ہے اس وجہ سے کہ فرشتے ایسے ہی نازل ہوئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو زرد جوتے پہنے تو اس کی حاجتیں پوری ہوں اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو کہ یہ بہترین کپڑوں میں سے ہے اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو اور عمامے اہل عرب کی پہچان اور ان کے لباس ہیں۔

(جامع الاحكام الفقهية للامام القرطبي من تفسيرة فريد عبدالعزيز الجندى مسالة ۱۹۳۷ج۳ص۲۸۸ مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

وعليكم بالثياب البيض فالبسوها فانها اطيب واطهر و كفنوا فيها موتاكم اخرجه احمد واصحاب السنن والحاكم وصححه وفي حديث ابن عباس فانها من خير ثيابكم اخرجه احمد واصحاب السنن الا النسائي وصححه الترمذي وابن حبان۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری ج۱۰ص۲۸۳مطبوعه دارالمعرفة بیروت)

علامہ عبد الرؤف مناوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ عبدالرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں۔

وفی شرح الزیلعی یسن لبسه لخبر فیه و کیف ما کان الافضل فی لیسها البیاض وصحة لبس المصطفٰی للسواد ونزول الملائکة یوم بدر بعمائم صفر لا یعارضه لانه لمقاصد ومصالح اقتضاها خصوص ذلك المقام کما بینه بعض العلماء الاعلام فلا ینافی عموم الخبر الصحیح الأمر بلبس الابیض وانه خیر الالوان فی الحیاة والممات

ترجمه: شرح زیلعی میں ہے کہ سیاہ عمامہ کا پہننا سنت ہے اس لئے کہ اس کی حدیث وارد ہوئی ہے اور جو بھی ہو عمامہ میں افضل سفید ہے حضور ﷺ کا سیاہ عمامہ پہننا اور ملائکہ کا بدر کے دن پیلے عمامہ کے ساتھ اترنا اس کے منافی نہیں اس لئے کہ اس وقت کچھ خاص مقاصد اور مصلحتیں رہی ہوں گی جن کی وجہ سے یہ رنگ اختیار کئے گئے جیسا کہ بڑے علماء نے اس کو بیان فرمایا ہے اس لیے صحیح حدیث میں سفید کپڑوں کے پہننے کا جو عام حکم آیا ہے اور یہ کہ سفید رنگ زندگی اور موت دونوں میں بہترین ہے وہ اپنی جگہ عموم کے ساتھ باقی ہے اس طرح کے واقعات اس کے منافی نہیں۔

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل وبهامش شرح الشمائل للمناوی ج۱ص۲۰۴مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان)

نیز علامہ عبدالرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں۔

والافضل فی لونها البیاض۔

ترجمه: رنگوں میں سب سے زیادہ افضل سفید رنگ ہے۔

(فیض القدیر ج ۱ص۵۵۶مطبوعه المکتبة التجاریة الکبری مصر)

امام ابو اللیث سمرقندی رحمة الله علیه کی تحقیق

امام ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفی ۳۷۵ھ لکھتے ہیں۔

ویستحب البیض من الثیاب۔

ترجمه: لباس میں سفید رنگ پہننا مستحب ہے۔

(بستان العارفین ص۳۴۱ مطبوعه دارالفکر بیروت)

صریح و صحیح حدیث مبارکہ سے سفید عمامہ کا ثبوت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے عبد الرحمن بن عوف ص کو سفید عمامہ باندھا

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

امر عبدالرحمن بن عوف ان یتجہزلسریة بعثہ علیہا فاصبح قد اعتم بعمامتہ کرابیس سوداء فناداہ فادناہ النبی ﷺ ثم نقضہا فعممہ بعمامة بیضاء وارسل من خلفہ اربع اصابع او نحوہا ثم قال ھکذا یا بن عوف فاعتم فانہ اعرب واحسن الخ۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ ایک دستہ جانے والا ہے اس کے لئے تم تیار ہو جاؤ صبح کو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تیار ہو کر آ گئے سیاہ رنگ کا سوتی عمامہ باندھے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے قریب کیا ان کا عمامہ کھولا اور سفید رنگ کا عمامہ باندھا اور پیچھے چار انگل یا اس کے قریب لٹکایا اور فرمایا ابن عوف رضی اللہ عنہ اس طرح عمامہ باندھا کرو یہ واضح اور بہتر ہے۔

(مسند الشامیین ج۲ص۳۹۰۔۳۹۱رقم الحدیث ۱۵۵۸مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت)، (مستدرک للحاکم قال الحاکم صحیح ووافقہ الذہبی ج۴ص۵۴۰۔۵۴۱مطبوعہ دارالمعرفة بیروت)، (مجمع الزوائد وقال رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن ج۵ص۱۲۰مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

اگرچہ کثیر احادیث میں سیاہ عمامہ کا ذکر موجود ہے اور ان کے علاوہ اور رنگوں کا بھی ذکر موجود ہے مگر کسی رنگ کے عمامہ کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امر نہیں فرمایا لیکن اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سفید رنگ کا عمامہ سب سے افضل ہے اس لئے اس حدیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے سفید عمامہ باندھا اور امر فرمایا:

ھکذا یا بن عوف فاعتم فانہ اعرب واحسن۔

ترجمہ: اس طرح سفید عمامہ باندھا کرو یہ واضح اور بہتر ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سفید عمامہ

امام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں۔

عن القاسم و عن عائشة قالت وثب رسول الله وثبة شديدة فنظرت فاذا رجل معه واقف على برذون وعليه عمامة بيضاء طرفها بين كتفيه ورسول الله واضع يده على معرفة برذونه فقلت دحية بن خليفة الكلبى قال ذلك جبريل علیہ السلام۔

ترجمہ:ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت چھلانگ لگائی میں نے دیکھا تو ایک مرد ان کے ساتھ ہے اپنی سواری پر اور سفید عمامہ باندھے شملہ کاندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس سواری کی گردن پر رکھا ہے میں سمجھی یہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تھے۔

(صفوة الصفوة ج ۲ ص ۲۰۔۲۱ مطبوعه دار المعرفة بيروت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سفید جھنڈا

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

امام ابن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لشکر کے مقابلے اور دفاعی جنگ کے لیے مدینے سے اپنے اصحاب کے ساتھ بدر کی طرف روانہ ہوئے تو ماہ رمضان کی چند راتیں گزر چکی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں باقی ماندہ مسلمانوں کو نماز پڑھانے کے لیے ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا تھا اور ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو مدینے کی حفاظت کے لیے راستے سے واپس کر دیا تھا۔ حضور انے جو علم مصعب ابن عمیر رضی اللہ عنہ کو دیا تھا اس کا رنگ سفید تھا اور دوسرے دو علم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے تھے ان کا رنگ سیاہ تھا۔ ان میں سے ایک عَلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیا تھا اور دوسرا انصار میں سے کسی شخص کے سپرد فرمایا تھا۔

ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انصار میں سے جس شخص کے پاس یہ دوسرا علم تھا وہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے لیکن اموی اس شخص کا نام حباب بن منذر بتاتے ہیں۔

(البداية والنهاية لابن كثير غزوة بدر العظمى ج ۳ ص مطبوعه مكتبة المعارف بيروت)

بدر کے دن فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے

امام ابن هشام رحمة الله عليه

امام عبدالملک بن ہشام متوفی ۲۱۳ھ لکھتے ہیں۔

قال ابن اسحاق وحدثني من لا مقسم مولى عبدالله ابن الحارث عن عبدالله بن عباس قال سيما الملائكة يوم بدر عمائم بيضا قد ارسلوها على ظهورهم ويوم حنين عمائم حمراء۔

قال ابن هشام وحدثني بعض اهل العلم ان على بن ابى طالب قال العمائم تيجان العرب وكانت سيما الملائكة يوم بدر عمائم بيضا وقد ارخوا على ظهورهم الا جبريل فانه كانت عليه عمامة صفراء۔

ترجمہ: علامہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جسے میں جھوٹا نہیں سمجھتا۔ اس نے عبداللہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام مقسم سے اور اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا بدر کے دن فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھی جن کے شملے انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے اور حنین کے روز سرخ عمامے (ان کی علامت) تھی۔

علامہ ابن ہشام نے کہا مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمامے عربوں کے تاج ہیں اور بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔

(السيرة النبويه المعروف سيرت ابن هشام ج ۳ ص ۸۲ امطبوعه دار الجيل بيروت)

حافظ ابن كثير رحمة الله عليه

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

وقال ابن اسحاق حدثني من لا اتهم عن مقسم عن ابن عباس قال كانت سيماء

الملائکة یوم بدر عمائم بیض قد ارخوھا علی ظھورھم الا جبریل فانه کانت علیه عمامة صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جوانہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔

(البدایة والنھایة غزوة بدر العظمی ج۳ص۲۸۱مطبوعہ مکتبة المعارف بیروت)

نیز یہی حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

وقال ابن اسحاق حدثنی من لا اتھم عن مقسم عن ابن عباس قال کانت سیماء الملائکة یوم بدر عمائم بیض قد ارخوھا علی ظھورھم الا جبریل فانه کانت علیه عمامة صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جوانہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔

(السیرة النبویة قتال الملائکة فی بدر ج۲ص۴۲۶مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

امام صالحی شامی رحمة اللہ علیه

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی البیھقی عن ابن عباس قال: کان سیماء الملائکة یوم بدر عمائم بیض قد ارسلوھا علی ظھورھم ویوم خیبر عمائم حمراً۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے اور خیبر کے دن سرخ عمامے تھے۔

......وروی ابن اسحاق حدثنی من لا اتھم عن مقسم مولی عبداللہ بن الحارث عن ابن عباس قال: کان سیما الملائکة یوم بدر عمائم بیض قد ارخوھا علی ظھورھم الا جبریل فانه کانت علیه عمامة صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید

عمامے تھے جوانہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔

(سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ص۴۳مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نیز علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی ابن ابی شیبۃ وابن المنذر عن علی رضی اللہ عنہ قال: کان سیما الملائکۃ یوم بدر الصوف الابیض فی نواصی الخیل واذنا بھا۔

(سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ص۴۴مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

امام اندلیسی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابی الربیع سلیمان بن موسیٰ الکلاعی الاندلسی متوفی ۶۳۴ھ لکھتے ہیں۔

قال ابن عباس ولم تقاتل فی یوم سواہ وکانوا یکونون فیما سواہ من الایام عددا و مددا لا یضربون وکانت سیماھم یوم بدر عمائم بیضاء قد ارسلوھا فی ظھورھم ویوم حنین عمائم حمرا۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں کی نشانی بدر کے دن سفید عمامے تھے کہ شملہ پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔

(الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ والثلاثۃ الخلفاء غزوۃ بدر الکبری ج ۲ص۲۹مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

☆.........☆

سید الشھداء امام حسین رضی اللہ عنہ کا سفید عمامہ

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

قال النوفلی وحدثنی ابو بشر قال صلیت الغداۃ فی یوم خروج الحسین صاحب فخ المدینۃ فصلی بنا وصعد المنبر وعلیہ قمیص ابیض وعمامۃ بیضاء قد سدلھا من بین یدیہ وسیفہ مسلول قدامہ۔

ترجمہ مختصر :ابوبشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سفید قمیص اور سفید عمامہ پہنے ہوئے تھے۔

(تاریخ الاسلام الطبقة السابعة عشرة جدید ج ۴ ص ۳۳۵ مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت)

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں

امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا محمود بن غيلان حدثنا ابوداؤد الحفرى عن سفيان عن زيد بن ابى زياد عن بن ابى نعم عن ابى سعيد الخدرى رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة هذا حديث حسن صحيح۔

ترجمہ :حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

(سنن الترمذی باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح ج ۵ ص ۶۵۶ رقم الحديث ۳۷۶۸ مطبوعه داراحياء التراث العربی بيروت) (مسند احمد ج ۳ ص ۳ رقم حديث ۱۱۰۱۲ مطبوعه مؤسسة قرطبة مصر) (تاريخ بغداد ج ۶ ص ۳۷۲ مطبوعه دارلكتب العلمية بيروت) (مسند الحارث زوائد الهيثمی كتاب المناقب باب فضل فاطمة بنت رسول الله ﷺ والحسن والحسين ج ۲ ص ۹۰۸ رقم الحديث ۹۸۹ مطبوعه مركز خدمة السنة والسيرة النبوية المدينة المنورة)

امام محب الدین ابوالعباس احمد بن عبداللہ متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں۔

عن جابر بن عبدالله قال من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى الحسين بن على فانى سمعت رسول الله قوله خرجه ابوحاتم وعنه قال من احب ان ينظر الى سيد شباب اهل الجنة فلينظر الى هذا سمعته من رسول الله۔

(ذخائر العقبى فی مناقب ذوی القربى ذكر قول رسول الله من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى الحسين ص ۱۲۹-۱۳۰ مطبوعه دارالكتب المصرية)

امام عبدالباقی بن قانع ابوالحسین متوفی ۳۵۱ھ روایت کرتے ہیں۔

ان حسنا و حسینا سیدا شباب اھل الجنة۔

(معجم الصحابة ج ۱ص ۱۴۳رقم ۴۹امطبوعه مکتبة الغربا الاثریة المدینة المنورة)، (سیر اعلام النبلاء ذکر حسین بن علی ﷺ ج ۳ص ۲۸۲۔۲۸۳مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت)

مجھے میرے اہل بیت میں تلاش کرو

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابن عمر قال کان آخر ما تکلم به رسول الله ﷺ اخلفونی فی اهل بیتی۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آخری چیز جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ مجھے میرے اہل بیت میں تلاش کرو۔

(طبرانی الاوسط ج ۴ص ۱۵۷رقم الحدیث ۳۸۶۰مطبوعه مکتبة المعارف الریاض)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۹ص ۱۶۳مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت)

میرے اہل بیت کی مثل حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سی ہے

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ مثل اهل بیتی مثل سفینة نوح من رکب فیها نجاء ومن تخلف عنها غرق۔

ترجمه: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہل بیت کی مثل حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سی ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا۔

(طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۳۴رقم الحدیث ۲۳۸۸۔۲۶۳۸۔۲۶۳۶مطبوعه مکتبة العلوم والحکم الموصل)، (طبرانی الاوسط ج ۴ص ۱۰ رقم الحدیث ۳۴۷۸مطبوعه مکتبة المعارف الریاض)،(طبرانی صغیر ج ۱ص ۲۴۰رقم الحدیث ۳۹۱مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (مستدرک للحاکم ج ۳ص ۱۶۳ رقم الحدیث ۴۷۲۰مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (مسند بزار ج ۹ص ۳۴۳رقم الحدیث ۳۹۰۰

مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ)، (مسند الفروس ج۱ص ۲۳۸ رقم الحدیث ۹۱۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۹ص ۶۸ امطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال ترجمہ الحسن بن ابی جعفر ج۲ص ۳۰۶ برقم ۴۴۷ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

قال اخبرنا ینعقد بن عیسی قال حدثنی خالد بن ابی بکر قال رأیت علی القاسم بن محمد عمامۃ بیضاء وقد سدل خلفہ منہا اکثر من شبر۔

ترجمہ: حضرت خالد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سفید عمامہ دیکھا جو ایک بالشت سے زیادہ پیچھے لٹکا ہوا تھا۔

(طبقات ابن سعد ج۵ص۱۹۲ مطبوعہ دارصادر بیروت)

نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

قال اخبرنا ینعقد بن عیسی قال اخبرنا ابو الغصن انہ رای نافع بن جبیر یلبس قلنسوۃ اسماطا وعمامۃ بیضاء۔

ترجمہ: ابوالغصن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ سفید عمامہ اور بے استر کی ٹوپی پہنتے تھے۔

(طبقات ابن سعد ج۵ص۲۰۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)

سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ افضل التابعین اور تقویٰ میں بے مثل تھے۔ اور اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل تابعی ہیں نیز فقہائے سبعہ میں سے ایک ہیں۔

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

قال حدثنا محمد بن هلال انه رأى سعيد بن المسيب يعتم وعليه قلنسوة لطيفة بعمامة بيضاء لها علم احمر يرخيها

ترجمہ: محمد بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ کو عمامہ باندھے دیکھا ان کے سر پر سفید عمامے کے ساتھ ایک باریک ٹوپی تھی عمامے میں سرخ دھاریں تھیں اور عمامے کو اپنے پیچھے ایک بالشت لٹکاتے تھے۔

(طبقات ابن سعد ج۵ص ۱۳۸ مطبوعہ دار صادر بیروت)

خارجہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

قال ورأيت خارجة يعتم بعمامة بيضاء۔

ترجمہ: زید بن سائب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خارجہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ کو سفید عمامہ باندھے دیکھا۔ (طبقات ابن سعد ج ۵ص۲۶۲ مطبوعہ دار صادر بیروت)

عکرمہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام حافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی متوفی ۷۴۲ھ روایت کرتے ہیں۔

عن عبدالحميد بن بهرام رايت عكرمة ابيض اللحية عليه عمامة بيضاء طرفها بين كتفيه۔

ترجمہ: عبدالحمید بن بہرام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ کو دیکھا سفید عمامہ باندھے کاندھوں کے درمیان شملہ لٹکائے ہوئے تھے۔

(تهذيب الكمال ج۲۰ص ۲۶۹مطبوعه موسسة الرسالة بيروت)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں۔

قال محمد بن هلال رأيت على بن الحسين يعتم بعمامة بيضاء فيرخى عمامته من وراء ظهره۔

ترجمہ: محمد بن ھلال رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا سفید عمامہ باندھے کاندھوں کے درمیان شملہ لٹکائے ہوئے تھے۔

(مختصر تاريخ دمشق تذكره على بن الحسين رضى الله عنهما ج۵ص۳۳۶)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

وقال مالك بلغنى انه كان يصلى فى اليوم والليلة الف ركعة۔ (تذكرة الحفاظ ج۱ص۷۵ برقم۱۷مطبوعه دارالصميعى الرياض)، (صفوة الصفوة لابن جوزى ج۲ص۱۰۰مطبوعه دارالمعرفة بيروت)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

قال الزهرى ما رايت احدا كان افقه من على بن الحسين۔

(تذكرة الحفاظ ج۱ص۷۵برقم۱۷مطبوعه دارالصميعى الرياض)، (صفوة الصفوة لابن جوزى ج۲ص ۹۹ مطبوعه دارالمعرفة بيروت)

امام ابی الفرج عبدالرحمٰن علی بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں۔

توفى بالمدينة سنة اربع وتسعين وقيل ثنتين وتسعين ودفن بالبقيع وهو ابن ثمان وخمسين سنة رضی اللہ عنہ۔ (صفوة الصفوة لابن جوزى ج۲ص۱۰۲ مطبوعه دارالمعرفة بيروت)

امام المحدثین امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

الشعبی عامر بن شراحیل ......

الامام علامه العصر ......

قلت رای علیا ﷺ وصلی خلفه وسمع من عدة من کبراء الصحابة ﷺ ......

عن منصور بن عبدالرحمن عن الشعبی قال ادرکت خمس مائة من اصحاب النبی ﷺ ......

مات الشعبی سنة اربع ومائة۔

ترجمہ: امام شعبی عامر بن شراحیل الامام علامہ العصر تھے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"میں نے حضرت امام الاولیاء علی ﷺ کو دیکھا تھا اوران کے پیچھے نماز پڑھی اور کہا صحابہ سے حدیثیں سنی ہیں اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ سو صحابہ ﷺ پائے ہیں اور ۱۰۴ھ میں شعبہ کی وفات ہوئی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ترجمۃ امام شعبی ج۴ص۲۹۴مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

امام ابوحاتم متوفی ۳۲۷ھ لکھتے ہیں۔

نا عبدالرحمن قال سئل ابو زرعة عن الشعبی فقال کوفی ثقة۔

(الجرح والتعدیل ج٦ص۳۲۲برقم ۱۸۰۲مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا الحسن بن صالح عن ابیه قال رایت علی الشعبی عمامة بیضاء قد اخری طرفها ولم یرسله۔

ترجمہ: حسن بن صالح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کو سفید عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۷۹رقم الحدیث۲۴۹۷۲مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا اسماعیل بن عبدالملک قال رایت علی سعید بن جبیر عمامۃ بیضاء۔

ترجمہ: اسماعیل بن عبدالملک روایت کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو سفید عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص۱۷۹ رقم الحدیث ۲۴۹۷۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

ثنا ابو خلدۃ قال رایت ابن سیرین بعمامۃ بیضاء لاطیۃ قد ارخی ذوابنھا من خلفہ۔

ترجمہ: ابوخلدہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کو دیکھا سفید عمامہ باندھے کاندھوں کے درمیان شملہ لٹکائے ہوئے تھے۔

(تاریخ الاسلام الطبقۃ الحادیۃ عشرۃ جدید ج۳ ص۳۴۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

ابن سیرین انصاری مولاھم ابوبکر الصری التابعی الامام فی التفسیر والحدیث والفقہ وعبر الرؤیا والمقدم فی الزھد والورع۔

(تہذیب الاسماء ج۱ ص۹۹ برقم ۱۱ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

الامام شیخ الاسلام۔(سیراعلام النبلاء ج۴ ص۶۰۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

امام مورق عجلی فرماتے ہیں۔

ما رایت رجلا افقه فی ورعه ولا اورع فی فقهه من محمد بن سیرین۔

ترجمہ: میں نے محمد بن سیرین سے بڑھکر کوئی متقی اور فقیہ نہیں دیکھا۔

(تهذیب الاسماء ج۱ ص۱۰۰ برقم ۱۱ المطبوعه دارالفکر بیروت)

محمد قاسم دلاوری امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی مسلم الثبوت ثقاہت

شیخ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ امام ربانی محمد بن سیرین کامل العلم، ثقہ، پہاڑ کی چٹان سے زیادہ مضبوط، علامہ تعبیر، مملکت ورع وتقویٰ کے سرتاج اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی زیادہ ثابت قدم اور مستقل مزاج تھے۔ مورق عجلی کا بیان ہے کہ میں نے کسی شخص کو محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر ورع میں افقہ اور فقہ میں محتاط نہیں دیکھا۔ ابوقلابہ کہا کرتے تھے کہ بھلا کس شخص کو اس کام کی صلاحیت ہے جو ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ میں مودع ہے۔ وہ تو تلوار کی دھار پر قدم رکھنے والے بزرگ ہیں۔ شعبی کہا کرتے تھے کہ تم لوگ محمد بن سیرین کی صحبت اختیار کرو۔ ابن عون کا بیان ہے کہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی روایت بالمعنی نہیں کرتے تھے۔ بلکہ حرف بحرف ضبط کرنے کا اہتمام کرتے تھے۔ اور جب ہشام بن حسان رحمۃ اللہ علیہ آپ سے کوئی حدیث نقل کرتے تھے تو کہا کرتے تھے کہ مجھ سے ایسے بزرگ نے اس حدیث کی روایت کی ہے جسے میں نے اپنی عمر میں سب سے زیادہ صادق البیان پایا ہے۔

عجلی کا بیان ہے کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ تابعی ثقہ ہیں۔ آپ نے شریح اور عبیدہ رضی اللہ عنہ کی سب سے زیادہ روایتیں نقل کی ہیں اور ان کوفیوں میں تربیت پائی ہے جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے۔ ابن سعد نے لکھا ہے کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ثقہ، عالی قدر رفیع المنزلت اور جلیل القدر امام تھے۔ ابن المدینی کا قول ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد چھ ہیں۔ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ، ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ، اعرج ابوصالحہ، ابن سیرین اور طاؤس، ابوقلابہ کا قول ہے کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو جس حیثیت سے بھی جانچو انہیں

ہر حالت میں سب سے زیادہ مستقیم الاحوال، متقی اور نفس پر قابو رکھنے والا پاؤ گے۔ اور ابن عون کا بیان ہے کہ میں نے ان حضرات کی مانند دنیا میں کسی کو نہیں پایا۔ عراق میں ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ، حجاز میں محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ، اور شام میں رجاء بن حیوہ رحمۃ اللہ علیہ اور پھر ان تینوں میں ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بالکل بے عدیل تھے۔ عثمان تیمی کا قول ہے کہ بصرہ میں محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر اعلم بالقضاء کوئی نہیں گزرا۔

(مقدمہ تعبیر الرؤیا اردو ص ۳۶ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں۔

حضرت سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں چھ افراد محمد، معبد، انس، یحییٰ، حفصہ اور کریمہ معروف ہیں، اور چھ کے چھ حدیث کے ثقہ راوی ہیں، ان میں سب سے زیادہ مشہور اور جلیل القدر صاحبزادے حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کے عجیب وغریب حالات مستقل تصنیف چاہتے ہیں، آپ کا ورع وتقویٰ ضرب المثل ہے۔ نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

بہر حال! حضرت محمد بن سیرین مسلم طور پر تفسیر، حدیث اور فقہ کے امام ہیں۔

(علوم القرآن ص ۴۷۳۔۴۷۴ مطبوعہ مکتبہ دار العلوم کراچی)

محمد عبد الرحمٰن مظاہری لکھتے ہیں۔

امام محمد بن سیرین کے فضل وکمال کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ طویل مدت سرتاج تابعین حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے ہیں۔ ان جیسے بزرگوں کے فیض صحبت نے امام ابن سیرین کو پیکر علم وعمل بنا دیا۔

علامہ ابن سعد لکھتے ہیں کہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بالا فقیہ وامام، ثقہ، کثیر العلم، امام تفسیر، زہد وتقویٰ کے عظیم مینار تھے۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی لکھتے ہیں کہ وہ جملہ علوم میں یکساں کمال رکھتے تھے۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ ہیں ابن سیرین علیہ الرحمۃ تفسیر وحدیث وفقہ کے علاوہ تعبیر خواب کے امام سمجھے جاتے ہیں۔

علامہ ابن حجر بھی انھیں ''ام الحدیث'' کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

(اکیس جلیل القدر تابعین کرام ص ۲۱۲۔۲۱۳ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

قال الحافظ ابو الخیر السخاوی رحمه الله تعالی فی فتاویه رایت من نسب لعائشة رضی الله تعالیٰ عنها ان عمامة رسول الله ﷺ فی السفر کانت بیضاء وفی الحضر کانت سوداء و کل منها سبعة اذرع وهذا شئ ما علمناه انتهی۔

ترجمہ: امام حافظ ابوالخیر سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ میں نے وہ روایت دیکھی جو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے منسوب ہے کہ حضور ﷺ کا عمامہ شریف سفر میں سفید اور گھر میں سیاہ ہوتا تھا۔

(سبل الھدی والرشاد ج۷ ص۲۷۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مفتی ظفر الدین دیوبندی لکھتے ہیں۔

وقال الطحاوی فی فتاواہ رایت ما نسب لعائشة ان عمامة فی السفر بیضاء وفی الحضر سوداء و کل منها سبعة اذرع۔

ترجمہ: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ میں نے وہ روایت دیکھی جو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے منسوب ہے کہ حضور ﷺ کا عمامہ شریف سفر میں سفید اور گھر میں سیاہ ہوتا تھا۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبندی ج۴ ص۹۵)

محدثین فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ثابت نہیں یعنی موضوع ہے۔

سبز رنگ کا عمامہ شریف سبز لباس پہننا سنت اور جنتیوں کا لباس ہے

سبز لباس پہننا سنت ہے اور یہ جنتیوں کا لباس ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ویلبسون ثیاباً خضراً من سندس واستبرق۔

ترجمہ: اور سبز کپڑے کریب اور قناویز کے پہنیں گے۔

(تفسیر نور العرفان سورۃ الکھف آیت نمبر ۳۱ ص۳۵۷ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

علیھم ثیاب سندس خضر واستبرق۔

ترجمہ: ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قناویز۔

(تفسیر نور العرفان سورۃ الدھر آیت نمبر ۲۱ ص ۲۹۶ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

ابن بطال مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام ابوالحسن علی بن خلف العربی المالکی متوفی ۴۴۹ھ لکھتے ہیں۔

ما نصه الثیاب الخضر من لباس اهل الجنة قال تعالی ویلبسون ثیاباً خضراً من سندس واستبرق۔ (شرح صحیح البخاری لابن بطال ج۹ ص ۱۰۲)

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ لکھتے ہیں۔

ای لباس اهل الجنة۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۵۸ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں۔

وآن از ثیاب جنت است۔

(اشعتہ اللمعات فارسی کتاب اللباس ج ۳ ص ۵۷۱ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ۶۶۸ھ لکھتے ہیں۔

وخص الاخضر لانه الموافق للبصر لان البیاض یبدد النظر ویولم والسواد یورم والخضرة لون بین السواد والبیاض وتلك تجمع الشعاع۔

ترجمہ: سبز رنگ کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ بصارت کے لیے موزوں اور اس کے لیے موافق و سازگار ہے کیونکہ سفید رنگ نظر کو متفرق و منتشر کرنے والا اور تکلیف والم دینے والا ہوتا

ہے اور سیاہ رنگ غصہ پیدا کرتا ہے اور سبز رنگ سیاہ اور سفید دونوں رنگوں کی درمیانی اور اعتدالی کیفیت کا حامل رنگ ہے۔ جس پر نظر ٹھہرتی ہے اور انتشار بصر کا موجب نہیں بنتا (اس لیے اس معتدل رنگ کو جنتیوں کے لباس کے لیے خاص کیا گیا ہے)۔

(التذکرة فی احوال الموتی وامور الآخرة ج۲ص۳۲۸مطبوعه سعیدیه کتب خانه صدف پلازه محله جنگی پشاور)، (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ج۱۰ص۳۹۷مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

علامہ بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام الشیخ ابراہیم البیجوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

واللباس الاخضر هو لباس اهل الجنة کما فی جز ویدل علیه قوله تعالیٰ ویلبسون ثیاباً خضراً۔ (المواهب اللدنية على الشمائل المحمدية للبيجوری ص۵۷ فاروقی کتب خانه ملتان)

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں۔

ویدل علی استحباب لبس الاخضر لانه لباس اهل الجنة وهو ایضا من انفع الالوان للابصار ومن اجملها فی اعین الناظرین۔

ترجمہ: یہ سبز لباس کے استحباب پر دلیل ہے کیونکہ یہ جنتیوں کا لباس ہے اور آنکھوں کے لئے مفید رنگ ہے اور لوگوں کی نظر میں خوبصورت رنگ ہے۔

(نیل الاوطار ج۲ص۹۵مطبوعه دارالجیل بیروت)

حدیث نمبر ﴿۱﴾

ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کا بیان کہ میں نے دو سبز چادریں پہنے ہوئے دیکھا

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبدالرحمن بن مهدی حدثنا عبیدالله بن ایاط

بن لقیط عن ابیه عن ابی رمثة قال رایت رسول اللہ ﷺ وعلیه بردان اخضران۔ قال ابوعیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب۔

ترجمه: حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سبز چادریں پہنے ہوئے دیکھا۔

(سنن الترمذی باب ماجاء فی الثوب الاخضر ج۵ص۱۱۹رقم الحدیث۲۸۱۲مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (مستدرك للحاكم ج۲ص۶۶۴رقم الحدیث۴۲۰۳مطبوعه دارالكتب العلمیة بیروت)، (غایة الاحكام فی احادیث الاحكام ج۳ص۱۰۲رقم الحدیث۵۱۰۴مطبوعه دارالكتب العلمیة بیروت)، (شرح السنة ج۶ص۱۵۹رقم الحدیث۲۹۸۵مطبوعه دارالكتب العلمیة بیروت)، (السیرة النبویة لابن عساكر ج۴ص۱۳۹مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الكبیر ج۴ص۱۳۹مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (الفتح الربانی مع شرحه بلوغ الامانی ج۱۷ص۲۴۲مطبوعه مصر)، (شرح الطیبی علی مشكاة المصابیح المسمی الكاشف عن حقائق السنن ج۸ص۲۲۴مطبوعه ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة كراچی)، (سبل الھدی والرشاد ج۷ص۳۱۲مطبوعه دارالكتب العلمیة بیروت)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

عن ابی رمثة قال رأیت رسول اللہ ﷺ وعلیه بردان اخضران۔

ترجمه: حضرت ابی رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سبز چادریں اوڑھے دیکھا۔(طبقات الكبری ابن سعد ج۱ص۴۵۳مطبوعه دا رصادربیروت)

یه حدیث مبارکه صحیح ھے

امام یحییٰ بن شرف الدین نووی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں۔

رواہ ابو داود والترمذی باسناد صحیح۔

ترجمه: اس حدیث مبارکہ کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔(المجموع شرح المھذب للنووی ج۴ص۳۹۰مطبوعه دارالفكر بیروت)

الفتح الربانی شرح بلوغ الامانی

الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی میں ہے۔

ویدل علی استحباب لبس الاخضر لانہ لباس اھل الجنۃ وھو ایضاً من انفع الالوان للابصار ومن اجملھا فی اعین الناظرین۔

ترجمہ یہ سبز لباس کے استحباب پر دلیل ہے کیونکہ یہ جنتیوں کا لباس ہے اور آنکھوں کے لئے مفید رنگ ہے اور لوگوں کی نظر میں خوبصورت رنگ ہے۔

(الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی ج۱۷ص۲۴۲مطبوعہ مصر)

حدیث نمبر ﴿۲﴾

سبز رنگ کو دیکھنے سے نظر میں اضافہ ہوتا ہے

امام محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی متوفی ۴۵۴ھ لکھتے ہیں۔

عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ ﷺ النظر الی الخضرۃ یزید فی البصر ......

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سبز رنگ کو دیکھنے سے نظر میں اضافہ ہوتا ہے۔

(مسند الشھاب ج۱ص۱۹۳رقم الحدیث۲۸۹مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

حدیث نمبر ﴿۳﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سبز چادر کو بغل کے نیچے سے اوڑھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کرنا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا مومل بن اسماعیل اخبرنا سفیان عن بن جریج عن عطاء او غیرہ عن

يعلى عن ابيه قال رايت النبی ﷺ يطوف بالبيت مضطبعا ببرد اخضر الصوف۔

ترجمہ :حضرت یعلی اپنے والد سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے سبز چادر کو بغل کے نیچے سے اوڑھے ہوئے دیکھا۔

(طبقات الکبری ابن سعد ج۱ص۴۵۳مطبوعہ دارصادر بیروت)، (زادالمعاد فصل فی ملابسہ ﷺ ج۱ ص۴۵امطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (اخلاق النبی ﷺ وآدابہ ج۲ص۸۳ارقم الحدیث۲۹۹مطبوعہ دارالمسلم الریاض)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی ابو داود عن يعلى بن امية قال رايت رسول الله ﷺ يطوف بالبيت مضطبعا ببرد اخضر۔

ترجمہ :امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو سبز چادر میں طواف کرتے ہوئے دیکھا۔

(سبل الھدی والرشاد ج۷ص۳۱۲مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ﴿۴﴾

حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ پر دو سبز چادریں تھیں

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی النسائی عن ابی راشد قال خرج علينا رسول الله ﷺ وعليه ثوبان اخضران

ترجمہ :امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ابو راشد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ تشریف لائے آپ پر دو سبز چادریں تھیں۔

(سبل الھدی والرشاد ج۷ص۳۱۲مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ﴿۵﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز رنگ بہت ھی زیادہ پسند تھا

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا موسی بن هارون ثنا ابراهيم بن المنذر الحزامی نا ینعقد ابن عیسی ثنا سعيد بن بشير عن قتادة عن انس قال كان احب الالوان الی رسول اللهﷺ الخضرة

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا۔

(طبرانی الاوسط ج۸ص۸۱رقم الحدیث ۸۰۲۷مطبوعه دارالحرمین القاهرة)، (غاية الاحكام فی احاديث الاحكام ج۳ص۱۰۲رقم الحديث ۵۱۰۷مطبوعه دارالکتب العلميه بیروت)، (السيرة النبوية لابن عساكر ج۴ص۳۹امطبوعه داراحياء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الكبير ج۴ص۱۳۹ مطبوعه داراحياء التراث العربی بیروت)، (الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج۳ص۳۲۵برقم ۷۷۸ مطبوعه دارالفکر بیروت)، (اتحاف سادة المتقين باب آداب المعيشة واخلاق النبوة ج۸ص۲۵۰مطبوعه دارالكتب العلميه بیروت)، (سبل الهدی والرشاد ج۷ص۳۱۲مطبوعه دارالكتب العلمية بیروت)

اس حدیث مبارکه کے رجال ثقه هیں

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں۔

وعن يروی ان النبی ﷺ كان يحب الخضرة او قال كان احب الالوان الی رسول اللهﷺ رواه البزار والطبرانی فی الاوسط ورجال الطبرانی ثقات۔

ترجمه: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا۔

اس حدیث مبارکہ کو امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں روایت کیا ہے اور طبرانی اوسط کے رجال ثقہ ہیں۔

(مجمع الزوائد ج۵ص۲۹امطبوعه دارالكتاب العربی بیروت)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

فقال انس كنا نتحدث ان احب الالوان الی النبی ﷺ الخضرة۔

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم لوگ آپس میں باتیں کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ رنگ سبز رنگ ہوتا تھا۔

(شعب الایمان ج ۵ ص ۱۹۳ رقم الحدیث ۶۳۲۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ﴿۶﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سبز رنگ کو دیکھنا اور سرخ کبوتر کو دیکھنا پسند فرماتے تھے

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبداللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں۔

وعن عائشة رضی اللہ عنها ان النبی ﷺ کان یعجبه النظر الی الخضرة والی الحمام الاحمر اخرجهما ابو نعیم۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سبز رنگ کو دیکھنا اور سرخ کبوتر کو دیکھنا پسند فرماتے تھے۔

(غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۵۱۰۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر ﴿۷﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفد کے آنے کے وقت سبز کپڑے پہنتے تھے

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی ابن سعد عن عروۃ ان رسول اللہ ﷺ کان له ثوب اخضر یلبسه للوفود۔

ترجمہ: امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ وفد کے آنے کے وقت سبز کپڑے پہنتے تھے۔

(سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ﴿۸﴾

جبریل علیہ السلام کا سبز جھنڈا

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

فاذا کان لیلة القدر امر اللہ تعالی جبریل فیھبط فی کبکبة من الملائکة الی الارض ومعه لواء اخضر فیر کزہ علی ظھر الکعبة۔

ترجمہ :لیلة القدر میں اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام سے فرمائے گا تو وہ فرشتوں کی جماعت کے ساتھ زمین پر آئیں گے اور اس کے ساتھ سبز جھنڈا ہوگا جس کو کعبہ کی چھت پر گاڑیں گے۔

(جامع الاحادیث الکبیر ج۲۰ ص۱۴۹ رقم الحدیث ۶۰۴۵ امطبوعہ دارالفکر بیروت)

حدیث نمبر ﴿۷﴾

سبز عمامہ پہننا مہاجرین اولین کی سنت ہے

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا جریر بن حازم عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبداللہ قال ادرکت المھاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود وبیض وحمر وخضر وصفر یصع احدھما یباع علی راسه ویضع القلنسوة فوقھا ثم یدیر یباع ھکذا یعنی علی کورہ لا یخرجھا من تحت ذقنه۔

ترجمہ :حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے ان میں سے کوئی عمامہ اپنے سر پر رکھتا اور اس کے اوپر ٹوپی رکھتا ٹوپی کے گرد اس طرح عمامہ کو لپیٹ دیتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص۱۸۱ رقم الحدیث ۲۴۹۸۷ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

یہ روایت سنداً صحیح ہے

یہ روایت سنداً صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

پہلا راوی امام ابن ابی شیبہ

امام ذھبی علیہ الرحمہ امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

الحافظ الکبیر الحجة ابوبکر حدث عنہ احمد بن حنبل والبخاری وابوالقاسم البغوی والناس ووثقه الجماعة۔

ترجمہ: آپ حافظ کبیر اور حجت ہیں۔ امام بخاری اور احمد بن حنبل کے استاد ہیں اور محدثین کی ایک پوری جماعت نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔

(میزان الاعتدال ج۲ص۴۷۷برقم ۴۹۳۲مطبوعہ دارالفکر بیروت)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وقال احمد: صدوق۔

امام احمد نے فرمایا ابوبکر بن ابی شیبہ صدوق ہے یعنی سچا ہے۔

وقال العجلی: ثقة و کان حافظا للحدیث۔

امام عجلی نے کہا آپ ثقہ ہیں اور آپ حدیث کے حافظ ہیں۔

وقال ابوحاتم وابن خراش: ثقة۔

امام ابوحاتم اور امام ابن خراش نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔

امام ابن معین نے کہا:

ابوبکر عندنا صدوق۔

ترجمہ: کہ ہمارے نزدیک ابوبکر سچے راوی ہیں۔

امام ابن حبان نے آپ کو ثقات میں داخل کیا ہے۔ امام ابن قانع نے کہا آپ ثقہ ثبت ہیں۔ آخر میں حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے آپ سے تیس حدیثیں روایت کی ہیں جبکہ امام مسلم علیہ الرحمۃ نے ایک ہزار پانچ سو چالیس احادیث آپ سے روایت کی ہیں۔

(تہذیب التہذیب ج۳ص۲۵۲۔۲۵۴برقم ۴۰۴۹مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

دوسرا راوی سلیمان بن حرب

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

وقال یعقوب بن شسة ثنا سلیمان بن حرب وکان ثقة ثبتا صاحب حفظ وقال النسائی ثقة مامون وقال بن خراش کان ثقة قال البخاری قال سلیمان بن حرب ولدت سنة وقال حنبل بن اسحاق مات سنة اربع وعشرین ومائتین وقال بن سعد کان ثقة کثیر الحدیث۔۔۔۔

قلت وذکرہ بن حبان فی الثقات وقال بن قانع ثقة مامون وقال صاحب الزھرة روی عنه البخاری مائه و سبعة وعشرین حدیثا وقال بن عدی کان یغسل الموتی وکان خیرا فاضلاً۔

(تھذیب التھذیب ج ۴ ص ۱۰۱ برقم ۳۱۱ مطبوعه دارالفکر بیروت) (تقریب التھذیب ص ۲۵۰ برقم ۲۵۴۵ مطبوعه دار الرشید سوریا) (التاریخ الکبیر بخاری ج ۴ ص ۸ برقم ۱۸۲۷ مطبوعه دارالفکر بیروت)

تیسرا راوی جریر بن حازم

یہ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

وقال العجلی بصری ثقة وقال النسائی لیس به باس وقال ابو حاتم صدوق صالح وقال بن عدی وقد حدث عنه ایوب السختیانی واللیث بن سعد وله احادیث کثیرة عن مشائخه وهو مستقیم الحدیث۔

(تھذیب التھذیب ج ۲ ص ۶۱ برقم ۱۱۱ مطبوعه دارالفکر بیروت)

چوتھا راوی یعلی بن حکیم

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں

قال احمد وابن معین وابوزرعة والنسائی ثقة وقال ابو حاتم لاباس به وقال یعقوب بن سفیان مستقیم الحدیث وقال بن خراش کان صدوقاً وذکرہ بن حبان فی الثقات۔(تھذیب التھذیب ج ۱۱ ص ۳۵۲ برقم ۷۵۰ مطبوعه دارالفکر بیروت)

پانچواں راوی سلیمان بن ابی عبداللہ

امام محدثین محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ لکھتے ہیں۔

سلیمان بن ابی عبداللہ ادرك المهاجرين سمع منه يعلى بن حكيم عن ابی هريرة وسعد۔(التاریخ الکبیر للبخاری ج ۴ ص ۲۳ برقم ۱۸۳۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

سلیمان بن ابی عبد الله مقبول من الثالثة۔

(تقریب التهذیب ص ۲۵۰ برقم ۲۵۴۵ مطبوعه دار الرشید سوریا)،(الثقات ج ۴ ص ۳۱۴ برقم ۳۰۷۵ مطبوعه دار الفكر بيروت)

امام عبدالرحمن بن ابی حاتم متوفی ۳۲۷ھ لکھتے ہیں۔

سلیمان بن ابی عبدالله روى عن سعد وصهيب وابی هريرة وادرك المهاجرين والانصار روى عنه يعلى بن حكيم سمعت ابی يقول ذلك حدثنا عبدالرحمن قال سئل ابی عن سليمان بن ابی عبدالله هذا فقال ليس بالمشهور فيعتبر بحديثه۔

(الجرح والتعدیل ج ۴ ص ۱۲۷ برقم ۵۴۹ مطبوعه داراحياء التراث العربی بيروت)

ان کے علاوہ امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

امام اسحاق بن ابراہیم راہویہ متوفی ۲۳۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا وهب بن جرير حدثنی ابی عن يعلى بن حكيم عن سليمان بن ابی عبدالله قال ثم ادركت المهاجرين يعتمون بعمائم كرابيس حمر و سود وخضر وصفر يضع احدهم طرف يباع على راسه ثم يضع القلنسوة عليها ثم يديرونها على رووسهم ولا يدخلونها تحت اذقانهم قال اسحاق قال النضر وذكر حديث الزبير انه كان معمما يوم بدر بعمامة صفراء فنزلت الملائكة وعليهم عمائم بنو قال النضر لا يعرف الاعتجاز الا ان يلف بها على راسه ولا يدخلها تحت ذقنه۔

(مسند اسحاق بن راهويه ج ۳ ص ۸۸۲۔۸۸۳ رقم الحديث ۱۵۵۶ مطبوعه مكتبة الايمان المدينة المنورة)

ابو عبداللہ عبد البصیر خراسانی دیوبندی کی خیانت

دیوبندیوں کے دلوں میں دعوت اسلامی سے اتنا بغض وعناد ہے کہ انہوں نے صرف دعوت اسلامی سے بغض وعناد کی وجہ سے احادیث کی کتب میں خیانتیں شروع کردی ہیں یہ روایت جس میں ہے کہ حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے یہ امیر اہل سنت مولانا الیاس قادری مدظلہ العالی کی کتاب میں تو نہیں اور نہ ہی انہوں نے اس روایت کو اپنی طرف سے بنایا ہے یہ روایت تو حدیث کی مشہور کتاب مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند اسحاق بن راہویہ میں ہے لیکن ابوعبداللہ عبدالبصیر خراسانی دیوبندی کو چین نہیں آیا اس لئے انہوں نے اس روایت کو پورے سند کے ساتھ لکھا لیکن حدیث میں وخضر کے لفظ کو کوے کا شوربا سمجھ کر ہضم کر گئے تف ہے اس خیانت پر۔ ملاحظہ فرمائیں ابوعبداللہ عبدالبصیر خراسانی دیوبندی کی کتاب ''شآبیب الغمامة فی تحقیق مسئلة العمامة ص ۲۵ مطبوعه دار البصائر الاسلامیة للنشر والتوزیع خراسان ایران الطبعة الثالثة ذی الحجة ۱۴۲۴ھ'' اور اس کتاب پر مستند علمائے دیوبند کی تقاریظ بھی موجود ہیں جن میں بنوری ٹاؤن کے مفتی نظام الدین شامزئی بھی شامل ہیں۔

پہلے حدیث کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں اس کے بعد دیوبندی مولوی کی چوری ملاحظہ فرمائیں:

مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

قال ادرکت المهاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود وبیض وحمر وخضر وصفر۔

ترجمہ: میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا

زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۰ رقم الحدیث ۲۴۹۸۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

مسند اسحاق بن راہویہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

قال ادرکت المهاجرین یعتمون بعمائم کرابیس حمر و سود وخضر وصفر۔

مسند اسحاق بن راهويه ج ۳ ص ۸۸۲-۸۸۳ رقم الحدیث ۱۵۵۶ مطبوعہ مکتبۃ الایمان المدینۃ المنورۃ)

قارئین حضرات آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حدیث مبارکہ میں وخضر کے الفاظ موجود ہے لیکن جب دیوبندی مولوی اس کو نقل کرتا ہے تو سبز عمامہ کے دشمنی میں اس کو چوری کرلیتا ہے۔ عبداللہ عبدالبصیر خراسانی دیوبندی لکھتے ہیں:

ما اخرجه ابن ابی شیبة قال حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا جریر بن حازم عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبدالله قال ادرکت المهاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود وبیض وحمر وصفر یضع احدهما یباع علی راسه ویضع القلنسوة فوقها ثم یدیر یباع هکذا یعنی علی کوره لا یخرجها من تحت ذقنه۔

(شآبیب الغمامه فی تحقیق مسئلة العمامة الباب الثانی فی بیان بعض آداب العمامة فصل فی کیفیة لبسها ص ۲۴-۲۵ مطبوعہ دار البصائر الاسلامیہ للنشر والتوزیع خراسان ایران الطبعة الثالثة ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ)

اگر کوئی کہے کہ یہ کمپوزنگ کی غلطی ہے تو یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ دوسری مرتبہ یہی چوری پھر کرتا ہے دوسری جگہ لکھتے ہیں:

وایضاً ما ذکرنا مما عند ابن ابی شیبة من طریق سلیمان بن ابی عبدالله قال ادرکت المهاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود

وبیض وحمر وصفر یضع احدهما یباع علی راسه ویضع القلنسوة فوقها ثم یدیر یباع هکذا یعنی علی کوره لا یخرجها من تحت ذقنه۔

(شآبیب الغمامة فی تحقیق مسئلة العمامة فصل فی ذکر تلون الابیض ص۵۷ مطبوعه دار البصائر الاسلامیة للنشر والتوزیع خرسان ایران الطبعة الثالثة ذی الحجة ۱۴۲۴ھ)

ان کے علاوہ دیوبندیوں اور وہابیوں کی چوریوں کی تفصیل فقیر ناچیز کی کتاب ''چوری پر چوری'' مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی کراچی میں ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ﴿۸﴾

مجھے میرا رب سبز جوڑا پہنائے گا

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا یزید بن عبد ربه قال حدثنی محمد بن حرب قال حدثنی الزبیدی عن الزهری عن عبدالرحمن بن عبدالله بن کعب بن مالک عن کعب بن مالک ان رسول الله ﷺ قال یبعث الناس یوم القیامة فاکون انا وامتی علی تل ویکسونی ربی تبارک وتعالی حلة خضراء ثم یوذن لی فاقول ماشاء الله ان اقول فذاك المقام المحمود۔

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے مجھے میرا رب سبز جوڑا پہنائے گا پھر مجھے شفاعت کی اجازت ہوگی یہ مقام محمود ہے۔ (مسند احمد ج۳ ص۴۵۶ مطبوعہ موسسة قرطبة مصر)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی گھاس سے زیادہ سبز قمیص

امام محمد بن سعد بصری متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

ینا ق بن سلمان بیان کرتے ہیں......

قال اعزب هلم الی قمیصی قال فلبسه وانه لاخضر من الاشنان۔

ترجمہ۔ حضرت عمر ﷺ نے (یناق بن سلمان) فرمایا کہ جاؤ میرے پاس میرا قمیص لاؤ۔ پھر اسے انہوں نے پہن لیا جو گھاس سے زیادہ سبز تھا۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۳ ص ۳۳۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)

علامہ عبدالرحمن ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں۔

عن ابن عون قال انبتت ان عمر اصیب و علیه ازار احضر۔

(مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب ﷺ لابن جوزی الباب الثالث فی صفته وهیئته ﷺ ص ۱۵ مطبوعہ مکتبة دار العقیدة للتراث بتحقیق ابو انس مصری سلفی)

جنت میں شہداء کے سبز خیمے

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا یعقوب حدثنا ابی عن ابن اسحاق قال حدثنی الحارث بن فضیل الانصاری عن محمود بن لبید الانصاری عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ الشهداء علی بارق نهر بباب الجنة فی قبة خضراء یخرج علیهم رزقهم من الجنة بکرة عشیة۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا شہداء کرام باب جنت پر موجود ایک نہر کے کنارے سبز رنگ کے خیمے میں رہتے ہیں جہاں صبح وشام جنت سے ان کے پاس رزق پہنچتا رہتا ہے۔

(مسند احمد (مسند عبداللہ بن عباس رضی الله عنه) ج ۴ ص ۲۲۰ رقم الحدیث ۲۳۹۰ مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۸ء بتحقیق شعیب الارنووط وفی نسخة ج ۱ ص ۲۶۶ رقم الحدیث ۲۳۹۰ مطبوعہ مؤسسة قرطبة مصر) (تفسیر طبری ج ۲ ص ۴۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت الطبعة الاولیٰ ۱۴۰۵ھ) (صحیح ابن حبان ج ۱۰ ص ۵۱۵ رقم الحدیث ۴۶۵۸ مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت الطبعة الثانیة ۱۹۹۳ء بتحقیق شعیب الارنووط) (مستدرک للحاکم ج ۲ ص ۸۴ رقم الحدیث ۲۴۰۳ مطبوعہ دار الکتب

العلمية بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۰ء بتحقیق مصطفی عبد القادر عطا) (موارد الظمان ج ۱ ص ۳۸۸ رقم الحدیث ۱۶۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت) (طبرانی الاوسط ج ۱ ص ۳۵ رقم الحدیث ۹۳ مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ مصر الطبعة الاولی ۱۴۱۵ھ بتحقیق طارق بن عوض بن محمد) (مسند عبد بن حمید ج ۱ ص ۲۳۷ رقم الحدیث ۷۰۳ مطبوعہ مکتبة السنة القاھرۃ مصر الطبعہ الاولی ۱۹۸۸ء بتحقیق صبحی البدری السامرائی)

قاسم بن محمد رحمة الله عليه
کا سبز ٹوپی پہننا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

قال اخبرنا عارم بن الفضل قال اخبرنا حماد بن زید عن ایوب قال رایت علی القاسم بن محمد قلنسوة من خز خضراء ورداء سابری له علم ملون مصبوغ بشی من زعفران۔

ترجمہ: حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ پر سبز خز کی ٹوپی دیکھی اور سابری چادر دیکھی جس پر رنگین دھاریاں تھیں کسی قدر زعفران سے رنگی ہوئی تھیں۔ (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۸۹ مطبوعہ دار صادر بیروت)

محدث کبیر امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں۔

عن ایوب قال رایت علی القاسم بن محمد قلنسوة من خز اخضر ورداء سابر له علم ملون مصبوغ بشی من زعفران۔

ترجمہ: حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سبز رنگ کی ریشمی ٹوپی اور نشان زدہ سابری چادر جو زعفران میں کسی حد تک رنگی گئی تھی دیکھی۔

(حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء ذکر ذکر قاسم بن محمد رحمة الله علیه ج ۲ ص ۱۸۵ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

محدث کبیر امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں۔

الفقیه الورع الشفیق الضرع نجل الصدیق ذوالحسب العتیق القاسم بن محمد بن

ابی بکر الصدیق کان لغوامض الاحکام فائقا والی محاسن الاخلاق سابقا۔

ترجمہ: ان میں سے ایک فقیہ، پرہیزگار، شفیق، فروتنی وعاجزی کرنے والے، عمدہ واعلیٰ نسب والے قاسم بن محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ احکام کی باریکیوں پر فائق تھے محاسن اخلاق کی طرف سبقت کرنے والے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء ذکر ذکر قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ ج ۲ ص ۸۳ امطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

امام المحدثین امام مالک رضی اللہ عنہ کی سبز ٹوپی

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابو زکریا بن ابی اسحاق اخبرنا ابوالحسن الطرائفی حدثنا عثمان بن سعید حدثنا القعنبی فیما قراء علی مالک عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ زوج النبی ا انھا کست عبداللہ بن الزبیر مطرف خز کانت عائشۃ تلبسہ قال القعنبی رایت علی مالک قلنسوۃ خز خضراء۔

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو چوکھونٹ کی چادر بنائی تھی جو ریشم اور اون سے بنی ہوئی تھی (جس کے چاروں طرف باڈر ہوتا تھا) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کو پہناتی تھیں واضح رہے کہ یہ سیدہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے قعنبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے امام مالک رضی اللہ عنہ کے سر پر ٹوپی دیکھی جو سبز ریشم کی تھی۔

(شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۶۵ ارقم الحدیث ۶۲۰۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (موطاء امام مالک ج ۲ ص ۹۱۲ رقم الحدیث ۶۲۴ امطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دو سبز کپڑے

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

وقال معرف بن واصل رایت عمر بن عبدالعزیز قدم مکة وعلیه ثوبان اخضران:

ترجمه :معرف بن واصل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا جب وہ مکے میں داخل ہوئے ان پر دو سبز کپڑے تھے۔

(سیر اعلام النبلاء ذکر عمر بن عبدالعزیز رحمة الله علیه ج۵ص۱۳۵مطبوعه مؤسسة لرسالة بیروت)

امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا عبدالرزاق عن معمر قال اخبرنی الحکم عتیبة قال رایت علی شریح مطرفا من خز اخضر (مصنف عبدالرزاق ج۱۱ ص۷۶ مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت)

فرشتوں کے سبز عمامے

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ جنگ بدر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

وکان سیماء الملائکه عمائم قد ارخوها بین اکتافهم خضر و صفر و حمر من نور۔

ترجمه :ملائکہ کی علامت وہ عمامے تھے جن کے سرے وہ اپنے دونوں شانوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔اور سبز وسرخ نور کے تھے۔

(طبقات الکبری ابن سعد ج۲ص۱۶ مطبوعه دارصادر بیروت)

امام محمد بن عمر واقدا اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

معاذ بن رفاعہ بن رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرشتوں کی علامت یہ تھی کہ انہوں نے اپنے عماموں کے شملوں کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا ان کے عمامے کا رنگ سبز زرد اور سرخ تھا اور ان کے گھوڑوں کی پیشانیوں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھی۔

(کتاب المغازی ج۱ص۸۱-۵۷مطبوعه عالم الکتب بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

قال: ابن سعد و کانت سیما الملائکة یوم بدر عمائم قد ارخوھا بین اکتافھم خضر وصفر وحمر من نور والصفوف من نواصی خیلھم فقال رسول اللہ ﷺ لاصحابه: ان الملائکة قد سومت فسوموا فاعلموا بالصوف فی مغافرھم وقلانسھم وکانت الملائکة علی خیل بلق۔

(سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکة یوم بدر ج ۴ص ۴۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سبز عمامہ پہننا جبریل علیہ السلام کی سنت

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۴۴ھ لکھتے ہیں۔

فقال ﷺ انشدکم اللہ ھل رایتم فی میمنتکم صاحب الفرس الاغر المحجل ذالعمامة الخضراء بھا ذوابتان مرخاتین علی کتفیه بیده حربة قد حمل بھا علی المیمنة فازالھا قالوا نعم قال ھو جبریل علیه الصلاة والسلام وانه امرنی ان ادفع سھمه لعلی۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے لشکر کے دائیں طرف سفید داغ والے گھوڑا سوار نہیں دیکھا کہ سبز عمامہ باندھے دو شملے کاندھے پر لٹکائے ہوئے ہاتھ میں نیزہ تھا اور کافروں کے میمنہ پر حملہ کیا تو ختم کر دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہاں دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور مجھ سے فرمایا کہ میرا نیزہ علی رضی اللہ عنہ کو دیں۔

(انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروفة بالسیرۃ الحلبیه ج ۳ص ۱۹۰ مطبوعہ دار المعرفة بیروت)

فقہاء کے اقوال کہ سبز لباس پہننا سنت ہے

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں۔

وفی بستان فقیه ابی اللیث یستحب البیض والخضر من الثیاب وفی الشرعة احب الالوان البیاض والنظر الی الخضر یزید فی البصر وقد لبس رسول الله ﷺ البرد الاخضر ولبس الاخضر سنة۔

ترجمہ: فقیہ ابواللیث کی کتاب ''بستان'' میں ہے کہ سفید اور سبز مستحب ہے اور شرعۃ الاسلام میں ہے رنگوں میں پسندیدہ رنگ سفید ہے اور سبز رنگ بینائی کو زیادہ کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے سبز چادر زیب تن فرمائی ہے اور سبز رنگ پہننا سنت ہے۔

(کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۲ مطبوعہ داراحیاء العلوم کراچی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں۔

وفی الشرعة وقد لبس النبی ﷺ عمامة سوداء ویرسل ذنبه بین کتفیه پس دربستن دستار سنت آنست که سفید باشد بے آمیزش رنگ دیر ودستار مبارك آنحضرت ﷺ اور اکثر اوقات سفید بود وگاھے سیاہ واحیاناً سبز۔

ترجمہ: شرعۃ الاسلام میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیاہ عمامہ زیب سر فرمایا ہے اور اس کا شملہ اپنے دونوں کندھوں کے درمیان میں لٹکایا پس عمامہ باندھنے میں سنت یہ ہے کہ سفید ہو جس میں دوسرے کسی رنگ کی آمیزش نہ ہو اور حضور ﷺ کی دستار مبارک اکثر اوقات سفید ہوا کرتی اور کبھی سیاہ اور کبھی سبز۔

(کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۳ مطبوعہ داراحیاء العلوم کراچی) (رسالہ ضیاء القلوب فی لباس المحبوب مع خلاصة الفتاویٰ للشیخ دھلوی ج ۳ ص ۵۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

نیز یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں۔

ابن عباس گفت پیغبمر ارا بر منبر دیدم کہ خطبہ میکرد و بر ھائے سبز پوشیدہ بود۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے پیغمبر ﷺ کو منبر پر دیکھا کہ آپ خطبہ دے رہے تھے اور سبز رنگ کی چادر آپ کے زیب تن تھی۔

(شرح سفر السعادۃ ص ۴۳۱ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

نیز لکھتے ہیں۔

وایں بیان واقع است نہ آنکہ سبز خالص پوشیدن حرام بود چنانکہ سرخ خالص زیرا کہ بہ تحقیق ثابت شدہ است کہ دوست تریں رنہا نزد آنحضرت ﷺ بعد از بیاض خضرت بود۔

ترجمہ :یہ بیان واقع ہے یعنی نبی کریم ﷺ نے سبز دھاریوں والی چادر کو استعمال فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ خالص سبز لباس پہننا منع ہے جس طرح کہ سرخ خالص۔اس لئے کہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو سفید رنگ کے بعد خالص سبز رنگ بہت زیادہ پسند تھا۔(شرح سفر السعادۃ ص۴۳۱مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

داماد آفندی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

الفقیہ المحقق عبداللہ بن الشیخ محمد بن سلیمان داماد آفندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

(ویستحب) الثوب (الابیض والاسود) لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام ان اللہ یحب الثیاب البیض وانہ خلق الجنۃ بیضاء وقد روی علیہ اسلام لبس الجبۃ السوداء والعمامۃ السوداء یوم فتح مکۃ ولا باس بالازرق وفی الشرعیۃ ولبس الاخضر سنۃ

ترجمہ :سفید وسیاہ کپڑے مستحب ہے حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سفید کپڑوں کو محبوب رکھتا ہے اور جنت بھی سفید پیدا کی گئی ہے آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن سیاہ جبہ اور عمامہ زیب تن فرمایا تھا اور شرعیہ میں ہے کہ سبز کپڑے سنت ہے۔

(مجمع النھر فی ملتقی الابحر کتاب الکراھیۃ ج۲ص۵۳۲مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

بدر المتقی فی شرح الملتقی

اس کے حاشیہ بدر المتقی فی شرح الملتقی میں ہے۔

ولبس الاخضر سنۃ کما فی الشرعیۃ۔

ترجمہ:سبز کپڑے پہننا سنت ہے جیسا کہ شرعیہ میں ہے۔

(بدر المتقی فی شرح الملتقی کتاب الکراھیۃ ج۲ص۵۳۲مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

رد المحتار

ردالمحتار میں ہے۔

ویستحب الابیض و کذا الاسود لانه شعار بنی العباس ودخل علیه الصلوة والسلام مکة وعلی راسه عمامة سوداء ولبس الاخضر سنة کما فی الشرعة من الملتقی وشرحه

ترجمہ: اور سفید لباس اچھا ہے اسی طرح سیاہ لباس بھی کیونکہ یہ قبیلہ بنوالعباس کی علامت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف میں اس حالت میں داخل ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سیاہ عمامہ شریف تھا اور سبز لباس کا پہننا سنت ہے جیسا کہ کتاب شرعۃ میں ہے۔(ردالمحتار ج۵ص۳۰۷)

☆............☆

دعوت اسلامی اور سبز عمامہ

نوٹ:

دعوت اسلامی اہل سنت و جماعت کی ایک مضبوط جماعت ہے اور فقیر کو خود دعوت اسلامی سے بہت محبت ہے اور فقیر کا خود ایک بھائی دعوت اسلامی میں ہے دعوت اسلامی والے سبز عمامہ شریف باندھتے ہیں جو یقیناً سنت ہے اور اس پر دلائل ہم بیان کر چکے ہیں۔

امام اہل سنت غزالی زماں سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

برادرانِ اہل سنت......السلام علیکم

دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت نے ہمارے اہل سنت کو اب تک ورغلایا اور اپنے دام تزویر میں پھانسا دعوت اسلامی کے عنوان سے اس تحریک کا آغاز مخلصین اہل سنت نے حضرت مولانا ممدوح وموصوف کی قیادت میں کر دیا ہے، ہمارے علماء ومشائخ وعمائد وعظماء اہل سنت کا فرض ہے کہ اس دعوت کو پاکستان کے گوشہ گوشہ میں پہنچادیں، اور اس کے ساتھ بیرونی ممالک میں بھی اس دعوت اسلامی کو عام کر دیں۔

دعوت اسلامی کے محرک مولانا محمد الیاس صاحب قادری مخلص سنی اور حضرت ضیاء الملۃ والدین مولانا محمد ضیاء الدین صاحب قادری رضوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں بلا تامل ہر سنی کو اس تحریک دعوت اسلامی میں شریک ہو کر اسے تقویت پہنچانا چاہیے اور دیوبندیوں

کی تبلیغی جماعت سے اہل سنت کو نکال کر دعوت اسلامی کی تحریک میں شامل کرنا چاہیے۔

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

۶ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ

(دعوت اسلامی علماء اہل سنت کی نظر میں مصنف مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی ص ۳ مطبوعہ قطب مدینہ پبلشرز کھارادر کراچی)

ان کے علاوہ جو منافقین دعوت اسلامی پر اعتراض کرتے ہیں کہ مشکوۃ شریف کی حدیث میں ہے کہ ستر ہزار لوگ جو دجال کی اتباع کریں گے جن پر سبز رنگ کے عمامے ہوں گے۔

ان کذابوں کا تفصیلی جواب ہم نے اپنے کتاب ''فتاویٰ میاں گل جان'' میں لکھا ہے یہاں مختصر اجواب حاضر ہے:

دجال کے ستر ہزار ساتھی اصفہان کے یہودی ہونگے

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا الفضل بن العباس قال حدثنا بشار بن موسی الخفاف قال حدثنا محمد بن مصعب القرقسانی قال حدثنا الاوزاعی عن ربیعة عن یروی قال قال رسول الله ﷺ یخرج الدجال من یهودیة اصبهان ومعه سبعون الفا من الیهود علیهم السیجان۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی پیروی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ ان پر سیجان ہوں گی۔

(طبرانی الاوسط ج ۵ ص ۱۵۶ رقم الحدیث ۴۹۳۰ مطبوعہ دارالحرمین القاهرة)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا محمد بن مصعب حدثنا الاوزاعی عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ یخرج الدجال من یهودیة اصبهان معه سبعون الفا من الیهود علیهم السیجان۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال اصفہان کے

شہر ''یہودیہ'' سے خروج کرے گا اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جن پر سیجان ہوں گی۔

(مسند احمد (مسند انس ﷺ) ج۲۱ص۵۵۔۵۶رقم الحدیث۱۳۳۴۴مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۸ءبتحقیق شعیب الارنووط)

مسند احمد کے محقق شعیب الارنووط اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

حدیث حسن۔

ترجمہ: یہ حدیث مبارکہ حسن ہے۔

(مسند احمد (مسند انس ﷺ) ج۲۱ص۵۶تحت رقم الحدیث۱۳۳۴۴مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت الطبعۃ الاولیٰ۱۹۹۸ء بتحقیق شعیب الارنووط)

اسی مسند ابویعلی کی روایت میں بھی واضح الفاظ ''سبعون الفا من الیھود علیھم السیجان'' کے الفاظ موجود ہیں:

(مسند ابویعلی ج۶ص۳۱۷رقم الحدیث۳۶۳۹ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)

نیز اسی طرح مسلم شریف کی حدیث میں بھی واضح الفاظ موجود ہیں:

حدثنا منصور بن ابی مزاحم حدثنا یحییٰ بن حمزۃ عن الاوزاعی عن اسحاق بن عبداللہ عن عمه انس بن مالك ان رسول الله ﷺ قال یتبع الدجال من زفر اصبھان سبعون الفا علیم الطیالسة۔

(صحیح مسلم ج۴ص۲۲۶۶رقم الحدیث۲۹۴۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

امام نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں۔

وعن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ یخرج الدجال من یھود اصبھان۔ رواہ احمد وابویعلی وزاد معه سبعون الفاً من الیھود علیھم السیجان۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ما جاء فی الدجال ج۷ص۳۴۱مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت)

جو کوئی مجھ پر جھوٹ بولے تو وہ اپنا ٹھکانہ جھنم بنالے

جولوگ اس حدیث مبارکہ سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ اس سے مراد دعوت اسلامی والے ہیں تو وہ لوگ اس حدیث مبارکہ کے مصداق ہیں:

من حدث عنی بحدیث یری انه کذب فھو احد الکاذبین۔

ترجمه: جس نے میری طرف نسبت کر کے کوئی جھوٹی حدیث بیان کی تو ایسا شخص جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

(صحیح مسلم مقدمه ج۱ص۸مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

ایک اور روایت میں ہے:

من کذب علی فلیتبوا مقعده من النار۔

ترجمه: جوکوئی مجھ پر جھوٹ بولے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

(صحیح البخاری کتاب العلم باب اثم من کذب علی النبی ﷺ ج۱ص۵۲رقم الحدیث۱۰۷مطبوعه دار ابن کثیر بیروت)

ان کے علاوہ مختلف اسناد اور مختلف الفاظ کے ساتھ ان کتابوں میں یہ روایت موجود ہیں۔

(مسند اسحاق بن راھویه ج۱ ص۲۹۰رقم الحدیث۲۶۴مطبوعه مکتبة الایمان المدینة المنورة)، (مسند الشامیین ج۱ ص۱۳۷ رقم الحدیث۲۱۸و ص۴۳۱رقم الحدیث۲۲۷مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت)، (سنن الترمذی ج۴ص۵۲۴رقم الحدیث۲۱۹۴مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال ج۱ص۸۵امطبوعه دارالفکر بیروت)، (الاصابة فی تمیز الصحابة ذکر جابر بن حابس ﷺ ج۱ ص۴۳۰برقم۱۰۱۲او ذکر جندع الانصاری ﷺ ج۱ص۵۱۶ برقم ۲۳۶امطبوعه دارالجیل بیروت)، (الاحادیث المختارة وقال اسناد حسن ج۱ص۵۱۶۔۵۱۷رقم الحدیث۳۸۴۔۳۸۵و ج۲ص۲۵رقم الحدیث۴۰۵ و ج۳ص۳۶وقال اسناد حسن رقم الحدیث۸۳۴۔۸۳۵وص۲۸۶رقم الحدیث۱۰۸۷ و ج۸ص۱۰۳رقم الحدیث۱۳امطبوعه مکتبة النھضة الحدیثه مکه مکرمة)، (مسند ابن جعد ص۶۳رقم الحدیث ۳۷۳ و ص۹۶رقم الحدیث ۵۶۰وص۲۱۵رقم الحدیث۱۴۲۸ و ص۲۲۲رقم الحدیث

۴۸۰امطبوعہ موسسۃ نادر بیروت)، (معجم الشیوخ ص۱۱۱وص۳۸٦مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (تفسیر عبدالرزاق ج۲ص۲۰۵مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (الآحاد والمثانی ذکر الزبیر بن العوام ج۱ ص٦۲ارقم الحدیث۲۰۳ و ص٦۷ ۴رقم الحدیث۲۴۷ مطبوعہ دارالرایۃ الریاض)، (ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی ص٦ ۷مطبوعہ دارالکتب المصریۃ)، (معجم الصحابۃ ج۱ص۲۲۴برقم ۲۴۸و ج۲ص ۱۹۷ برقم ٦۹۵و ج۲ ص ۳۷۸ برقم ۹۲۴مطبوعہ مکتبۃ الغرباء الاثریۃ المدینۃ المنورۃ)، (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف المیم ج۲ص ۵۴۱ رقم الحدیث۸۹۹۳۔۸۹۹۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج۱ص۳۷۳رقم الحدیث ۳۰۴۰مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (مسند الربیع ص٦۰ ۳رقم الحدیث۹۲۳مطبوعہ دارالحکمۃ بیروت)، (المعجم الکبیر للطبرانی ج۱ص۱۴ارقم الحدیث۲۰۴و ج۸ ص۳۵رقم الحدیث۳۰۲ ۷مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (طبرانی الاوسط ج۳ص۳۴۸رقم الحدیث۳۳٦۴مطبوعہ دارالحرمین القاهرۃ)، (تذکرۃ الحفاظ ج۲ ص۳۲۳مطبوعہ دارالصمیعی الریاض)، (سیر اعلام النبلاء ذکر زبیر بن عوام ج۱ ص۴۳مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (مسند ابو یعلی ج۳ص۳۸۹رقم الحدیث۱۷۵۱ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)

علامہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ یحیٰی بن شرف نووی شافعی متوفی ٦۷٦ھ لکھتے ہیں۔

انہ لا فرق فی تحریم الکذب علیہ ﷺ بین ما کان فی الاحکام وما لا حکم فیہ کالترغیب والترهیب والمواعظ وغیر ذلك فکلہ حرام من اکبر الکبائر واقبح القبائح باجماع المسلمین الذین یعتد بهم فی الاجماع خلافاً للکرامیۃ الطائفۃ المبتدعۃ فی زعمهم الباطل انہ یجوز وضع الحدیث فی الترغیب والترهیب وتابعهم علی هذا کثیرون من الجهلۃ الذین ینسبون انفسهم الی الزهد او ینسبهم جهلۃ مثلهم وشبهۃ زعمهم الباطل انہ جاء فی روایۃ من کذب علی متعمداً لیضل بہ فلیتبوأ مقعدہ من النار وزعم بعضهم ان هذا کذب لہ ﷺ لا کذب علیہ وهذا الذی انتحلوہ وفعلوہ واستدلوا بہ غایۃ الجهالۃ ونهایۃ الغفلۃ وادل الدلائل علی بعدهم من معرفۃ شئ من قواعد الشرع۔

ترجمہ: جان لینا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنا ہر حال میں حرام ہے خواہ اس کا تعلق احکام سے ہو یا ترغیب وترہیب اور وعظ و نصیحت سے بہر حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنا حرام گناہ کبیرہ اور بدترین جرم ہے اس پر ان مسلمانوں کا اجماع ہے جن کا اجماع حجت ہے صرف فرقہ کرامیہ جوایک بدعتی فرقہ ہے۔ کا خیال ہے کہ ترغیب وترہیب کے سلسلے میں حدیث گھڑ لینا جائز ہے لیکن یہ ان کا زعم باطل ہے کرامیہ کی طرح بعض زاہدین اور بعض منسوبین الی الزہد کا خیال بھی یہی ہے کہ گناہ تو تب ہوگا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولیں یہ تو ہم ان کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں جو قطعاً گناہ نہیں لیکن ان کی یہ بات لاعلمی اور غفلت پر مبنی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ قوانین اور قواعد شرعیہ سے انہیں دور کا واسطہ بھی نہیں۔

(نووی شرح صحیح مسلم ج۱ص ۷۰مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

اور دوم اس حدیث مبارکہ میں یہود کا ذکر ہے اور دعوت اسلامی والے مسلمان ہیں اور اس حدیث مبارکہ میں اصفہان کا ذکر ہے اور دعوت اسلامی والوں کی اکثریت پاکستان میں ہیں اور اس حدیث مبارکہ میں ۷۰ ہزار کا ذکر ہے اور دعوت اسلامی والے لاکھوں تک پہنچ چکے ہیں اس حدیث میں اصفہان کے ۷۰ ہزار یہود مراد ہیں جو دجال کے ساتھ ہوں گے۔ اور طیلسان کی تعریف میں بھی اختلاف ہے اس سے مطلقاً سبز عمامہ مراد لینا بالکل جھوٹ اور بہتان ہے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ یہودی ہوں گے تو مسلمانوں پر اس حدیث کا اطلاق کیسے صحیح ہے؟۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق وہ اصفہان کے ہوں گے تو پاکستان کے ثابت کرنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے؟

جب طیلسان کا معنی گول چادر ہے تو اس کا معنی عمامہ کرنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے؟

نیز اس حدیث پر مزید بحث اور سبز عمامہ پر اعتراضات کے جوابات فقیر ناچیز کے فتاویٰ میاں گل جان میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆............☆

زرد رنگ کا عمامہ شریف

پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی سارا لباس زعفران میں رنگا ہوا زیب تن فرمایا کرتے۔
یصبغ ثیابه کلها بالزعفران قمیصه وردآئه و عمامته۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ کہتے ہیں ایک روز شاہ خوباں اہم غلاموں کے پاس تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن زرد قمیص، زرد چادر اور عمامہ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔

(ضیاء النبی ﷺ ج۵ ص ۵۶۸ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

حدیث نمبر ﴿۱﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو زرد کپڑے پہنے ہوئے دیکھا

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا عبدالله بن جعفر بن مصعب بن ثابت بن عبدالله بن الزبير بن العوام بمدينة الرسول ﷺ سنة ثلاث وثمانين ومائتين حدثنا جدى مصعب بن عبدالله حدثنى ابى عن اسماعيل بن عبدالله بن جعفر عن ابيه رضی اللہ عنہ قال رايت على رسول الله ﷺ ثوبين أصفرين۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ جعفر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو زرد کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔

(طبرانی صغیر ج۱ ص ۲۳۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)، (اخلاق النبی ﷺ وآدابہ ج۲ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۸۴ مطبوعہ دارالمسلم الریاض)

امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابوالقاسم عبدالواحد بن القاسم بن الفضل الصيدلانى باصبهان ان جعفر بن بن عبدالواحد بن محمد بن محمود الثقفى اخبرهم قراءة عليه ابنا محمد بن عبدالله بن ريذة ابنا سليمان بن احمد الطبرانى ثنا عبدالله بن جعفر بن مصعب بن عبدالله بن مصعب بن عبدالله بن مصعب بن ثابت بن عبدالله بن الزبير بن

العوام بمدینة الرسول ﷺ ثنا جدی مصعب بن عبداللہ قال حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیه قال رایت علی رسول اللہ ﷺ ثوبین اصفرین۔

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو زرد کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔

(الاحادیث المختارۃ ج۹ص ۱۴۷۔۱۴۸ رقم الحدیث ۱۲۵ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)

حدیث نمبر ﴿۲﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زرد رنگ کا کپڑا تھا

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

عن انس قال کانت للنبی ملحفۃ مصبوغۃ بالورس والزعفران ان یدور بھا علی نسائہ......

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جو ورس زعفران میں رنگا ہوا تھا اور انہی کپڑوں میں ازواج کے پاس جاتے تھے۔

(طبرانی الاوسط ج۱ص۲۰۹ رقم الحدیث ۶۷۵ مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ) (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۵ ص۱۳۰ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

حدیث نمبر ﴿۳، ۴، ۵، ۶﴾

علامہ صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق چار احادیث سے زرد رنگ کا ثبوت

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی الطبرانی من طریق نوفل بن اسماعیل عن انس رضی اللہ عنہ قال کانت لرسول اللہ ﷺ ملحفۃ مصبوغۃ بورس فکان یلبسھا فی بیتہ ویدور فیھا علی نسائہ ویصلی فیھا۔

وروی ابن سعد عن قیس بن سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ قال اتانا رسول اللہ ﷺ فوضعنا

له غسلا فاغتسل ثم اتيناه بملحفة ورسية فاشتمل بها فكانی انظر الی اثر الورس علی عنکہ۔(سبل الهدی والرشاد ج۷ص۳۱۵مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت)

نیز یہی علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی ایضاً بسند ضعیف عن اسماعیل بن امیة قال رایت ملحفة رسول الله ﷺ مصبوغة بورس۔

وروی ایضاً بسند جید عن اسماعیل بن عبدالله بن جعفر عن ابیه قال رایت رسول الله ﷺ وعلیه رداء و عمامة مصبوغین بالعسیر قال مصعب والعسیر عندنا الزعفران۔(سبل الهدی والرشاد ج۷ص۳۱۵مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت)

حدیث نمبر ﴿۷﴾

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو زرد کپڑے اور زرد عمامہ پہنے ہوئے دیکھا

امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں۔

واخبرنا ابوالمجد زاهر بن احمد الثقفی ان الحسین بن عبدالملك الادیب اخبرهم ابنا ابراهیم سبط بحرویه ابنا ابوبکر محمد بن ابراهیم بن المقری ابنا ابویعلی احمد بن علی الموصلی ثنا مصعب بن عبدالله الزبیری قال حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبدالله بن جعفر عن ابیه قال رأیت رسول الله ﷺ علیه ثوبان مصبوغان بالزعفران رداء وعمامة۔

ترجمہ :حضرت عبداللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو زرد کپڑے اور (زرد) عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔

(الاحادیث المختارة ج۹ص۴۸ارقم الحدیث۲۶امطبوعه مکتبة النهضة الحدیثه مکه مکرمة)

امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابوجعفر محمد بن احمد بن نصر الاصبهانی ان فاطمة بنت عبدالله الجوزدانیة اخبرتهم ابنا محمد بن عبدالله ابنا سلیمان بن احمد ثنا محمد بن الحسین الانماطی ثنا مصعب بن عبدالله بن مصعب الزبیری حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبدالله بن جعفر عن ابیه قال رأیت علی رسول الله ﷺ ثوبین

مصبوغين بزعفران رداء عمامة۔

ترجمہ :حضرت عبداللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے اور (زرد) عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔

(الاحادیث المختارۃ ج۹ص۴۸ رقم الحدیث ۲۷ مطبوعہ مکتبة النهضة الحدیثه مکه مکرمة)، (مستدرک للحاکم ج۴ص۱۸۹ مطبوعه دارالمعرفة بیروت)، (مجمع الزوائد ج۵ص۲۹ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیه رایت رسول اللہ ﷺ وعلیه ثوبان مصبوغان بالزعفران رداء وعمامته۔

ترجمہ :حضرت عبداللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے اور (زرد) عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔

(المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية ج۲ص۲۶۶ رقم الحديث ۲۱۸۲ مطبوعه دارالمعرفة بيروت)

امام ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصفهانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا بهلول نا مصعب بن عبداللہ الزبیری قال حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیه قال رأیت رسول اللہ ﷺ وعلیه ثوبان مصبوغان بالزعفران رداء وعمامة۔

ترجمہ :حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے ایک چادر اور ایک عمامہ۔

(اخلاق النبی ﷺ وآدابه ج۲ص۵۷ رقم الحدیث ۲۸۳ مطبوعه دارالمسلم الریاض)، (سبل الهدی والرشاد ج۷ص۲۷۳ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

حدیث نمبر ﴿۸﴾

حضور ﷺ کے بدن مبارک پر زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے تھے

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا عبد بن حمید اخبرنا عفان بن مسلم الصفار ابو عثمان اخبرنا عبداللہ

بن حسان انه حدثته جدتاه صفية بنت عليبة او دحيبة بنت علبية حدثتاه عن قبلة بنت مخرمة و كانتا ربيبتيها وقيلة جدة ابيها ام امه انها قالت قدمنا على رسول الله ﷺ فذكرت الحديث بطوله حتى جاء رجل وقد ارتفعت الشمس فقال السلام عليك يا رسول الله ﷺ فقال رسول الله ﷺ و عليك السلام ورحمة الله و عليه تعني النبي ﷺ اسمال مليتين كانتا بزعفران وقد نفضتا ومعه عسيب نخلة۔

قال ابو عيسى حديث قيلة لا نعرفه الا من حديث عبدالله بن حسان۔

ترجمہ: حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم نبی کریم ا کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی اور آخر میں فرمایا یہاں تک کہ ایک شخص آیا اس وقت سورج بلند ہو چکا تھا اس نے عرض کیا ''السلام علیک یا رسول اللہ'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''وعلیک السلام ورحمۃ اللہ'' آپ ﷺ کے بدن مبارک پر زعفران سے رنگے ہوئے دو پرانے بے سلے کپڑے تھے جن کا رنگ ہلکا پڑ گیا تھا اور حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک میں کھجور کی ایک چھوٹی سی شاخ تھی۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدیث قیلہ کو ہم صرف عبداللہ بن حسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

(سنن الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی الثوب الاصفر ج۵ ص۱۲۰ رقم الحدیث ۲۸۱۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابوداؤد کتاب الخراج والفیء والامارۃ باب فی اقطاع الارضین ج۲ ص۱۹۳ رقم الحدیث ۳۰۷۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حدیث نمبر ﴿۹﴾

سرکار دو عالم ﷺ کا زرد رنگ کا عمامہ مبارک

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا الفضل بن دكين اخبرنا هشام بن سعد عن يحيى بن عبدالله بن مالك

قال كان رسول الله ﷺ یصبغ ثیابہ بالزعفران قمیصه ورداؤه وعمامته۔

ترجمہ :یحییٰ بن عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کرتہ، چادر اور عمامہ زعفران میں رنگے جاتے تھے۔

اخبرنا مصعب بن عبداللہ بن مصعب الزبیری قال سمعت ابی یخبر عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیه قال رأیت علی رسول الله ﷺ رداء وعمامة قال مصعب و العبیر عندنا زعفران۔

ترجمہ :اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر چادر اور عمامہ عبیر یعنی زعفران کا رنگا ہوا دیکھا۔

(طبقات الکبری ابن سعد ذکر لباس رسول اللہ ﷺ و ماروی فی البیاض ج ۱ ص ۴۵۲ مطبوعہ دارصادر بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن ھشام بن سعد عن یحیی بن عبدالله بن مالك ان النبی ﷺ کان یصبغ ثیابه بالزعفران حتی یباء۔

ترجمہ : یحییٰ بن عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑوں کو زعفران کے ساتھ رنگتے تھے حتیٰ کہ عمامہ کو بھی رنگتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۰ رقم الحدیث ۲۴۷۴۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدیث نمبر ﴿۱۰﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کپڑے یہاں تک کہ عمامہ بھی زعفران میں رنگے جاتے تھے

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا خلاد بن یحیی اخبرنا عاصم بن محمد حدثنی ابی عن زید بن اسلم قال کان رسول الله ﷺ یصبغ ثیابه کلها بالزعفران حتی یباء۔

ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کپڑے یہاں تک کہ عمامہ بھی زعفران میں رنگے جاتے تھے۔

(طبقات الکبری ابن سعد ذکر لباس رسول اللہ ﷺ و ماروی فی البیاض ج۱ص۴۵۲ مطبوعہ دا رصادر بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج۷ص۲۷۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ۱۱

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ سے زیادہ اور کوئی رنگ محبوب نہیں تھا

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی سن ۳۰۳ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا یعقوب بن ابراھیم قال حدثنا الدراوردی عن زید بن اسلم قال ثم رایت ابن عمر یصفر لحیته بالخلوق فقیل له یا ابا عبدالرحمن انك تصفر لحیتك بالخلوق قال انی رایت رسول الله ﷺ یصفر بھا لحیته ولم یکن شئ من الصبغ احب الیه منھا ولقد کان یصبغ بھا ثیابه کلھا حتی عمامته۔

ترجمہ ابن اسلم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی ڈاڑھی کو زرد رنگ سے رنگتے تھے حتیٰ کہ ان کے کپڑوں پر بھی زرد رنگ لگ جاتا تھا، ان سے پوچھا گیا کہ آپ زرد رنگ سے کیوں رنگتے ہیں، انہوں نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ سے رنگتے دیکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ اور کوئی رنگ محبوب نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کپڑوں کو اس رنگ میں رنگتے تھے حتیٰ کہ عمامہ کو بھی زرد رنگ میں رنگتے تھے۔

(سنن الکبریٰ للنسائی ج۵ص۴۱۷ رقم الحدیث ۹۳۵۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (سنن ابی داود باب فی المصبوغ بالصفرۃ ج۴ص۵۲ رقم الحدیث ۴۰۶۴ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ص۱۰۱ رقم الحدیث ۵۱۰۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (زرقانی علی المواھب ج۵ص۲۴ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)، (الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی ج۱۷ص۲۴۳ مطبوعہ مصر)، (کشف الغمہ عن جمیع الائمۃ للشعرانی کتاب الصلاۃ ص۹۷ امطبوعہ دارالفکر بیروت)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا اسحاق بن عیسی ثنا عبداللہ بن زید بن اسلم عن ابیہ عن ابن عمر انہ کان یصبغ ثیابہ ویدھن بالزعفران فقیل لہ لم تصبغ ثیابك وتدھن بالزعفران قال لانی رایتہ احب الاصباغ الی رسول اللہ ﷺ یدھن بہ ویصبغ بہ ثیابہ۔

(مسند احمد ج۲ص۹۷رقم الحدیث۵۷۱۷مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)،(غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ص۱۰۱رقم الحدیث۵۱۰۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

امام عبد بن حمید بن نصر ابو محمد الکسی متوفی ۲۴۹ھ لکھتے ہیں۔

حدثنی یحیی بن عبدالحمید ثنا سلیمان بن بلال عن زید بن اسلم عن بن عمر انہ کان یستحب الصفرۃ حتی فی یباع وزعم ان النبی ﷺ کان یستحب الصفرۃ۔

(مسند عبد بن حمید ص۲۶۵رقم الحدیث۸۴۰مطبوعہ مکتبۃ السنۃ القاھرۃ)

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابن عمر ان النبی ﷺ کان یلبس النعال السبتیۃ ویصفر لحیتہ بالورس والزعفران و کان ابن عمر یفعل ذلك۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ بغیر بالوں کے چمڑے کی جوتی پہنتے تھے اور اپنی داڑھی کو زرد رنگ سے رنگتے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا کرتے تھے۔

(سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی خضاب الصفرۃ ج۴ص۸۶رقم الحدیث ۴۲۱۰ مطبوعہ دارالفکر بیروت)،(غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج۱ص۴۹۱ رقم الحدیث۲۱۰۱مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (شرح السنۃ ج۶ص۲۰۹مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (سبل الھدی و الرشاد ج۷ ص۳۴۲مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (بخاری شریف ج۲ص۸۷۰مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)(دلائل النبوۃ للبیھقی ج۱ص۲۰۵رقم الحدیث۱۸۱مطبوعہ)، (شرح مشکل الآثار ج۹ص۳۱۱باب ۵۷۸رقم الحدیث۳۶۹۴مطبوعہ بیروت) ، (البدایہ والنھایہ ج۶ص۲۱مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)،

(مسند الامام الطحاوی ج۵ ص۱۵۹رقم الحدیث۴۵۴۰ مطبوعه مکتبة الحرمین للنشر والتوزیع دبئی)، (صحیح ابن حبان ج۹ ص۸۷رقم الحدیث۳۷۶۳مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)، (مسند احمد ج۲ ص۶۶رقم الحدیث ۵۳۳۸مطبوعه موسسة قرطبة مصر)، (موطاء امام مالک ج۱ ص۳۳۳رقم الحدیث ۷۳۳مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (طبرانی الاوسط ج۶ ص۲۸۴رقم الحدیث۶۴۳۶ مطبوعه دارالحرمین القاهرة)، (تاریخ دمشق الکبیر ج۲جز۴ص۱۶مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (التمهید لابن عبدالبر ج۲۱ ص۸۰مطبوعه وزارة عموم الاوقاف والشوؤن الاسلامیة المغرب)، (کتاب جمل من انساب الاشراف صفة رسول الله ﷺ ج۲ص۲۰مطبوعه دارالفکر بیروت)

اس حدیث مبارکہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں کپڑے زعفران میں اس لئے رنگتا ہوں کہ میرے آقا و مولیٰ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔اور اہل علم پر مخفی نہیں کہ اتباع رسول امین حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مقام بہت بلند تھا۔

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں۔

عن ابی جعفر محمد بن علی قال: لم یکن من اصحاب رسول الله ﷺ احدا اذا سمع من رسول الله ﷺ لا یزید ولا ینقص ولا مثل عبدالله بن عمر۔

ترجمہ: حضرت ابو جعفر محمد بن علی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صحابہ میں وہ شخص تھے جو حضور ﷺ سے کچھ سنتے تو نہ کم کرتے نہ زیادہ کرتے۔

(تاریخ دمشق الکبیر ج۱۷ جز۳۳ص۸۱مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

علامہ ابوالحسن علی بن ابی الکرم الشیبانی المعروف بابن الاثیر متوفی ۶۳۰ھ لکھتے ہیں۔

وکان کثیر الاتباع لآثار رسول الله ﷺ حتی انه ینزل منازله ویصلی فی کل مکان صلی فیه وحتی ان النبی ﷺ نزل تحت شجرة فکان ابن عمر یتعاهدها بالماء لئلا تیبس۔

ترجمہ: آپ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے آثار کے اتباع کرنے والے تھے یہاں تک کہ جہاں حضور ﷺ نے نماز پڑھی وہاں آپ نے نماز پڑھی۔حضور ﷺ ایک درخت کے نیچے اترے آپ رضی اللہ عنہ اس درخت کو پانی ڈالتے تا کہ سوکھ نہ جائے۔

(اسد الغابة فی معرفة الصحابة ج ۳ص۳۲۷مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (جامع المسانید و السنن ج۲۸ص۶۲۳۷مطبوعه دارالفکر بیروت)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

عن نافع، قال: لو نظرت الی ابن عمر اذا اتبع رسول الله، لقلت هذا مجنون۔

ترجمہ :حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو دیکھتا تو کہتا کہ یہ مجنون ہے۔

(جامع المسانید والسنن ابن کثیر ج ۲۸ ص ۲۲۳ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۷ اجز ۳۳ ص ۸۱ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی عن الفضل بن عباس رضی الله عنهما قال دخلت علی رسول الله ﷺ فی مرضه الذی توفی فیه وعلی راسه عصابة صفراء فسلمت علیه فقال یا فضل قلت لبیك یارسول الله قال اشدد بهذه العصابة راسی ففعلت ثم قعد فوضع کفه علی منکبی ثم قام فدخل المسجد الحدیث۔

(سبل الهدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

حدیث نمبر ۱۲

زرد عمامہ پہننا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی سنت ہے

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

عن حمزة بن عبدالله قال کان علی الزبیر یوم بدر عمامة صفراء معتجرا بها وکانت علی الملائکة یومئذ عمائم بنو۔

ترجمہ :حمزہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن زبیر رضی اللہ عنہ کے سر پر زرد عمامہ تھا جس کو وہ پہنے ہوئے تھے اس روز ملائکہ کے سروں پر بھی زرد عمامے تھے۔

(طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۱۰۳ مطبوعہ دارصادر بیروت)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن هشام بن عروۃ عن رجل من ولد الزبیر یقال لہ عباد بن حمزۃ ان الزبیر بن العوام کانت علیہ عمامۃ صفراء معتجرا بھا فنزلت الملائکۃ وعلیھم عمائم بنو۔

ترجمہ: حمزہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن زبیر رضی اللہ عنہ کے سر پر زرد عمامہ تھا جس کو وہ پہنے ہوئے تھے اس روز ملائکہ کے سروں پر بھی زرد عمامے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص۶۰ رقم الحدیث ۳۲۷۵۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی ابن سعد عن عباد بن حمزہ بن الزبیر قال: نزلت الملائکۃ یوم بدر علیھم عمائم صفر و کان علی الزبیر یوم بدر ریطۃ صفراء قد اعتجربھا ......

وروی ابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن مردویہ عن عبداللہ بن الزبیر ان الزبیر کان علیہ یوم بدر عمامۃ صفراء معتجراً بھا فنزلت الملائکۃ علیھم عمائم صفر۔

وروی الطبرانی بسند صحیح عن عروۃ قال نزل جبریل یوم بدر علی سیما الزبیر وھو معتجر بعمامۃ صفراء۔

وروی ابن اسحاق حدثنی من لا اتھم عن مقسم مولی عبداللہ بن الحارث عن ابن عباس قال: کان سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارخوھا علی ظھورھم الا جبریل فانہ کانت علیہ عمامۃ صفراء۔

(سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج۴ ص۴۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

امام علی بن محمود بن سعود الخزاعی متوفی ۷۸۹ھ لکھتے ہیں۔

وشھد رضی اللہ عنہ بدرا و کانت علیہ یومئذ عمامۃ صفراء کان متعجرا بھا فیقال ان الملائکۃ یوم بدر علی سیما الزبیر وشھد الحدیبیۃ والمشاھد کلھا۔

(تخریج الدلالات السمعیۃ ص۱۵۵ مطبوعہ دارالغرب الاسلامی بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

عن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنھما ان الزبیر رضی اللہ عنہ کانت علیہ ملاءۃ صفراء

يوم بدر فاعتم بها فنزلت الملائكة معتمين بعمائم صفر۔

(جامع الاحاديث الكبير ج۲۰ص۲۳۵رقم الحديث۶۵۰۵امطبوعه دارالفكر بيروت)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

و قال هشام بن عروة عن ابيه قال كانت على الزبير يوم بدر عمامة صفراء فنزل جبريل على سيماء الزبير۔

(سير اعلام النبلاء ذكر زبير بن عوام ج۱ص۳۶مطبوعه موسسة الرسالة بيروت)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

الزبير بن بكار عن عقبة بن مكرم حدثنا مصعب بن سلام عن سعد ابن طريف عن ابى جعفر الباقر قال كانت على الزبير يوم بدر عمامة صفراء فنزلت الملائكة كذلك۔

(سير اعلام النبلاء ذكر زبير بن عوام ج۱ص۳۶مطبوعه موسسة الرسالة بيروت)

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابويزيد القراطيسى ثنا اسد بن موسى ثنا حماد بن سلمة عن هشام بن عروة قال ثم نزل جبريل يوم بدر على سيماء الزبير بن العوام وهو معتجر بعمامة صفراء۔

(المعجم الكبير للطبرانى ج۱ص۱۲۰رقم الحديث۲۳۰مطبوعه مكتبة العلوم والحكم الموصل)

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا عبدان بن احمد ثنا ابو كامل الجحدرى ثنا يوسف بن خالد السمتى ثنا الصلت بن دينار عن ابى المليح عن ابيه قال نزلت الملائكة يوم بدر وعليها العمائم و كانت على الزبير يومئذ عمامة صفراء۔

(المعجم الكبير للطبرانى ج۱ص۱۹۵رقم الحديث۵۱۸مطبوعه مكتبة العلوم والحكم الموصل)

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

عن هشام عن ابيه قال كانت على الزبير عمامة صفراء معتجرابها يوم بدر فقال

النبی ﷺ ان الملائکۃ نزلت علی سیماء الزبیر۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ج ۲ ص ۵۵۵ برقم ۲۷۹۱ مطبوعہ دارالجیل بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی ابونعیم فی فضائل الصحابۃ وابن عساکر عن عباد بن عبداللہ بن الزبیر انہ بلغہ ان الملائکۃ نزلت یوم بدر وھم طیر بیض علیھم عمائم صفر وکان علی رأس الزبیر یومئذ عمامۃ صفراء من بین الناس فقال النبی ﷺ نزلت الملائکۃ علی سیما ابی عبداللہ وجاء رسول اللہ ﷺ وعلیہ عمامۃ صفراء۔

(سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ زرد رنگ کا عمامہ پہننا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی سنت مبارکہ ہے جن کے بارے میں سرکار دوعالم ارشاد فرماتے ہیں:

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ ان لکل نبی حواری وان حواری الزبیر بن العوام۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور بے شک میرا حواری زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہے۔

(صحیح البخاری کتاب المناقب ج ا ص ۵۲۷ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (تخریج الدلالات السمعیۃ ص ۵۵۱ مطبوعہ دارالغرب الاسلامی بیروت)، (تاریخ خلیفۃ بن خیاط ص ۲۱۵ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (الثقات لابن حبان ثم غز رسول اللہ غزوۃ الخندق ج ا ص ۲۶۸ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروفۃ بالسیرۃ الحلبیہ ج ۲ ص ۴۹۷ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)، (صفوۃ الصفوۃ لابن جوزی ج ا ص ۳۴۵ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)، (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ج ا ص ۴۷ ارقم الحدیث ۲۴۳۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ا ص ۳۷۶ رقم الحدیث ۴۰۷۱ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (المعجم الکبیر للطبرانی ج ا ص ۱۱۹ رقم الحدیث ۲۲۷۔۲۲۸ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (سیر اعلام النبلاء ذکر زبیر بن عوام ج ا ص ۴۸ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

دوم اس حدیث مبارکہ کے ان الفاظ "فقال النبیا نزلت الملائکۃ علی سیما ابی عبداللہ وجاء رسول اللہ ﷺ وعلیہ عمامۃ صفراء" سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زرد رنگ کا عمامہ شریف پہننا مستحب اور حضور ﷺ کی بھی سنت مبارکہ ہے۔

حدیث نمبر ۱۳

زرد عمامہ پہننا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سنت ہے

امام ابی الربیع سلیمان بن موسیٰ الکلاعی الاندلسی متوفی ۶۳۴ھ لکھتے ہیں۔

وذکر ابن هشام عن علی رضی اللہ عنہ فی سیماهم یوم بدر مثل ما قال ابن عباس الا جبریل فان فی حدیث علی انه کانت علیه عمامة صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔

(الاکتفاء بما تضمنه من مغازی رسول اللہ والثلاثة الخلفاء غزوة بدر الکبری ج۲ص۲۹مطبوعه عالم الکتب بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی الطبرانی بسند صحیح عن عروة قال نزل جبریل یوم بدر علی سیما الزبیر وهو معتجر بعمامة صفراء۔

وروی ابن اسحاق حدثنی من لا اتهم عن مقسم مولی عبداللہ بن الحارث عن ابن عباس قال: کان سیما الملائکة یوم بدر عمائم بیض قد ارخوها علی ظهورهم الا جبریل فانه کانت علیه عمامة صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔

(سبل الهدی والرشاد ذکر سیماء الملائکة یوم بدر ج۴ص۴۳مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)

امام محمد بن عمر واقد اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ خوشخبری ہو! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو زرد عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔(کتاب المغازی ج۱ص۸۱۔۷۵مطبوعه عالم الکتب بیروت)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ بشر یا ابا بکر ھذا جبریل معتجر بعمامۃ صفراء۔

ترجمہ :حضور ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر رضی اللہ عنہ خوشخبری ہو! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو زرد عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔

(البدایۃ والنہایۃ غزوۃ بدر العظمی ج۳ص۲۸۰وص۲۸۴مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

حدیث نمبر ۱۴

فرشتوں نے زرد عمامے پہنے تھے

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا عبداللہ قثنا ابی قال نا عباد بن عباد عن ھشام عن ابیہ ثم ان الزبیر کانت علیہ عمامۃ صفراء یوم بدر فنزلت الملائکۃ علیھا عمائم بنو۔

ترجمہ :ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک بدر کے روز حضرت زبیر رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کا عمامہ تھا پس فرشتے بھی زرد رنگ کے عماموں کے ساتھ نازل ہوئے۔

(فضائل صحابہ لابن حنبل ج۲ص۷۳۶رقم الحدیث۱۲۶۹۔۱۲۶۸مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت).

امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

عبدالرزاق قال انا معمر عن قتادۃ قال اخبرنی ھشام بن عروۃ عن ابیہ قال نزلت الملائکۃ یوم بدر علی خیل بلق علیھم عمائم صفر و کان علی الزبیر یومئذ عمامۃ صفراء۔(تفسیر عبدالرزاق ج۱ص۱۳۱مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابوعثمان سعید بن منصور الخراسانی متوفی ۲۲۷ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا سعید قال نا عبداللہ بن المبارک عن ھشام بن عروۃ عن عباد بن حمزۃ بن الزبیر قال کان علی الزبیر یوم بدر ریطۃ صفراء قد اعتجر بھا ونزلت الملائکۃ وعلیھم عمائم بنو۔

(کتاب السنن باب ما جاء فی الالویۃ والعمایم ج۲ص۲۴۶رقم الحدیث۲۵۳۰مطبوعہ الدار السلفیۃ الھند)

حافظ ابوعمرو ابن عبدالبر مالکی متوفی ۴۶۳ھ روایت کرتے ہیں۔

شهد الزبير بدراً و كانت عليه يومئذ عمامة صفراء كان معتجراً بها فيقال انها نزلت الملائكة يوم بدر على سيماء الزبير۔

وروى ابو اسحاق الفزارى عن هشام بن عروة عن عباد بن حمزة ابن الزبير قال كانت على الزبير عمامة صفراء معتجراً بها يوم برد ونزلت الملائكة عليها عمائم بنو۔ (الاستیعاب ج ۲ص ۵۱۳ مطبوعہ دارالجیل بیروت)

آثار صحابہ نمبر ﴿۱﴾

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سنت مبارک

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ھ ۲۳۵ لکھتے ہیں۔

عن عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ ان عمر رضی اللہ عنہ كان عليه يوم اصيب ثوب اصفر۔

ترجمہ : حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے انہوں نے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۶۰ رقم الحدیث ۲۴۷۵۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

لقد كان فيما قبلكم من الامم محدثون فان يك فى امتى احد فانه عمر۔

ترجمہ : تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔

(بخاری شریف ج۱ص۵۲۱ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (مسلم شریف ج۲ص۲۷۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (تاریخ دمشق الکبیر ج۴۴ جز۴۷ص۹۶ رقم الحدیث ۱۰۴۶۷۔۱۰۴۶۸۔ ص۹۷ رقم الحدیث ۱۰۴۷۰۔۱۰۴۷۱۔۱۰۴۷۲۔۱۰۴۷۳۔۱۰۴۷۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (المستدرک ج۳ص۹۲ رقم الحدیث ۴۴۹۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (شرح السنۃ امام بغوی ج۷ص۱۸۲ رقم

الحدیث۳۷۶۶مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)،(فضائل الصحابۃ للنسائی ص۸رقم الحدیث۱۸۔۱۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،(السنۃ لابن ابی عاصم ج۲ ص۵۸۳رقم الحدیث۱۲۶۱مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

محمد بن عبداللہ ابوعبداللہ الحاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ روایت کرتے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاہے کہ

اللھم اعزالاسلام بعمر خاصۃ۔

ترجمہ: اے اللہ اسلام کوحضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے عزت عطا فرما۔

(المستدرک ج۳ص۸۹رقم الحدیث۴۴۸۵مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)،(سنن ابن ماجہ ص۱۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)، (مواردالظمآن الی زوائد ابن حبان ج۱ ص ۵۳۵رقم الحدیث۲۱۸۰مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،(مجمع الزوائد ومنبع الفوائدج۹ ص۶۵مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت)، (مصباح الزجاجہ ج۱ ص۱۷مطبوعہ دارالعربیہ بیروت)،(فضائل صحابہ لابن حنبل ج۱ص۲۶۲رقم الحدیث۳۳۸مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)،(تاریخ دمشق الکبیر ج۴۴جز ۴۷ص۵۲رقم الحدیث ۱۰۳۶۵۔۱۰۳۶۶۔۱۰۳۶۹مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

عصمہ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاہے کہ:

لو کان بعدی نبی لکان عمر۔

ترجمہ: اگرمیرے بعدکوئی نبی ہوتاتووہ عمر رض ہی ہوتے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائدج۹ ص۱۷مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت)، (الاستیعاب ج۳ص۱۱۴۷برقم ۱۸۷۸مطبوعہ دارالجیل بیروت)،(تاریخ دمشق الکبیر ج۴۴جز۴۷ص۱۱۱رقم الحدیث ۱۰۵۱۳مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)،(مشکوۃ المصابیح ص۵۵۸مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)، (المستدرک ج ۳ ص۹۲رقم الحدیث ۴۴۹۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (جامع الترمذی ج۲ص۲۰۹مطبوعہ مکتبہ اکرمیہ پشاور)،(المعجم الکبیر طبرانی ج۱۷ ص۲۹۸رقم الحدیث ۸۲۲مطبوعہ احیاء التراث الاسلامی عراق)

آثار صحابہ نمبر (۲)

مشکل کشا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سنت مبارک

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا ابن ادریس عن الاعمش عن ابی ظبیان قال رایت علی علی قمیصا وازارا صفر۔

ترجمہ :ابوظبیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کی قمیص اور ازار (تہبند) پہنے ہوئے دیکھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص۶۰ ارقم الحدیث ۲۴۷۵۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

انا مدینۃ العلم وعلی بابھا فمن اراد العلم فلیأته من بابه۔

ترجمہ : میں علم کا شہر ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے دروازہ ہیں۔ جو علم کا ارادہ کرے تو دروازے پر آئے۔

(جامع المسانید والسنن ج۳۲ ص۹۰۳۷ رقم الحدیث ۳۲۲۱ مطبوعہ دارالفکر بیروت)،(المعجم الکبیر امام طبرانی ج۱۱ص۶۵ رقم الحدیث ۱۱۰۶۱ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)،(جامع الاحادیث الکبیر ج ۲ص ۱۹۳ ارقم الحدیث ۴۷۸۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)،(جمع الجوامع ج۲ص ۱۷۷ ارقم الحدیث ۴۷۸۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،(الفتح الکبیرفی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج۱ ص۲۵۷ رقم الحدیث ۲۷۷۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)،(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۹ ص ۱۷ امطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت)،(المستدرک ج۳ ص۱۳۸ ارقم الحدیث ۴۶۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفردوس بمأثورالخطاب ج۱ ص۴۴ رقم الحدیث ۱۰۶ امطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،(تاریخ دمشق الکبیر ج ۲۳جز ۴۵ص ۲۸۹ رقم الحدیث ۹۷۳۹ ص ۲۹۰ رقم الحدیث ۹۷۴۱۔

۹۷۴۲_۹۷۴۳ص ۲۹۱ رقم الحدیث ۹۷۴۴_۹۷۴۵_۹۷۴۶ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)،(تاریخ بغداد ج ۱۱ ص ۴۸ برقم ۵۷۲۸ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)،(الکامل فی ضعفاء الرجال ابن عدی ج ۲ ص ۳۴۱ مطبوعه دارالفکر بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

علی عیبة علمی۔

ترجمه: حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے علم کا خزانہ ہیں۔

(الفتح الکبیرفی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۳۰ رقم الحدیث ۷۸۴۴ مطبوعه دارالفکر بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۲۳ جز ۴۵ ص ۲۹۴ رقم الحدیث ۹۷۵۴ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

علی یقضی دینی۔

ترجمه: حضرت علی رضی اللہ عنہ دینی امور کے معاملے میں قاضی منصف ہیں۔

(الفتح الکبیرفی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۳۱ رقم الحدیث ۷۸۵۱ مطبوعه دارالفکربیروت)،

(جامع المسانید والسنن ابن کثیر ج ۲۱ ص ۵۹۵۹ رقم الحدیث ۷۲۴ مطبوعه دارالفکربیروت)

آثار صحابه نمبر ﴿۳﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی سنت

حافظ نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں۔

عن عمران بن مسلم قال رایت علی انس بن مالك ازار اصفر رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحیح۔

ترجمه: عمران بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ کو زرد چادر پہنے ہوئے دیکھا اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی حدیث صحیح کے راوی ہیں۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۵ ص ۱۳۰ مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت)

حضور ﷺ کے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک جن کے لئے حضور ﷺ نے دعا کی تھی۔

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں۔

عن انس بن مالك قال: انطلقت بی امی الی رسول الله ﷺ فقالت یارسول الله خویدمك فادع الله له فقال: ((اللّٰهم اكثر ماله وولده واطل عمره واغفرله)) قال فكثر مالی حتی صار یطعم فی السنة مرتین، و كثر ولدی حتی قد دفنت من صلبی اكثر من مائة وطال عمری حتی قد استحییت من اهلی واشتقت لقاء ربی، واما الرابعة یعنی المغفرة۔ رواه سلیمان بن حرب عن حماد فقال: وانا ارجوالرابعة۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میری والدہ بارگاہ نبوی ﷺ میں لے گئیں اور فرمایا حضور ﷺ آپ کا غلام حاضر ہے اس کے لئے دعا فرمایئے آپ ﷺ نے فرمایا یااللہ اس کے مال، اولاد اور عمر کو زیادہ فرما اور مغفرت فرما۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا مال اتنا زیادہ ہوا کہ سال میں دو دفعہ کھایا جاتا تھا اور اولاد اتنی زیادہ ہوئی کہ میرے صلبی ۱۰۰ بچے مرگئے اور میری عمر اتنی زیادہ ہوئی کہ اپنے اہل وعیال سے حیا کرنے لگا اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کیا اور چوتھی بات تو اس کی امید رکھتا ہوں۔

(تاریخ دمشق الکبیر ج۵جز۹ص۲۶۰ رقم الحدیث ۲۳۴۱ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (سیراعلام النبلاء امام ذہبی ج۳ص۳۹۸ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (دلائل النبوة امام اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبهانی متوفی ۵۳۵ھ ص۸۵ رقم الحدیث ۷۶ مطبوعہ دار طیبة الریاض)، (فضائل الصحابة للنسائی ص۵۶۔۵۷ رقم الحدیث ۱۸۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)، (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ج۱ص۱۱۱ مطبوعہ دارالجیل بیروت)، (وسیلة الاسلام بالنبی علیه الصلاة والسلام ص۸۰ مطبوعہ دارالغرب الاسلامی بیروت)، (الثقات لابن حبان ذکر قدوم النبی المدینة ج۱ص۱۳۷ مطبوعہ دارالفکربیروت)، (انسان العیون فی سیر ة الامین المامون المعروفة بالسیرة الحلبیه ج۲ص۲۷۷ مطبوعہ دارالمعرفة بیروت)، (صفوة الصفوة لابن جوزی ج۱ص۱۷۱ مطبوعہ دارالمعرفة بیروت)، (المعجم الکبیر للطبرانی ج۱ص۲۴۸ رقم الحدیث ۷۱۰ مطبوعہ مکتبة العلوم والحکم الموصل)، (صحیح ابن حبان ج۳ص۲۶۹۔۲۷۰ رقم الحدیث ۹۹۰ مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت)، (الاصابة فی تمیز الصحابة ذکر انس بن مالك رضی اللہ عنہ ج۱ص۱۲۸ برقم ۲۷۷ مطبوعہ دارالجیل بیروت)

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا محمد بن عبداللہ الخضر، ثنا جبارۃ بن مغلس ثنا شبیب بن شیبۃ عن علی بن زید عن انس بن مالک قال خدمت النبی ﷺ عشر سنین۔

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دس سال آپ ﷺ کی خدمت کی۔

(المعجم الکبیر طبرانی ج۱ص۲۴۸رقم الحدیث ۷۰۷۔۷۰۸ مطبوعہ احیاء التراث الاسلامی عراق) (السیرۃ النبویۃ لابن کثیر ج۴ص ۵۴۳مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت) (تخریج الدلالات السمعیۃ لامام علی بن محمود الخزاعی متوفی ۷۸۹ھ ص۶۸ مطبوعہ دارالغرب الاسلامی بیروت) (تخریج الدلالات السمعیۃ ص۴۵امطبوعہ دارالغرب الاسلامی بیروت) (وسیلۃ الاسلام بالنبی علیہ الصلاۃ والسلام ص۷۰مطبوعہ دارالغرب الاسلامی بیروت)

آثار صحابہ نمبر ﴿۴﴾

صحابی رسول حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کا زرد رنگ کا عمامہ مبارک

امام حارث بن ابی اسامہ متوفی ۲۸۲ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا داود بن رشید ثنا ابو حیوۃ شریح بن یزید الحضرمی قال رایت عبداللہ بن بسر المازنی صاحب رسول اللہ ﷺ وعلیہ عمامۃ صفراء او رداء اصفر۔

ترجمہ: ابوحیوہ شریح بن یزید حضرمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں نے صحابی رسول ﷺ حضرت عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔

(مسند الحارث کتاب اللباس والزینۃ ج۲ص۶۱۰رقم الحدیث ۵۷۵مطبوعہ المدینۃ المنورۃ)

آثار صحابہ نمبر ﴿۵﴾

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ زرد کپڑے پہنتے تھے

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا عبیداللہ بن موسی عن عمرو بن عثمان عن موسی بن طلحة ان طلحة کان یلبس المعصفر۔

ترجمہ: موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ زرد رنگ کے کپڑے پہنتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۵۷رقم الحدیث ۲۴۷۱۸مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

جلیل القدر تابعین رحمھم اللہ کی سنت

نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا ابن علیة عن عبدالرحمن بن اسحاق قال حدثنی ابی قال رایت نافع بن جبیر بالعرج وعلیه معصفر۔

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن اسحاق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو زرد کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ص۵۷ارقم الحدیث۲۴۷۱۶مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا ابو اسامة قال عن ابن عون عن محمد کان لا یری باسا یلبس الرجل الثوب المصبوغ بالعصفر والزعفران۔

ترجمہ: امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ مرد کے لئے زرد رنگ کے کپڑے پہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۵۸رقم الحدیث ۲۴۷۲۱مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

امام ابراھیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن عمرو بن مروان قال رایت علی ابراھیم ازاراً اصفر۔

ترجمہ: عمرو بن مروان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کو زرد رنگ کی ازار پہنے ہوئے دیکھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۵۸رقم الحدیث ۲۴۷۵۷مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام حماد رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا ابن نمیر عن مالک بن مغول قال رایت حماداً یصلی و علیہ ازار اصفر۔

ترجمہ: مالک بن مغول بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ زرد رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۵۸رقم الحدیث ۲۴۷۶۰مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام عبداللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا حسین بن علی قال رایت علی عبداللہ بن الحسین ملحفۃ صفرا یحتبی فی المسجد الحرام۔

ترجمہ: حسین بن علی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عبداللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ مسجد حرام میں زرد رنگ کا لحاف اوڑھے ہوئے بیٹھے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۶۱ رقم الحدیث ۲۴۷۶۱مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام قاسم بن محمد رحمة الله عليه

محدث کبیر امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں۔

عن ایوب قال رایت علی القاسم بن محمد قلنسوة من خز اخضر ورداء سابر له علم ملون مصبوغ بشئ من زعفران۔

ترجمه : حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سبز رنگ کی ریشمی ٹوپی اور نشان زدہ سابری چادر جو زعفران میں کسی حد تک رنگی گئی تھی دیکھی۔

(حلية الاولياء و طبقات الاصفياء ذکر ذکر قاسم بن محمد رحمة الله عليه ج ۲ ص ۱۸۵ مطبوعه دارالكتاب العربي بيروت)

محدث كبير امام سيوطى رحمة الله عليه كى تحقيق

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں۔

ذکر بعضهم ان النبی ﷺ لبس عمامة صفراء فهل لذلك اصل؟

الجواب۔ نعم قال الطبرانی ثنا محمد بن الحسين الانماطى البغدادى ثنا مصعب بن عبدالله بن مصعب الزبيرى حدثنى ابى عن اسماعيل بن عبدالله بن جعفر عن ابيه قال رايت على رسول الله ﷺ ثوبين مصبوغين بزعفران رداء و عمامة اخرجه الحاكم فى المستدرك وقال ابن سعد فى الطبقات انا الفضل بن دكين عن هشام بن سعد عن يحيى بن عبدالله بن مالك قال كان رسول الله ﷺ يصبغ ثيابه بالزعفران قميصه ورداءه وعمامته وقال انا هاشم ابن القاسم ثنا عاصم بن عمر عن عمر محمد عن زيد بن اسلم قال كان رسول الله ﷺ يصبغ ثيابه كلها بالزعفران حتى العمامة۔ واخرج ابن عساكر فى تاريخه من طريق سلمان بن ارقم عن الزهرى عن سعيد بن المسيب عن ابى هريرة قال خرج علينا رسول الله ﷺ وعليه قميص اصفر ورداء اصفر و عمامة صفراء۔ واخرج ابن سعد عن ابن عمر قال

كان النبی ﷺ یصفر ثیابه وفی الصحیح من حدیثه ان النبی ﷺ كان یصبغ بالصفرة وقال الطبرانی ثنا اسلم بن سهل ثنا محمد بن الصباح ثنا عبید بن القاسم عن اسماعیل بن ابی خالد عن ابن ابی اوفی قال كان احب الصبغ الی رسول الله ﷺ الصفرة واخرج ابن عساكر من طریق عباد بن حمزة عن عبیدالله بن الزبیر انه بلغه ان الملائكة نزلت یوم بدر علیهم عمائم صفر وكانت علی الزبیر یومئذ عمامة صفراء فقال النبی ﷺ نزلت الملائكة الیوم علی سیما ابی عبدالله وجاء النبی ﷺ وعلیه عمامة صفراء۔ وفی ذلك یقول عامر بن صالح بن عبدالله بن عروة بن الزبیر:

جدی ابن عمة احمد ووزیره	عند البلاء وفارس الشعراء
وغداة بدر كان اول فارس	شهد الوغی فی اللامة الصفراء
نزلت بسیماء الملائك نصرة	بالحوض یوم تالب الاعداء

(الحاوی للفتاویٰ ج۲ص ۴۰۵۱۰۴مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

و قد اخبرنی الشیخ الصالح عطیة الابناسی والشیخ الصالح قاسم المغربی المقیم فی تربة الامام الشافعی ؓ والقاضی زكریا الشافعی انهم سمعوا الشیخ جلال الدین السیوطی رحمه الله تعالی یقول: رأیت رسول الله ﷺ فی الیقظة بضعا وسبعین مرة وقلت له فی مرة منها: هل انا من اهل الجنة یارسول الله؟ فقال: نعم! فقلت: من غیر عذاب یسبق، فقال: لك ذلك قال الشیخ عطیة: وسألت الشیخ جلال الدین مرة أن یجتمع بالسلطان الغوری فی ضرورة وقعت لی۔ فقال لی: یاعطیة أنا اجتمع بالنبی ﷺ یقظة وأخشی ان اجتمعت بالغوری ان یحتجب ﷺ، عنی۔

ترجمہ :اور مجھے شیخ صالح عطیہ الابناسی اور امام شافعی ؓ کی تربت میں مقیم شیخ صالح قاسم المغربی اور قاضی زکریا الشافعی نے بتایا کہ انہوں نے شیخ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے بیداری میں رسول پاک ﷺ کی کچھ اوپر ستر مرتبہ زیارت کی

ہے۔ اور ان میں سے ایک دفعہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا میں اہل جنت سے ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: پہلے کوئی سزا دیئے بغیر؟ فرمایا: تیرے لئے یہی ہے۔ شیخ عطیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے اپنی کسی ضرورت کے پیش نظر شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ سلطان غوری کے پاس تشریف لے چلیں تو آپ نے مجھے فرمایا: اے عطیہ! میں بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتا ہوں۔ ڈرتا ہوں کہ اگر غوری کے پاس چلا جاؤں تو کہیں حجاب لاحق ہو جائے۔

(الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الاکابر ج۱ص۲۳۸مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

یہی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں۔

رایت ورقة بخط الشیخ جلال الدین السیوطی عند احدا صحابه وهو الشیخ عبدالقادر الشاذلی مراسلة لشخص سأله فی شفاعة عند السلطان قأیتبای رحمه الله تعالی اعلم یااخی اننی قد اجتمعت برسول الله ﷺ الی وقتی هذا خمس وسبعین مرة یقظة ومشافهة ولولا خوفی من احتجابه ا عنی بسبب دخولی للولاة لطلعت القلعة وشفعت فیك عند السلطان وانی رجل من خدام حدیثه ﷺ واحتاج الیه فی تصحیح الاحادیث التی ضعفها المحدثون من طریقهم ولاشك لن نفع ذلك ارجح من نفعك۔

ترجمہ: امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام سیوطی کے خط کا ایک ورقہ اس کے اصحاب میں سے ایک صاحب یعنی شیخ عبدالقادر شاذلی کے پاس دیکھا جو مراسلہ تھا اس شخص کے لئے جس نے آپ سے بادشاہ قایتبای کے پاس سفارش کا سوال کیا تھا (وہ مراسلہ جوابیہ بدیں مضمون تھا) جان لے اے بھائی کہ اس وقت تک میں ۷۵ مرتبہ عالم بیداری میں بالمشافہ حضورا کی زیارت سے مستفیض ہوا۔ اگر حاکموں کے پاس جانے کی وجہ سے حضورا کی زیارت کی محرومی کا خوف نہ ہوتا تو میں قلعہ شاہی میں داخل ہوتا اور بادشاہ کے ہاں تیرے حق میں سفارش کرتا اور میں خدّام حدیث سے ایک مرد ہوں۔ ان احادیث کی تصحیح کے بارے میں

حضور ﷺ کا محتاج ہوں۔ جن کو محدثین نے اپنے طریقہ میں ضعیف کر دیا اور بے شک یہ نفع تیرے نفع سے بہت زیادہ ہے۔

(میزان الکبریٰ ج۱ ص۳۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۵۰ھ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

میں نے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک ورق ان کے ایک ساتھی شیخ عبد القادر شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دیکھا ہے جو انہوں نے ایک ایسے شخص کو لکھا تھا جس نے بادشاہ کے پاس جا کر کسی کام کے سلسلہ میں سفارش کرنے کی درخواست کی تھی۔

اے میرے بھائی! جان لے کہ اب تک میں رسول اللہ ﷺ سے پچھتر مرتبہ بیداری میں بالمشافہ، شرف ملاقات حاصل کر چکا ہوں۔ اگر حاکموں کے درباروں میں حاضری سے مجھے حضور ﷺ کے حجاب میں ہونے کا خوف نہ ہوتا، تو میں ضرور شاہی قلعہ میں جاتا، اور بادشاہ کے پاس تیری سفارش کرتا۔ بے شک میں حضور ﷺ کی حدیث شریف کے خدمتگاروں میں سے ایک ہوں اور مجھے سرکار ﷺ کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان احادیث کی تصحیح کے لئے جن کو محدثین نے اپنے طور پر ضعیف قرار دیا ہے، اور بے شک یہ فائدہ میرے بھائی تیرے فائدے سے زیادہ بہتر ہے"۔

فرمایا کہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات کی تائید وہ مشہور واقعہ بھی ہے کہ سیدی محمد بن زین مداح رسول ﷺ، سرکار کی بیداری میں بالمشافہ زیارت کرتے تھے۔ جب وہ حج کے لئے گئے تو سرکار ﷺ نے قبر کے اندر سے ان سے بات کی۔

(سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین اردو ج۲ ص۴۶۷۔۴۶۸ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

سیدی علی الخواص کو فرماتے سنا کہ جن لوگوں کا ہمیں علم ہوا کہ وہ حضور ﷺ سے بیداری میں

بالمشافہ ملاقات کرتے تھے، ان میں سے شیخ ابو مدین شیخ الجماعۃ، شیخ عبدالرحیم قناوی، شیخ موسیٰ رولی، شیخ ابوالحسن شاذلی، شیخ ابوالعباس المرسی، شیخ ابوالسعود بن ابوالعشائر، سیدی ابراہیم المتبولی اور شیخ جلال الدین سیوطی ہیں۔ فرمایا کرتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور بیداری میں کچھ اوپر ستر مرتبہ ملاقات کی۔

(سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین اردو ج ۲ ص ۴۷۰ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

محدث دیوبند انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں۔

نقل عن السیوطی رحمہ اللہ تعالی انہ رآہ ﷺ اثنین وعشرین مرۃ وسألہ عن احادیث ثم صححہا بعد تصحیحہ ﷺ۔ الخ

ترجمہ: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا گیا کہ انہوں نے بائیس مرتبہ جاگتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثوں کے متعلق پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کی حدیث ہے یا نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح فرمانے کے بعد امام سیوطی نے ان احادیث کی تصحیح کی۔

(فیض الباری شرح صحیح بخاری ج اص ۲۰۴ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

نعیم اشرف نور احمد دیوبندی لکھتے ہیں۔

وھو لمجدد المائۃ التاسعۃ خاتم الحفاظ جلال الدین عبدالرحمن بن کمال الدین الأسیوطی الشافعی، صاحب التصنیف التی سارت بہا الرکبان وانتفع بہ الانس والجنانہ وقد زادت علی خمسمائۃ وشھرۃ ذکرہ تغنی عن وصفہ۔

ترجمہ: آپ نویں صدی کے مجدد تھے۔ آپ سے انس وجن نے فائدہ لیا۔

(حاشیہ الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ ۱۸۔۹ امطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں۔

واختلف العلماء فی الثیاب المعصفرة وهی المصبوغة بعصفر فاباحها جمهور العلماء من الصحابة والتابعین ومن بعد هم وبه قال الشافعی وابوحنیفة ومالك لکنه قال غیرها افضل منها وفی روایة عنه انه اجاز لبسها فی البیوت وافنیة الدورد کرهه فی المحافل والاسواق ونحوها وقال جماعة من العلماء هو مکروه کراهة تنزیه وحملوا النهی علی هذا لانه ثبت ان النبی ﷺ لبس حلة حمراء وفی الصحیحین عن ابن عمر رضی الله عنهما قال رایت النبی ﷺ یصبغ بالصفرة۔

ترجمہ : زرد رنگ سے رنگے ہوئے کپڑوں کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین کرام رحمہم اللہ اور بعد کے لوگوں میں سے اہل علم نے اس کو جائز کہا ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی نظریہ ہے البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس کے علاوہ کوئی اور کپڑا پہننا افضل ہے۔ اور ایک روایت ہے کہ ان کپڑوں کو گھر میں پہننا جائز ہے اور بازاروں اور مجالس میں اس کو پہننا مکروہ ہے علماء کی ایک جماعت نے کہا کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے اور جن احادیث میں ممانعت ہے اس کو مکروہ تنزیہی پر محمول کیا ہے کیونکہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے سرخ رنگ کا حلہ پہنا ہے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو زرد رنگ سے رنگتے ہوئے دیکھا۔

(شرح صحیح مسلم للنووی ج۲ص۱۹۳مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

النواوی الامام الحافظ الاوحد القدوة شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف بن مری الحزامی الحورانی الشافعی صاحب التصانیف النافعة۔

ترجمہ : امام نووی، امام، حافظ، قدوہ، شیخ الاسلام، اولیاء کی نشانی، دین کو زندہ کرنے والے یحیٰی بن شرف مری الحزامی الحورانی الشافعی فائدہ دینے والی تصانیف کے مصنف ہیں۔

(تذکرة الحفاظ ج۴ص۱۴۷۰برقم ۱۱۶۲مطبوعه دارالصمیعی الریاض)

نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

قال ابن العطار ذکرلی شیخنا رحمه اللہتعالٰی انه کان لا یضیع له وقتا لا فی لیل ولا فی نهار الا فی اشتغال حتی فی الطریق وانه دام علی هذا ست سنین ثم اخذ فی التصنیف والافادة وانصیحة وقال الحق۔

قلت مع ما هو علیه من المجاهدة بنفسه والعمل بدقائق الورع والمراقبة وتصفیة النفس من الشوائب ومحقها من أغراضها کان حافظ للحدیث وفنونه ورجاله وصحیحه وعلیله راسا فی معرفة المذهب۔

ترجمہ :ابن عطار کہتے ہیں ہمارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے بجز پڑھنے پڑھانے کے دن اور رات میں کبھی وقت ضائع نہیں کیا حتی کہ راستہ چلتے ہوئے بھی اسی شغل میں مصروف رہتے اور برابر چھ سال تک یہی معمول رہا پھر تعلیم وتصنیف عوام کی بھلائی اور احقاق حق کو اپنے پر لازم کرلیا اور عمر بھر قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔

میں کہتا ہوں روح کو معصیت کی آلائشوں اور گناہوں کی آلودگیوں سے پاک رکھنے کے لئے انتہائی تورع، مسلسل جہاد بالنفس اور لگا تار ریاضتوں میں مصروف رہنے کے باوجود آپ نامور حافظ حدیث اس کے جملہ فنون کے عالم فن رجال کے ماہر اور صحیح اور ضعیف کو خوب جاننے والے تھے تحقیق مذاہب میں تو آپ کا جواب نہیں تھا۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۲۴۷ امطبوعہ دارالصمیعی الریاض)

حبیب الرحمٰن اعظمی لکھتے ہیں۔

امام نووی ساتویں صدی ہجری کے ایک بلند پایہ محدث وفقیہ بلکہ ان فنون کے امام اور نہایت عابد وزاہد بزرگ تھے۔ شیخ صلاح الدین سبکی نے ان کو شیخ الاسلام استاذ المتاخرین کے عنوان سے اور حافظ ذہبی نے امام، حافظ واجد، شیخ الاسلام، علم الاولیاء کے القاب سے یاد کیا ہے دنیا اور لذائذ دنیا سے بالکل کنارہ کش تھے۔

(مقدمہ شرح اربعین نووی ص ۳ امطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

تاج الدین سبکی نے لکھا ہے کہ میں ان کے فضل وکمال اور علوشان کی تفصیل میں جانے کے بجائے اپنے والد کے دو شعر لکھدینا کافی سمجھتا ہوں۔ ان شعروں کا قصہ یہ ہے کہ جب ۷۴۲ھ میں دارالحدیث اشرفیہ کے ملحق مکانات میں میرے والد کی سکونت تھی اور وہ رات کو ایوان دارالحدیث میں تہجد پڑھنے جایا کرتے تھے تو دارالحدیث کے فرش پر اپنا منہ ملا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

وفی دارالحدیث لطیف معنی — الی بسط لها اصبو واوی

عسی ادنی امس بحر وجهی — مکانا مسه قدم النواوی

حاصل ان شعروں کا یہ ہے کہ دارالحدیث اشرفیہ کے فرش میں ایک لطیف بات ہے جس کی وجہ سے مجھے اس سے شیفتگی ہے (میں اس کے فرش پر اپنا منہ اس لئے رگڑتا ہوں) کہ ممکن ہے کبھی میرا منہ اس مقام بھی پہونچ جائے جہاں امام نووی کے قدم پڑے ہیں۔

(مقدمہ شرح اربعین نووی ص ۴۱ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

بشیر احمد نعمانی لکھتے ہیں۔

شیخ الاسلام امام ابوزکریا محی الدین النووی علیہ الرحمۃ ۶۷۶ھ جن کی شخصیت صاحب علم کے لئے پوشیدہ نہیں ہے۔ محدثین کرام کی جماعت میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ امتیازی مقام حاصل ہے اور زہد وتقویٰ میں امام المتقین ہیں۔

(ریاض الصالحین اردو ج۱ ص۳ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

محمد صادق خلیل دیوبندی لکھتے ہیں۔

ابن العطار کے شاگرد بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام نووی علیہ الرحمہ ہر وقت تعلیم میں مشغول رہتے رات ہو یا دن بازار ہو یا مدرسہ بہر صورت ان سے استفادہ کرنے والے موجود ہوتے۔ شیخ قطب یونینی رقمطراز ہیں کہ امام نووی علم، ورع، عبادت، کم خوری اور سادہ زندگی گزارنے میں منفرد حیثیت کے مالک تھے حافظ ابن کثیر البدایہ میں فرماتے ہیں کہ شیخ محی الدین امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے دور کے بہت بڑے فقہاء میں شمار ہوتے تھے وہ کبھی روزہ نہیں چھوڑتے تھے اوران کے دستر خوان پر کبھی دو کھانے نہیں دیکھے گئے۔

ابوبکر بن ہبۃ اللہ حورانی طبقات الشافعیہ ص ۸۷ میں لکھتے ہیں کہ امام نووی علیہ الرحمہ کے بعد ایک بار کھانا تناول فرماتے اور صبح کے وقت ایک بار پانی پیتے۔ انہوں نے نکاح نہیں کیا دوبار حج کے لئے تشریف لئے گئے علماء کی مجلس میں باوقار شخصیت کے مالک تھے اگرچہ سر پر پگڑی معمولی قسم کی ہوتی تھی لیکن شان میں بہت بڑے تھے۔

(ریاض الصالحین اردو ج۱ص۹امطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

شمس الدین دیوبندی لکھتے ہیں۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ (یعنی امام نووی) کو رب ذوالجلال والاکرام نے تین چیزیں یکجا کر کے ودیعت کی تھیں ان میں (۱) علم اوراس پر صحیح عمل، (۲) کامل زہد، (۳) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں ایک اعلیٰ اخلاق کا نمونہ تھے۔

(نزھتہ المتقین ج۱ص۱۳مطبوعہ مکتبۃ العلم لاہور)

علامہ شوکانی کی تحقیق

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں۔

وذهب جمهور العلماء من الصحابة والتابعين ومن بعدهم وبه قال الشافعي وابو حنيفة ومالك الى الاباحة كذا قال ابن رسلان في شرح السنن۔

ترجمہ: جمہور علماء صحابہ تابعین کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک زرد رنگ کے کپڑے پہننا جائز ہے اسی طرح امام شافعی اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک بھی جائز ہے اور ابن ارسلان نے شرح السنن میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا جواز نقل کیا ہے۔

(نیل الاوطار ج۲ص۸۷مطبوعہ دارالجیل بیروت)

الفتح الربانی مع شرحه بلوغ الامانی

الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی میں ہے۔

حدیث ابن عمر نهی النبی ﷺ ان یلبس المحرم ثوباً مصبوغاً بورس او زعفران قال وقد من التقید المحرم جواز لبس الثوب المزعفر للحلال قال ابن بطال اجاز مالك وجماعة لباس الثوب المزعفر للحلال وقالوا انما وقع النهی عنه للمحرم خاصة

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ نے محرم کے لئے ورس زعفران سے رنگے ہوئے کپڑوں سے منع فرمایا محرم کی قید سے حلال کے لئے یہ جائز ہونا معلوم ہوتا ہے حلال کے لئے زعفرانی کپڑے جائز ہے نہی محرم کے لئے خاص ہے۔

(الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی ج۱۷ص۲۴۲ مطبوعہ مصر)

☆............☆

سرخ رنگ کا عمامہ شریف

سرخ لباس پہننے کے جواز اور عدم جواز میں علماء کا اختلاف

سرخ لباس پہننے کے جواز اور عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہے۔ لیکن صحیح یہی ہے کہ یہ جائز ہے۔ سراج الامۃ امام اعظم رضی اللہ عنہ اور حنفی مذہب کے صحیح قول کے مطابق سرخ کپڑے پہننا جائز ہے۔

سراج الامہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا قول

امام ناصر الدین ابی القاسم محمد بن یوسف السمر قندی متوفی ۵۵۶ھ لکھتے ہیں۔

وعن ابی حنیفة لاباس بالصبغ الاحمر والاسود والاصفر۔

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرخ اور سیاہ اور زرد رنگ میں کوئی حرج نہیں۔

(الملتقط فی الفتاوی الحنفیة کتاب الآداب ص ۲۷۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں۔

وعن ابی حنیفة رحمه الله تعالٰی لاباس بالصبغ الاحمر والاسود۔

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرخ اور سیاہ رنگ میں کوئی حرج نہیں۔

(فتاوی عالمیری کتاب الکراهیة باب اللبس ما یکره من ذلك الباب التاسع فی اللبس ما یکره من ذلك وما لا یکره ج۵ص۴۱۰مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)

امام محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی متوفی لکھتے ہیں۔

واما الاحمر ومنه المعصفر والمزعفر فاجاز مالك والشافعی وابو حنیفة۔

ترجمہ: سرخ اور معصفر اور زعفرانی رنگ کو امام مالک، امام شافعی اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے جائز فرمایا ہے۔

(شرح زرقانی علی المواهب ج۵ص۲۳ مطبوعه دارالمعرفة بیروت)

سرخ لباس صحابه و تابعین کی سنت هے

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

القول الاول الجواز مطلقاً وهو قول عدة من الصحابة وطائفة من التابعین منهم علی بن ابی طالب وابنه الحسن وطلحة وعبدالله بن جعفر والبراء ومن التابعین سعید بن المسیب والنخعی والشعبی وابی قلابة وابی وائل ومن سواهم رضی اللہ عنہم۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اور متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم اور فقہاء تابعین میں سے سعید بن میسب، ابراہیم نخعی، امام شعبی، امام ابو قلابہ، امام ابو وائل اور متعدد فقہاء سرخ رنگ کو مطلقاً جائز کہتے ہیں۔

(فتح الباری ج۱۰ص۳۷۷۔۳۷۸مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (نیل الاوطار ج۲ص۹۲ مطبوعه دارالجیل بیروت)

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواز پر باب باندھا ہے:

باب الصلاة فی الثوب الاحمر۔

(صحیح البخاری باب الثوب الاحمر ج۱ص۴۷امطبوعه دارابن کثیر بیروت)

حدیث نمبر ﴿۱﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ رنگ کے حلہ یعنی دوچادروں میں لپٹا ہوا دیکھا

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابوالولید حدثنا شعبة عن ابی اسحاق سمع البراء ﷺ یقول کان النبی ﷺ مربوعاً وقد رأیته فی حلة حمراء ما رایت شیئا احسن منه۔

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک متوسط تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ رنگ کے حلہ یعنی دو چادروں میں لپٹا ہوا دیکھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی چیز کو حسین نہیں دیکھا۔

(صحیح البخاری کتاب اللباس باب الثوب الاحمر ج۵ص۲۱۹۸ رقم الحدیث ۵۵۱۰مطبوعه دارابن کثیر بیروت)، (مسلم شریف کتاب الفضائل باب فی صفة النبی ﷺ وانه کان احسن الناس وجها ج ۴ ص۱۸۱۸رقم الحدیث ۲۳۳۷مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی الرخصة ذلك ج ۴ص۵۴رقم الحدیث۴۰۷۲مطبوعه دارالفکر بیروت)، (سنن النسائی کتاب الزینة باب اتخاذ الجمة ج۸ص۱۸۳رقم الحدیث۵۲۳۲مطبوعه مکتب المطبوعات الاسلامیة حلب)، (سنن الکبریٰ للنسائی ج۵ص۴۱۲رقم الحدیث ۹۳۲۸ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (مسند احمد ج ۴ ص۲۸۱ مطبوعه موسسة قرطبة مصر)، (مسند ابی یعلی ج۳ص۲۶۲رقم الحدیث ۱۷۱۴مطبوعه دارالمامون للتراث دمشق)، (معرفة الصحابة لابی نعیم الاصبهانی ترجمة جابر بن سمرة ﷺ ج۱ص۴۵۰ برقم ۱۵۳۶مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (مصنف ابن ابی شیبه ج۵ص۱۵۷رقم الحدیث ۲۴۷۱۵ مطبوعه مکتبة الرشد الریاض)، (روضة المتقین شرح ریاض الصالحین للنووی ج ۲ص۳۱۴مطبوعه دارالفکر بیروت)، (سنن الترمذی ج ۴ ص۲۱۹رقم الحدیث ۱۷۲۴ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (نیل الاوطار ج۲ص۹۰ مطبوعه دارالجیل بیروت)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص۹۹رقم الحدیث۵۰۹۱مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (شرح السنة ج۶ ص۱۵۷رقم الحدیث ۲۹۸۳مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (معالم السنن ج۴ص۱۷۹رقم الحدیث۴۲۶۶مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (السیرة النبویة لابن عساکر ج۴ص۱۴۰مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج۴ص۱۴۰ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا شریك عن ابی اسحاق عن البراء قال ما رایت اجمل من رسول اللہ ﷺ مترجلا فی حلة حمراء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۵۷رقم الحدیث ۲۴۷۱۵مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

امام یحییٰ بن شرف الدین نووی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں۔

ودلیل جواز الاحمر وغیرہ مع الاجماع حدیث البراء رایت رسول اللہ ﷺ فی حلة حمراء رواہ البخاری ومسلم وروی ایضاً مثله من روایة ابی جحیفة۔

(المجموع شرح المهذب للنووی ج۴ص۳۹۰مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حدیث نمبر (۲)

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا موسیٰ بن اسمعیل حدثنا قیس یعنی ابن الربیع وحدثنا محمد بن سلیمان الانباری حدثنا وکیع عن سفیان جمیعاً عن عون ابن ابی جحیفة عن ابیه قال اتیت النبی ﷺ بمکة وهو فی قبة حمرآء من ادم فخرج بلال فاذن فکنت اتتبع فمه هٰهنا وهٰهنا قال ثم خرج رسول اللہ ﷺ و علیه حلة حمرآء وبرود یمانیة قطری۔

ترجمہ: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ مکہ مکرمہ کے اندر ایک سرخ خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ نکلے اور اذان کہی میں دیکھ رہا تھا کہ انہوں نے اپنا منہ ادھر ادھر کیا۔ پھر حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے اوپر سرخ حلہ تھا یمنی چادر کا گویا قطر کی بنی ہوئی ہے۔

(سنن ابی داؤد ج۱ص۱۴۳رقم الحدیث ۵۲۰ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (سنن الترمذی قال ابو عیسی حدیث ابی جحیفة حدیث حسن صحیح ج۱ص۳۷۵۔۳۷۶۔۳۷۷رقم الحدیث ۱۹۷مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (صحیح البخاری باب الثوب الاحمر ج۱ص۱۴۷رقم الحدیث ۳۶۹مطبوعہ دارابن کثیر بیروت)، (صحیح ابن حبان ج۶ص۵۳رقم الحدیث ۲۳۹۴ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (مصنف عبدالرزاق ج۱ص۴۶۷رقم الحدیث ۱۸۰۶مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (غایة الاحکام

فی احادیث الاحکام ج۳ص۱۰۰رقم الحدیث۵۰۹۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج۴ص۱۴۰مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج۴ص۱۴۰ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

حدیث نمبر ﴿۳﴾

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایک سرخ چادر تھی

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

عن هلال بن عامر رضی اللہ عنہ قال رایت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بمنی یخطب علی بغلة وعلیه برد احمر وعلی امامه یعبر عنه۔

ترجمہ: حضرت ہلال بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ کے مقام پر ایک خچر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایک سرخ چادر تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے آگے کھڑے ہوئے آپ کے الفاظ (لوگوں تک) پہنچا رہے تھے۔

(سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی الرخصة ذلك ج۴ص۵۴رقم الحدیث ۴۰۷۳مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (سنن الکبریٰ للبیهقی ج۳ص۲۴۷رقم الحدیث ۵۷۷۷مطبوعہ مکتبة دارالباز مکة المکرمة)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ص۹۹رقم الحدیث ۵۰۹۲مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (شرح الطیبی علی مشکاة المصابیح المسمی الکاشف عن حقائق السنن ج۸ص۲۲۶ مطبوعہ ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراچی)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

عن هلال بن عامر عن ابیه قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی یخطب علی بغلة وعلیه برد احمر وعلی رضی اللہ عنہ امامه یعبر عنه۔

ترجمہ: حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں ایک خچر پر خطبہ دے رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایک سرخ چادر تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ آگے پہنچا رہے تھے۔

(سنن الکبریٰ للبیهقی ج۳ص۲۴۷رقم الحدیث ۵۷۷۷ مطبوعہ مکتبة دارالباز مکة المکرمة)، (سبل الهدی والرشاد ج۷ص۳۱۲مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

شوکانی کہتے ہیں اس حدیث مبارکہ کی سند حسن ہے

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں۔

قال فی البدر المنیر واسنادہ حسن۔

ترجمہ: امام ابن الملقن رحمۃ اللہ علیہ نے البدر المنیر میں فرمایا کہ اس حدیث مبارکہ کی سند حسن ہے۔ (نیل الاوطار ج۲ ص۹۰ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

حدیث نمبر ﴿۴﴾

آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے آپ پر دو سرخ چادریں تھیں

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی ابن ابی شیبۃ عن ابی رمثۃ قال حججت فقدمت المدینۃ ولم اکن رایت رسول اللہ ﷺ فخرج وعلیہ ثوبان بردان احمران۔

ترجمہ: امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی رمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حج کیا اور مدینہ آیا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے آپ پر دو سرخ چادریں تھیں۔

(سبل الھدی والرشاد ج۷ ص۳۱۲۔۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ﴿۵﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سرخ رنگ کا جبہ مبارک

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

عن طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ ﷺ بسوق ذی المجاز فمر وعلیہ جبۃ لہ حمراء۔

ترجمہ : حضرت طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذو المجاز کے بازار میں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سرخ جبہ تھا۔

(جامع الاحادیث الکبیر ج۲۰ص۴۴ رقم الحدیث ۱۵۵۷۳ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج۴ص۱۳۶ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج۴ص۱۳۶ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی مسدد والامام احمد عن الاشعث بن سلیمان عن بعض الصحابة رضی اللہ عنہ انه رای رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی سوق ذی المجاز وعلیه احمران۔

وروی وکیع بن الجراح عن طارق بن عبدالله المحاربی رضی اللہ عنہ قال رایت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بسوق ذی المجاز وعلیه جبة حمراء

ترجمہ : حضرت طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذو المجاز کے بازار میں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سرخ جبہ تھا۔

(سبل الهدی والرشاد ج۷ص۳۱۲۔۳۱۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

حدیث نمبر ﴿۶﴾

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر دو سرخ چادریں تھیں

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروی ابن سعد عن شیخ من کنانة رضی اللہ عنہ قال رایت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وعلیه بردان احمران۔

ترجمہ : شیخ من کنانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر دو سرخ چادریں تھیں۔ (سبل الهدی والرشاد ج۷ص۳۱۲۔۳۱۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

حدیث نمبر ﴿۷﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین کو سرخ چادر اور سرخ عمامہ پہنتے تھے

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

عن جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ ﷺ کان یلبس بردہ الاحمر فی العید والجمعۃ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین کو سرخ چادر پہنتے تھے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۵۷۷۸ مطبوعہ مکتبۃ دارالباز مکۃ المکرمۃ)، (نیل الاوطار ج ۲ ص ۹۰ مطبوعہ دارالجیل بیروت)، (مختصر تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۲۳۷ مطبوعہ دارالفکر العربی بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۴۱ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۴۱ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (اتحاف سادۃ المتقین ج ۸ ص ۲۵۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ﴿۸﴾

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا ھشیم قال انا الحجاج عن ابی جعفر ان رسول اللہ ﷺ کان یلبس بردہ الاحمر یوم الجمعۃ ویعتم یوم العیدین۔

ترجمہ: حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین کو سرخ چادر اور سرخ عمامہ باندھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۴۸۱ رقم الحدیث ۵۵۴۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام عمر بن علی بن الملقن الانصاری متوفی سن ۸۰۴ھ لکھتے ہیں۔

حدیث انہ ﷺ کان یتردی یوم الجمعۃ رواہ البیہقی من روایۃ جابر بلفظ کان لہ

برد احمر يلبسه فی العيدين والجمعة و ابن خذيمة بلفظ كانت له جبة يلبسها فی العيدين والجمعة۔

(خلاصة البدر المنير ج۱ص۲۲۱رقم الحديث۷۷۳ مطبوعه مكتبة الرشد الرياض)

حدیث نمبر ﴿۹﴾

علامه عبد الرؤف مناوی رحمة الله عليه

علامہ عبدالرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں۔

ورواه الطبرانی عن ابن عباس بلفظ كان يلبس يوم العيد بردة حمراء قال الهيثمی ورجاله ثقات۔

ترجمه: امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ عید کے روز سرخ رنگ کی چادر پہنتے تھے۔

امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ تمام راوی ثقہ ہیں۔

(فيض القدير ج۵ص مطبو۲۴۶ مطبوعه المكتبة التجارية الكبری مصر)

علامه ابراهيم بيجوری رحمة الله عليه

امام الشیخ ابراہیم البیجوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

فقد روی الطبرانی من حديث ابن عباس انه كان يلبس يوم العيد بردة حمراء قال الهيثمی ورجاله ثقات فالصحيح جواز لبس الاحمر۔

ترجمه: امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ عید کے روز سرخ رنگ کی چادر پہنتے تھے۔

اس حدیث مبارکہ سے سرخ لباس کا جائز ہونا بلکل صحیح ہے۔

(المواهب اللدنية علی الشمائل المحمدية للبيجوری ص ۷۲ فاروقی كتب خانه ملتان)

حدیث نمبر ﴿۱۰﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سرخ رنگ کے کپڑے میں نماز پڑھانا

امام ابوعیسی ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا عبد بن حميد ثنا محمد بن الفضل حدثنا حماد بن سلمة عن حبيب بن الشهيد عن الحسن عن انس بن مالك ان النبي ﷺ خرج وهو متكئ على اسامة بن زيد عليه ثوب قطري قد توشح به فصلى بهم۔

ترجمه: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے باہر آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قطری (سرخ رنگ کا) کپڑا لپٹا ہوا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی امامت فرمائی۔

(الشمائل المحمدية والخصائل المصطفوية ص۷۰ رقم الحديث ۶۰ مطبوعه موسسة الكتب الثقافية بيروت)، (غاية الاحكام في احاديث الاحكام ج۳ ص۱۰۰ رقم الحديث ۵۰۹۳ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت)، (شرح السنة للبغوي ج۶ ص۵۹ رقم الحديث ۲۹۷۸ مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت)

امام محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبداللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں۔

وفي رواية ثوب قطري اخرجهما الترمذي في الشمائل قوله ثوب قطر هو ضرب من البرود فيه حمرة له اعلام فيه بعض الخشونة وقيل هي حلل جياد تحمل من قبل البحرين قال الازهري في اعراض البحرين قرية يقال لها قطر واحسب الثياب القطرية تنسب اليها۔

ترجمه: قطری کپڑا ایک قسم کی نقش دار سرخ چادر تھی جو سخت تھی۔

(غاية الاحكام في احاديث الاحكام ج۳ ص۱۰۰ رقم الحديث ۵۰۹۵ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت)

حدیث نمبر ﴿۱۱﴾

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سرخ حلہ کسی پر سجتے ہوئے نہیں دیکھا

امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال رایت رسول اللہ ﷺ فی لیلة اضحیان و علیہ حلة حمر آء فجعلت انظر الیہ والی القمر فلھو عندی احسن من القمر۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چودہویں رات میں دھاری دار سرخ یمنی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں (کبھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا اور کبھی چاندی کی طرف تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔

(الشمائل المحمدیة والخصائل المصطفویة مع تحفة الاحوذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ ج۱۰ ص۹۰ رقم الحدیث ۱۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنی یحیی بن منصور القاضی ثنا احمد بن سلمة ثنا اسحاق انبا المحاربی عن اشعث عن ابی اسحاق عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال رایت رسول اللہ ﷺ فی لیلة اضحیان وعلیہ حلة حمراء فجعلت انظر الیہ والی القمر فلھو احسن فی عینی من القمر۔

ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چودہویں رات میں دھاری دار سرخ یمنی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں (کبھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا اور کبھی چاندی کی طرف تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے روایت نہیں کیا۔

(مستدرک قال المحقق قال فی التلخیص صحیح ج۴ ص۲۰۷ رقم الحدیث ۷۳۸۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں۔

وعن جابر بن سمرة قال رایت النبی ﷺ فی لیلة اضحیان وعلیه حلة حمرا فکنت انظر الیه والی القمر فهو کان فی عینی احسن من القمر۔

ترجمہ :حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو چودھویں رات میں دھاری دار سرخ یمنی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں (کبھی) آپ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاندی کی طرف تو آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔

(مختصر تاریخ دمشق ج۱ص۱۴۱)

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا احمد قال حدثنا ابوعمیر بن النحاس قال حدثنا ایوب بن سوید عن سفیان الثوری عن محمد بن المنکدر عن جابر قال ما رایت احسن من رسول اللہ ﷺ فی حلة حمراء۔

ترجمہ :حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ سرخ حلہ کسی پر سجتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(طبرانی الاوسط ج ۱ص۲۱۱رقم الحدیث ۶۸۰ مطبوعہ دارالحرمین القاهرة)، (مسند الطیالسی ص۹۸ رقم الحدیث ۱۲۱۷ مطبوعہ دارالمعرفة بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۵ص۱۳۰ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

حدیث نمبر ﴿۱۲﴾

حضور ﷺ کے خطبے کے وقت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سرخ قمیص پہنے ہوئے آئے

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا زید بن حباب قال حدثنی حسین بن واقد قال حدثنی

عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ ﷺ یخطبنا فاقبل الحسن والحسین علیھما قمیصان احرمان۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے خطبے کے وقت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سرخ قمیص پہنے ہوئے آئے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۵۸رقم الحدیث۲۴۷۲۹مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا ابو الفضل الحسن بن یعقوب بن یوسف العدل حدثنا یحیی بن ابی طالب انبا زید بن الحباب انبا الحسین بن واقد حدثنی عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ ﷺ یخطب فاقبل الحسن والحسین علیھما قمیصان احمران فجعلا یعثران ویقومان فنزل فاخذھما فوضعھا بین یدیہ وقال صدق اللہ ورسولہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ رایت ھذین فلم اصبر ثم اخذ فی خطبتہ۔

ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ۔

ترجمہ: یہ حدیث مبارکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے روایت نہیں کیا۔

(مستدرک للحاکم کتاب اللباس ج۵ص۱۴رقم الحدیث۷۵۵۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

مستدرک للحاکم کے محقق ڈاکٹر محمود مطرجی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

قال المحقق وافقہ الذھبی فی التلخیص علی شرط البخاری و مسلم۔

(مستدرک للحاکم کتاب اللباس ج۵ص۱۴رقم الحدیث۷۵۵۴مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

حدیث نمبر ﴿۱۳﴾

حضور ﷺ کا سرخ رنگ کا عمامہ مبارک

امام سلیمان بن الاشعث ابوداؤد السجستانی متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا احمد بن صالح ثنا بن وهب حدثنی معاویة بن صالح عن عبدالعزیز بن مسلم عن ابی معقل عن انس بن مالك قال رایت رسول الله ﷺ یتوضا وعلیه عمامة قطریة فادخل یده من تحت العمامة فمسح مقدم راسه ولم ینقض العمامة۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وضو فرمارہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قطری عمامہ تھا عمامہ مبارک کے نیچے ہاتھ مبارک داخل کر کے مسح فرمایا اور عمامہ مبارک کو نہیں کھولا۔

(سنن ابی داؤد ج۱ص۳۶رقم الحدیث۱۴۷مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (مستدرك للحاکم ج۱ص۱۶۹ مطبوعہ دارالمعرفة بیروت)، (سبل الهدی والرشاد ج۷ص۲۷۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

امام عینی رحمة الله علیه

علامہ حافظ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں۔

قوله (عمامة قطریة) هی ثیاب حمر لها اعلام فیها بعض الخشونة منسوبة الی قطر موضع بین عمان وسیف البحر۔

ترجمہ: قطری عمامہ سرخ نقش والا کپڑا جو سخت تھا قطر کی طرف منسوب جو عمان سیف البحر کے درمیان ہے۔

(شرح سنن ابی داؤد للعینی ج۱ص۳۴۷ مطبوعہ دارالقرآن والحدیث ملتان)، (المواهب اللدنیة علی الشمائل المحمدیة للبیجوری ص۶۹ فاروقی کتب خانہ ملتان)

امام صالحی شامی رحمة الله علیه

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

قطری بکسر القاف وسکون الطاء وقد تخفف ومع التخفیف هو ضرب من البرد فیه حمرة ولها اعلام فیها بعض الخشونة وفسره بعضهم بانه غلیظ من قطن۔

ترجمہ: قطری ایک قسم کی چادر تھی جس میں سرخ رنگ اور نقش تھے اور روئی کی سخت چادر تھی۔(سبل الهدیٰ والرشاد ج۷ص۳۰۷مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

استدل به علی التعمیم بالحمرة وهو استدلال صحیح لولا فی الحدیث ضعف۔

ترجمہ: اس حدیث مبارکہ میں سرخ عمامے کی دلیل ہے جو صحیح استدلال ہے اگر چہ حدیث ضعیف ہے۔ (عون المعبود شرح ابی داؤد ج۱ص ۷۲امطبوعہ دارالکتب العلمية بيروت)

حدیث نمبر ﴿۱۴﴾

سرخ عمامہ پہننا جبریل علیہ السلام کی سنت ہے

امام الزبیر بن بکار بن عبداللہ بن مصعب الزبیری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

ثنا محمد ثنا الزبير حدثني محمد بن الحسن عن عبدالعزيز بن محمد عن عبيدالله بن عمر عن سيار ابي الحكم عن عائشة انها قالت رايت جبريل عليه السلام عليه عمامة حمراء سادلها بين كتفيه۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے سرخ رنگ کا عمامہ باندھا تھا اور اس کا شملہ ان کی پشت پر لٹک رہا تھا۔

(المنتخب من كتاب ازواج النبي قصة تزوج عائشة رضي الله عنها ص۳۶مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت)، (سبل الهدى والرشاد ج۷ص۲۷۵مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت)

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا محمد بن عبدالله الحضرمي قال حدثنا اسماعيل بن بهرام قال حدثنا عبدالعزيز بن محمد الدراوردي عن عبيدالله بن عمر عن سيار ابي الحكم عن شهر بن حوشب عن عائشة قالت رايت جبريل عليه السلام عليه عمامة حمراء يرخيها بين كتفيه۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے سرخ رنگ کا عمامہ باندھا تھا اور اس کا شملہ ان کی پشت پر لٹک رہا تھا۔

(طبراني الاوسط ج۵ص۳۸۱رقم الحديث ۵۶۲۰مطبوعه دارالحرمين القاهرة)، (مجمع الزوائد ج۵ص ۱۳۰مطبوعه دارالكتاب العربي بيروت)

فرشتوں کے سرخ عمامے

امام ابی الربیع سلیمان بن موسیٰ الکلاعی الاندلسی متوفی ۶۳۴ھ لکھتے ہیں۔

قال ابن عباس ولم تقاتل في يوم سواه و كانوا يكونون فيما سواه من الايام عددا و مددا لا يضربون و كانت سيماهم يوم بدر عمائم بيضاء قد ارسلوها فى ظهورهم ويوم حنين عمائم حمرا۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فرشتوں کی نشانی بدر کے دن سفید عمامے تھے کہ شملہ پیچھے لٹکاتے تھے اور حنین کے دن سرخ عمامے تھے۔

(الاکتفاء بما تضمنه من مغازی رسول الله والثلاثة الخلفاء غزوة بدر الكبرى ج ۲ ص ۲۹ مطبوعه عالم الکتب بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروى البيهقي عن ابن عباس قال: كان سيماء الملائكة يوم بدر عمائم بيض قد ارسلوها على ظهورهم ويوم خيبر عمائم حمراً۔

وروى الطبراني وابن مردويه بسند ضعيف عن ابن عباس مرفوعاً فى قوله تعالىٰ: (مسومين) قال: معلمين و كانت سيما الملائكة يوم بدر عمائم سود ويوم احد عمائم حمر۔

(سبل الهدى والرشاد ذکر سیماء الملائكة يوم بدر ج ۴ ص ۴۳ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وروى ابن المنذر وابن ابى حاتم عن ابى هريرة فى قوله: (مسومين) قال: بالعهن الاحمر۔

(سبل الهدى والرشاد ذکر سیماء الملائكة يوم بدر ج ۴ ص ۴۴ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ لکھتے ہیں۔

كانت سيما الملائكة يوم بدر عمائم سود ويوم احد عمائم حمر۔

ترجمہ: فرشتوں کی نشانی بدر کے دن سفید عمامے تھے اور احد کے دن سرخ عمامے تھے۔

(الفتح الكبير فى ضم الزيادة الى الجامع الصغير ج ۲ ص ۲۹۵ رقم الحديث ۸۵۶۸ مطبوعه دار الفکر بیروت)

مشکل کشا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سرخ رنگ کا جھنڈا

امام ابوجعفر محمد بن عمر بن موسیٰ العقیلی متوفی ۳۲۲ھ لکھتے ہیں۔

عن یزید بن بلال حدثنی جدی حدثنا الحکم بن مروان حدثنا کیسان ابو عمر عن یزید بن بلال و کان من اصحاب علی رضی اللہ عنہ قال رایت رایۃ علی حمراء مکتوب فیھا محمد رسول اللہ ﷺ۔

ترجمہ :یزید بن بلال رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سرخ جھنڈا دیکھا جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۴ص ۱۳ برقم ۵۶۷ ادار الکتب العلمیۃ بیروت)، (المسند الضعیف للعقیلی ص ۱۵۹ رقم الحدیث ۲۶۶ مطبوعہ نزار مصطفیٰ الباز المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

ابن عمر رضی اللہ عنھما کا سرخ لباس پھننا

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا یحیی قال حدثنا وکیع عن موسی بن دھقان قال رایت ابن عمر جالسا علی سریر عروس علیہ ثیاب حمر۔

ترجمہ: موسیٰ بن دہقان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سرخ کپڑوں میں دیکھا۔(الادب المفرد ج اص ۳۹۹ مطبوعہ دارالبشائر الاسلامیۃ بیروت)

حضرت ابراھیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابراھیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا یزید بن ھارون عن العوام قال رایت علی ابراھیم التیمی وابراھیم النخعی علی کل واحد منھما ملحفۃ حمراء۔

ترجمہ: عوام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابراہیم تیمی اور امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہما پر سرخ چادر دیکھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص۱۵۷ رقم الحدیث ۲۴۷۱۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام علی بن ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن عمرو بن عثمان قال رایت علی ابی جعفر ملحفۃ حمراء۔

ترجمہ: عامر بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۱۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن مالک بن مغول قال رایت علی الشعبی ملحفۃ حمراء۔

ترجمہ: مالک بن مغول رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۲۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ پر سرخ چادر دیکھی

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن نصر بن اوس قال رایت علی علی بن الحسین ملحفۃ حمراء۔

ترجمہ :نصر بن اوس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما پر سرخ چادر دیکھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۵۸رقم الحدیث ۲۴۷۲۴مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سفید، سیاہ، سبز، سرخ، زرد عمامہ پہننا سنت ہے ان کے علاوہ ہر قسم کے رنگ کا عمامہ مباح ہے۔سب سے افضل عمامہ سفید ہے اس کے بعد سیاہ عمامہ اس کے بعد سبز عمامہ اس کے بعد سرخ عمامہ اس کے بعد زرد رنگ کا عمامہ افضل ہے۔

☆......☆

ساتواں باب

ٹوپی کا ثبوت

ٹوپی پہننا بھی سنت ہے۔ حضور ﷺ صحابہ کرام ﷺ تابعین کرام رحمہم اللہ اور فقہاء کرام رحمہم اللہ سے ٹوپی پہننا ثابت ہے۔ اور ہر قسم کی ٹوپی جناح کیپ وغیرہ سب پہننا جائز ہے جو ٹوپی کی کسی قسم کو ناجائز کہے تو وہ اس کے ناجائز ہونے پر دلیل پیش کرے اپنے قیاس پیش نہ کرے۔ البتہ اگر کسی جگہ کسی قسم کی ٹوپی غیر مسلموں سے مشابہت رکھتی ہو تو اس جگہ اس خاص قسم کی ٹوپی پہننا ناجائز ہوگا اگرچہ وہ ٹوپی کسی قسم کی بھی ہو۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

من تشبه بقوم فهو منهم۔

ترجمہ: جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے گا وہ انہیں میں سے ہو جائے گا۔

(سنن ابوداؤد کتاب اللباس ج ۲ ص ۲۰۳ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت

امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال کان علی موسی علیہ السلام یوم کلمه ربه کساء صوف وجبة صوف و کمه صوف وسراويل صوف و كانت نعلاه من جلد حمار میت۔ (و الكمه القلنسوة الصغيرة)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کلام کیا اس دن انہوں نے ایک اون کی چادر اون کا جبہ اون کی ٹوپی اور اون کی شلوار پہنی ہوئی تھی اور مردہ دراز گوش کی کھال سے بنے جوتے پہنے ہوئے تھے۔

(سنن الترمذی باب ماجاء فی لبس الصوف ج ۴ ص ۲۲۴ رقم الحدیث ۱۷۳۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (الترغیب والترهیب قال المنذری رواه الترمذی وقال حدیث حسن غریب والحاکم کلاهما عن حمید الاعرج عن عبدالله بن الحارث عن ابن مسعود وقال الحاکم صحیح علی شرط البخاری ج ۳ ص ۷۸ رقم الحدیث ۳۱۵۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی مبارک

امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول الله ﷺ یقول الشهداء اربعة رجل مومن جيد الايمان لقى العدو فصدق الله حتى قتل فذالك الذى يرفع الناس اليه اعينهم يوم القيامة هكذا ورفع راسه حتى وقعت قلنسوته قال فما ادرى اقلنسوة عمر اراد ام قلنسوة النبى ......۔

ترجمه :حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا شہداء کی چار اقسام ہیں وہ مومن شخص جس کا ایمان مضبوط ہو وہ دشمن سے مقابلہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یہی وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف آنکھ اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اوپر اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر گئی راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی مراد ہے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی۔

(سنن الترمذی باب ماجاء فی لبس الصوف ج ۴ ص ۲۲۴ رقم الحدیث ۳۴/۷ امطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت) (الترغیب والترهیب ج ۲ ص ۲۱۲ رقم الحدیث ۲۱۳۸ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت) (مسند عبد بن حمید ص ۳۹ رقم الحدیث ۲۷ مطبوعه مکتبة السنة القاهرة مصر) (مسند الطیالسی ص ۱۰ رقم الحدیث ۴۵ مطبوعه دارالمعرفة بیروت)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

ورفع راسه حتى سقطت قلنسوة رسول الله ﷺ او قلنسوة عمر رضی اللہ عنہ۔

ترجمه :آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر انور اتنا اوپر اٹھایا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی مبارک گر گئی یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۲۳ رقم الحدیث ۱۵۰ مطبوعه موسسة قرطبة مصر)

امام احمد بن علی المثنی التمیمی متوفی ۳۰۷ھ روایت کرتے ہیں۔

ورفع راسه حتى وقعت قلنسوته قال فلا ادرى قلنسوة عمر ام قلنسوة النبى ......۔

ترجمہ : آپ نے سر مبارک اوپر اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر گئی راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی مراد ہے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی۔

(مسند ابی یعلی ج۱ص۲۱۶رقم الحدیث۲۵۲مطبوعہ دارالمامون للتراث دمشق)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ شریف کے بغیر ٹوپی بھی پہنتے تھے

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

کان یلبس القلانس تحت العمائم وبغیر العمائم ویلبس العمائم بغیر قلانس وکان یلبس القلانس الیمانیة وھن البیض المضریة ویلبس ذوات الآذان فی الحرب وکان ربما نزع قلنسوته فجعلها سترة بین یدیه وھو یصلی وکان من خلفه ان یسمی سلاحه ودوابه ومتاعه۔

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمامے کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ بغیر ٹوپی کے بھی پہنتے تھے اور آپ یمنی ٹوپی پہنتے تھے اور جنگ میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے بعض اوقات اپنی ٹوپی اتار کر اس کو سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج۲ص۴۴۰رقم الحدیث۷۱۲۸مطبوعہ دارالکتب العلمیه بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج۲ص۳۶۵۔۳۶۶رقم الحدیث۹۵۴۹مطبوعہ دارالفکر بیروت)

حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال کان رسول اللہ ﷺ یلبس القلانس تحت العمائم وبغیر العمائم ویلبس العمائم بغیر القلانس وکان یلبس القلانس الیمانیة ذوات الآذان فی الحرب وکان ربما نزع قلنسوته فجعلها سترة بین یدیه و ھو یصلی ......۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ بغیر ٹوپی کے بھی پہنتے تھے اور آپ یمنی ٹوپی پہنتے تھے اور جنگ میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے اور بعض اوقات اپنی ٹوپی اتار کر اس کو سترہ بنا کر نماز ادا کرتے تھے۔

(الجامع الصغیر ج۱ ص۳۶۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (کنزالعمال ج۷ ص۱۲۱ رقم الحدیث ۱۸۲۸۶ مطبوعہ موسسة الرسالۃ بیروت)، (عون المعبود ج۱۱ ص۸۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (تحفۃ الاحوذی ج۵ ص۳۹۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (فیض القدیر ج۵ ص۲۴۷ مطبوعہ مکتبہ تجاریہ کبریٰ مصر)، (شرح سفر السعادۃ ج۱ ص۴۳۶ مطبع منشی نولکشور کانپور بھارت)، (سبل الہدیٰ والرشاد ج۷ ص۲۸۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وكان يلبس القلانس تحت العمائم وبغير عمامة وربما نزع قلنسوته من راسه فجعلها سترة بين يديه ثم يصلي اليها وربما لم تكن العمامة فيشد العصابة على راسه وعلى جبهته۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور بغیر عمامہ کے بھی (ٹوپی پہنتے تھے) کبھی ٹوپی سر سے اتار کر سامنے سترہ کے لئے رکھتے تھے پھر اس کی طرف نماز پڑھتے تھے کبھی عمامہ نہ ہوتا تو کوئی کپڑا سر مبارک پر لپیٹتے۔

(اتحاف سادۃ المتقین کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ ج۸ ص۲۵۴۔۲۵۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الہدیٰ والرشاد ج۷ ص۲۷۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

علامہ سید محمد بن محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵ھ لکھتے ہیں۔

(وكان) ﷺ (يلبس القلانس) جمع قلنسوة فضلوة بفتح العين وسكون النون (تحت العمائم) جمع عمامة (و) تارة يلبسها (بغير عمامة) والظاهر انه كان يفعل ذلك في بيت واما اذا ظهر للناس فالظاهر انه كان لا يخرج الا بعمامة فوق القلنسوة (وربما نزل قلنسوته من راسه فجعلها سترة بين يديه ثم يصلي اليها) الظاهر انه

کان یفعل ذلك عند عدم تیسر ما یتستر به او بیاناً للجواز قال العراقی رواه الطبرانی وابو الشیخ والبیهقی فی الشعب من حدیث ابن عمر کان رسول الله ﷺ یلبس قلنسوة بیضاء ولابی الشیخ من حدیث ابن عباس کان لرسول الله ﷺ ثلاث قلانس قلنسوة بیضاء مضربة وقلنسوة برد حبرة وقلنسوة ذات آذان یلبسها فی السفر وربما وضعها بین یدیه اذا صلی واسنادهما ضعیف۔

(اتحاف سادۃ المتقین کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة ج۸ص۲۵۴مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)

نیز علامہ سید محمد بن محمد مرتضی حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵ھ لکھتے ہیں۔

قلت وحدیث ابن عباس اخرجه ایضاً الرویانی وابن عساکر بلفظ کان یلبس القلانس وکان یلبس القلانس الیمانیة وهی البیض المضربة ویلبس ذوات الآذان فی الحرب وکان ربما نزع قلنسوته فجعلها سترته بین یدیه وهو یصلی وحدیث ابن عمر الذی اورده اولاً تفرد به عبدالله بن خراش وهو ضعیف وقال العراقی فی شرح الترمذی اجود اسناد فی القلانس ما رواه ابو الشیخ عن عائشة کان یلبس القلانس فی السفر ذوات الآذان وفی الحضر المضمرة یعنی الشامیة۔

(وربما لم تکن العمامة فیشد العصابة علی راسه وعلی جبهة) قال العراقی رواه البخاری من حدیث ابن عباس صعد النبی ﷺ المنبر قد عصب راسه بعصابة دسماء الحدیث (وکانت له) ا (عمامة تسمی السحاب فوهبها من علی) رضی الله عنه (فربماطلع علی فیها فیقول ﷺ اتاکم علی فی السحاب) قال العراقی رواه ابن عدی وابو الشیخ من حدیث جعفر بن محمد عن ابیه عن جده وهو مرسل ضعیف جداً ولابی نعیم فی دلائل النبوة من حدیث عمر فی اثناء حدیث عمامته السحاب الحدیث اه۔

(اتحاف سادۃ المتقین کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة ج۸ص ۲۵۵مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شامی ٹوپی

الامام ابی المؤید محمد بن محمود خوارزمی متوفی ٥٦٦ھ لکھتے ہیں۔

روی ابوحنیفة رضی اللہ عنہ عن عطاء بن ابی رباح عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال لرسول الله ﷺ قلنسوة شامية بيضاء۔

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بواسطہ حضرت عطاء ابن ابی رباح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شامی سفید ٹوپی مبارک تھی۔

(جامع المسانید مجموعة الاحادیث والآثار تضم ١٥ مسانید الامام الافخم ابی حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی رضی اللہ عنہ ج ١ ص ١٩٨ مطبوعہ مجلس دائرہ المعارف حیدر آباد دکن ہند)، (سبل الہدیٰ والرشاد ج ٧ ص ٢٨٤ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

امام ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصفہانی متوفی ٣٦٩ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا محمد بن ابراهيم بن داود نا عبدالله بن محمد بن ابی اسامة الحلبی نا الضحاك بن حجرة المنبجی نا عبدالله بن واقد عن ابی حنيفة عن عطاء بن ابی رباح عن ابی هريرة قال رأيت على رأس رسول الله قلنسوة بيضاء شامية۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سفید شامی ٹوپی دیکھی۔(اخلاق النبی ﷺ وآدابہ ذکر قلنسوتہ ج ٢ رضی اللہ عنہ ٢٠٧ رقم الحدیث ٣١٣ مطبوعہ دارالمسلم الریاض)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ٧٤٨ھ لکھتے ہیں۔

قال خالد بن يزيد حدثنا عاصم بن سليمان عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عن رسول الله ﷺ انه كان يلبس القلانس البيض والمزرورات وذوات الآذن۔

(تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام جدید ج ١ ص ٥٩٨ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)، (سبل الہدیٰ والرشاد ج ٧ ص ٢٨٥ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی مبارک سر اقدس پر جمی رہتی تھی

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت كان لرسول الله ﷺ قلنسوة بيضاء لاطئة يلبسها

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفید ٹوپی تھی جسے آپ اپہنا کرتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس پر جمی رہتی تھی۔

(تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ص ۱۹۳ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (کنزالعمال ج ۷ص ۱۲۱ رقم الحدیث ۱۸۲۸۵ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

امام عبدالوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ لکھتے ہیں۔

وكان ﷺ يلبس القلانس اليمانية وهى البيض المضربة وكانت قلنسوته ﷺ لاطية۔

ترجمہ: آپ ﷺ یمنی اور لاطیہ ٹوپی پہنتے تھے۔

(كشف الغمه عن جميع الائمة كتاب الصلاة باب ما يحل ويحرم من اللباس ص ۱۹۷ مطبوعه دارالفکر بیروت)

امام ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصفہانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابراهيم بن محمد بن الحسن نا يحيى بن حميد بايذج نا عثمان بن عبدالله القرشى نا بقية عن الاوزاعى عن حريز بن عثمان قال لقيت عبدالله بن بسر فقلت اخبرنى قال رأيت رسول الله وله قلنسوة طويلة وقلنسوة لها اذنان وقلنسوة لاطية۔ (اخلاق النبى ﷺ وآدابه ذكر قلنسوته ج ۲ص ۲۱۳ رقم الحديث ۳۱۶ مطبوعه دارالمسلم الرياض)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید ٹوپی مبارک

امام ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصفہانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابویعلی نا محمد بن عقبة نا عبدالله بن خراش عن العوام بن حوشب عن ابراهیم التمیمی عن ابن عمر قال کان رسول الله یلبس قلنسوة بیضاء۔

ترجمہ :حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔(اخلاق النبی ﷺ وآدابه ذکر قلنسوته ج۲ص۲۰۵رقم الحدیث۳۱۲مطبوعه دار المسلم الریاض)

یہ حدیث مبارکہ حسن ہے

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عزیزی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کو حسن کہا ہے۔(السراج المنیر ج۴ص۱۱۲)

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں۔

عن عائشة قالت کان لرسول الله ﷺ قلنسوة بیضاء۔

ترجمہ :ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید ٹوپی تھی ۔(تاریخ دمشق الکبیر ج۲جز۴ص۱۳۳مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں۔

وعن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده عن رسول الله ﷺ انه کان یلبس القلانس البیض المزرورات وذوات الاردان وعن ابن عمر وعن انس ان النبی ﷺ یلبس کمة بیضاء۔ وعن عائشة قالت کان لرسول الله ﷺ قلنسوة بیضاء لاطئه یلبسها۔ وعنها قالت کان رداء رسول الله ﷺ اربعة ازرع وشبراً فی ذراع وشبر۔

(مختصر تاریخ دمشق ج۱ص۲۲۴)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

کان یلبس قلنسوة بیضاء۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج۲ص۴۴۰رقم الحدیث۶۶۱۷ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج۲ص۳۶۶رقم الحدیث ۹۵۵۲مطبوعه دارالفکر بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

کان یلبس قلنسوة بیضاء لاطئة۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی پہنتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر جمی رہتی تھی۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج ۲ص۴۴۰رقم الحدیث ۷۱۶۷مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،(الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ص۳۶۶رقم الحدیث ۹۵۵۳مطبوعہ دارالفکر بیروت)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابراھیم التیمی عن ابن عمر ان رسول اللہ ﷺ کان یلبس قلنسوۃ بیضاء۔

ترجمہ: ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

(شعب الایمان للبیھقی ج۵ص۱۷۵رقم الحدیث ۶۲۵۹مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)،(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب فی القلنسوۃ ج۵ص۱۲۱مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

غیر مقلد محمد عبدالرحمٰن ابن عبدالرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں۔

قال العزیری اسنادہ حسن۔

ترجمہ: امام عزیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ کی سند حسن ہے۔

(تحفۃ الاحوذی ج۵ص۳۹۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

غیر مقلد محمد عبدالرحمٰن ابن عبدالرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں۔

وفی الجامع الصغیر بروایۃ الطبرانی عن ابن عمر قال کان یلبس قلنسوۃ بیضاء۔
قال العزیزی اسنادہ حسن۔

(تحفۃ الاحوذی ج۵ص۳۹۳مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)،(عون المعبود شرح ابی اداود ج۱۱ص ۸۹مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے

امام ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا ابن الباغندی ابن مصفی نا محمد بن خالد عن مفضل بن فضالۃ عن

هشام بن عروة عن ابيه عن خالته عائشة رضی الله عنها ان النبی ﷺ کان یلبس من القلانس فی السفر ذواتِ الآذان وفی الحضر المشمرة یعنی الشامیة۔

ترجمہ :حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ سفر میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے اور حضر میں شامی ٹوپی پہنتے تھے۔

(اخلاق النبی ﷺ وآدابہ ذکر قلنسوتہ ج۲ص۲۰۹ رقم الحدیث۳۱۴مطبوعہ دارالمسلم الریاض)

علامہ عبد الرؤف مناوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ عبدالرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں۔

قال الحافظ العراقی فی شرح الترمذی واجود اسناد فی القلانس ما رواہ ابو الشیخ عن عائشة کان یلبس القلانس فی السفر ذوات الآذان وفی الحضر المضمرة یعنی الشامیة وفیه ندب العمائم فوق القلانس۔

ترجمہ : حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ شرح ترمذی میں فرماتے ہیں کہ ٹوپی کے بارے میں سب سے عمدہ اسناد وہ ہے جو ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کی ہے جس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان ہے کہ حضور ﷺ سفر میں کان والی ٹوپی پہنتے تھے اور حضر میں پتلی کی ہوئی یعنی شامی ٹوپی پہنتے تھے اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عمامہ ٹوپی کے اوپر باندھنا مستحب اور مندوب ہے۔(فیض القدیر ج۵ص۲۴۶مطبوعہ المکتبة التجاریة الکبری مصر)

امام ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصفہانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا محمد بن عمران بن الجنید نا احمد بن عیسی المقانعی وسلیمان بن داود السلال نا بشر بن یحیی المروزی نا سالم بن سالم عن العرزمی عن عطاء عن ابن عباس قال کان لرسول الله ثلاث قلانس قلنسوة بیضاء مصربة وقلنسوة برد حبرة وقلنسوة ذات الآذان یلبسها فی السفر وربما وضعها بین یدیه اذا صلی۔

(اخلاق النبی ﷺ وآدابہ ذکر قلنسوتہ ج۲ص۲۱۱ رقم الحدیث۳۱۵مطبوعہ دارالمسلم الریاض)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ٹوپی

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

وقال لی مسدد حدثنا معتمر قال سمعت ابی قال رایت علی انس برنسا اصفر من خز۔

ترجمہ: سلیمان تیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر ریشم اور اون کی بنی ہوئی زرد رنگ کی مخصوص ٹوپی دیکھی۔

(صحیح البخاری باب البرانس ج۲ص ۸۶۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ لکھتے ہیں۔

عبدالرزاق عن الثوری عن الاعمش عن سعید بن عبداللہ بن ضرار قال رایت انس بن مالک اتی الخلاء ثم خرج وعلیه قلنسوة بیضاء مزرورة فمسح علی القلنسوة وعلی جوربین له مرعزا اسودین ثم صلی قال الثوری والقلنسوة بمنزلة یباء۔

ترجمہ: سعید بن عبداللہ بن ضرار سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ بیت الخلاء میں داخل ہوئے پھر نکلے اور آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر بٹن لگی ہوئی سفید ٹوپی تھی تو آپ نے اپنی ٹوپی پر مسح کیا۔ امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ٹوپی بمنزلہ عمامہ ہے۔ (مصنف عبدالرزاق باب المسح علی القلنسوة ج۱ص۱۹۰ رقم الحدیث ۷۴۵ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبداللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں۔

وعن انس رضی اللہ عنہ انه مسح علی قلنسوة۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک وہ ٹوپی پر مسح کرتے تھے۔

(غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ذکر المسح علی العمامة ج۱ص۵۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ٹوپی

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

عن اشعث عن ابیه ان ابا موسی رضی اللہ عنہ خرج من الخلاء وعلیه قلنسوة فمسح علیها۔

ترجمہ: حضرت اشعث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

بیت الخلاء سے باہر آئے اور انہوں نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی پھر انہوں نے اس ٹوپی پر مسح کیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۷۰ رقم الحدیث ۲۴۸۵۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام حسین رضی اللہ عنہ کی مصری سفید ٹوپی

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

عن عبداللہ بن سعید قال رایت علی علی بن الحسین رضی اللّٰہ عنہما قلنسوۃ بیضاء مصریۃ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما کو سفید مصری ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۶۹ رقم الحدیث ۲۴۸۵۵ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی چھجے والی ٹوپی

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا معاویۃ عن ھشام قال رایت علی ابن الزبیر قلنسوۃ لھا رب کان یستظل بھا اذا طاف بالبیت۔

ترجمہ: حضرت ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو ایک چھجے والی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا بسا اوقات وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت اس کا سایہ کر لیتے تھے۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۱۶۹ رقم الحدیث ۲۴۸۵۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی

حضرت صفیہ بنت نجدہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند موئے مبارک تھے۔ ایک دفعہ دوران جہاد وہ ٹوپی گر پڑی وہ اس کو لینے کے لئے تیزی سے دوڑے جبکہ اس معرکے میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے؟ اس پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لم افعلھا بسبب القلنسوۃ بل لما تضمنتہ من شعرہ ا لئلا اسلب برکتھا وتقع فی ایدی المشرکین۔

ترجمہ: میں نے صرف ٹوپی کے حاصل کرنے کے لئے اتنی تگ ودو نہیں کی تھی بلکہ اس لئے کہ اس ٹوپی میں حضور ﷺ کے موئے مبارک تھے مجھے خوف ہوا کہ کہیں اس کی برکت سے محروم نہ ہو جاؤں اور دوسرا یہ کہ یہ کفار و مشرکین کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ج ۲ص ۶۱۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۳ص ۳۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام عبداللہ محمد بن عمر الواقدی متوفی ۲۰۷ھ لکھتے ہیں۔

وقد اتیتك بالقلنسوة المباركة التی تنصر بها علی اعدائك۔

ترجمہ: میں آپ کے پاس مبارک ٹوپی لایا جس کے وسیلے سے دشمن پر مدد طلب کی جاتی ہے۔ (فتوح الشام جبلۃ یحارب خالداً ج ۱ص ۱۱۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام محمد بن عبداللہ ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ لکھتے ہیں۔

فسبقتهم الی ناصیته فجعلتها فی هذه قلنسوة فلم اهد قتالاً وهی معی الارزقت النضر۔

ترجمہ: یعنی میں نے بھی آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کا ایک بال حاصل کر کے اپنی ٹوپی میں محفوظ کر لیا۔ (مستدرك للحاکم ج ۳ص ۲۹۹)

امام الاولیاء مشکل کشا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مبارک

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

عن ابی حیان قال كانت قلنسوة علی لطیفة۔

ترجمہ: ابی حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ٹوپی باریک تھی۔

(طبقات ابن سعد ج ۳ص ۳۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

عن یزید بن الحارث بن بلال الفزاری قال رأیت علی علی قلنسوة بیضاء مصریة۔

ترجمہ: یزید بن الحارث بن بلال الفزاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر پر مصری سفید ٹوپی دیکھی۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ص ۳۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہما کی ٹوپی مبارک

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن عبداللہ بن سعید قال رأیت علی علی بن الحسین قلنسوۃ بیضاء مصریۃ۔

ترجمہ: یزید بن الحارث بن بلال الفزاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے سر پر مصری سفید ٹوپی دیکھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۹ رقم الحدیث ۲۴۸۵۵ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابن العربی کا قول ٹوپی انبیاء اور صالحین کے لباس سے ہے

امام محمد بن عبداللہ بن محمد المعروف با بن العربی متوفی ۵۴۳ھ لکھتے ہیں۔

القلنسوۃ من لباس الانبیاء والصالحین۔

ترجمہ: ٹوپی انبیاء اور صالحین کے لباس سے ہے۔

(عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی ج ۷ ص ۲۴۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

علامہ عبدالرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں۔

قال ابن العربی القلنسوۃ من لباس الانبیاء والصالحین السالکین تصون الراس وتمکن یباع وھی من السنۃ۔

ترجمہ: امام ابن العربی بیان کرتے ہیں کہ ٹوپی انبیاء اور صالحین کے لباس سے ہے سر کی حفاظت کرتی ہے اور عمامہ کو جماتی ہے جو سنت ہے۔

(فیض القدیر ج ۵ ص ۲۴۷ مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر)

امام عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ عبدالرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں۔

ولا باس بلبس القلنسوة اللابطة بالراس والمرتفعة المضربة وغيرها تحت العمامة وبلاعمامة لان ذلك كله جاء عن المصطفى۔

ترجمہ: سر سے لپٹی ہوئی ٹوپی اور بلند ٹوپی یا اس کے علاوہ کوئی اور ٹوپی عمامہ کے نیچے پہننے یا بغیر عمامہ کے پہننے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ یہ سب حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل وبهامش شرح الشمائل للمناوی ج ۱ ص ۲۰۴ مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان)

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ احمد قسطلانی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں۔

وقد لبسه جماعة من الصحابة منهم ابوبكر الصديق وابن عباس والتابعين منهم ابن ابى ليلىٰ وغيره۔

ترجمہ: تحقیق حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے ٹوپی پہنی ہے جن میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں اور تابعین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے بھی یہ مخصوص ٹوپی پہنی ہے جن میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ہیں۔(ارشاد الساری ج ۸ ص ۴۲۶ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

سراج الامۃ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا قول

امام ناصر الدین ابی القاسم محمد بن یوسف السمر قندی متوفی ۵۵۶ھ لکھتے ہیں۔

عن ابى حنيفة لاباس بلبس قلنسوة الثعالب۔

ترجمہ: امام اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لومڑی کی کھال کی ٹوپی پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

(الملتقط فی الفتاوی الحنفیة کتاب الآداب ص ۲۶۴ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

امام برهان الدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام برہان الدین متوفی ۶۱۶ھ لکھتے ہیں۔

انه لاباس بلبس القلانيس فقد صح انه كان لرسول الله ﷺ قلانيس يلبسها۔

ترجمہ: ٹوپی پہننے میں کوئی حرج نہیں آپ ﷺ ٹوپی پہنتے تھے۔

(المحیط البرهانی کتاب الاستحسان والکراهیة الفصل العاشر فی اللبس ما یکره من ذلك وما لا یکره ج۶ جز ۱۱ ص ۴۷ مطبوعه مطبوعه المکتبة الغفارية کانسی روڈ کوئٹه)

امام فخرالدین اور زین الدین رحمهما اللہ کا قول

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ۷۴۳ھ اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں۔

ولا باس بلبس القلانس لما روی ان النبی ﷺ كان له قلانس يلبسها وقد صح ذلك فى الذخيرة۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مسائل شتیٰ ج۶ ص ۲۲۸۔۲۲۹ مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان)۔

(البحر الرائق ج۸ ص ۲۸۷ مطبوعه مکتبه رشیدیه کوئٹه)

ملانظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قول

ملانظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں۔

ولا باس بلبس القلانس وقد صح انه ﷺ كان يلبسها كذا فى الوجيز للكردری۔

ترجمہ: ٹوپی پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث صحیح ہے کہ نبی کریم ﷺ ٹوپی پہنتے تھے علامہ کردری نے وجیز میں اسی طرح لکھا ہے۔

(فتاوی عالمیری کتاب الکراهیة باب اللبس ما یکره من ذلك الباب التاسع فی اللبس ما یکره من ذلك وما لا یکره ج۵ ص ۴۰۸ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

شیخ عبدالحق محدث دھلوی رحمة اللہ علیه کا قول

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں۔

وآں حضرت آگاہ عمامہ بے کلاہ مے پوشد وگاہ باکلاہ کلاہ بے عمامہ۔

ترجمہ : حضور ﷺ کبھی ٹوپی کے ساتھ اور کبھی بغیر ٹوپی کے عمامہ پہنتے تھے اور کبھی بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنتے تھے۔(شرح سفر السعادة ص۴۳۶ مطبوعہ منشی نول الکشور لکھنؤ)

ٹوپی پھننے کو مشرکوں کا شعار اور خلاف سنت کھنا بالکل غلط ھے

ان احادیث وآثار صحابہ اور اقوال فقہاء سے معلوم ہوا کہ ٹوپی پہننا بھی حضور ﷺ کی سنت مبارکہ ہے عمامہ شریف کی فضیلت اور درجہ اپنی جگہ پر ہے لیکن ٹوپی پہننے کو مشرکوں کا شعار اور خلاف سنت کہنا بالکل غلط ہے۔بعض علماء نے ٹوپی پہننے کو خلاف سنت کہا ہے ہمارے نزدیک یہ درست نہیں۔

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبداللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں۔

ولبس القلانس من دون العمائم من ذی المشرکین۔

(غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ص۲۲۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اسی طرح ملاعلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لم یرو انه ﷺ لبس القلنسوة بغیر العمامة فیتعین ان یکون هذا ذی المشرکین۔

ترجمہ :یعنی ہرگز مروی نہیں کہ حضور ﷺ نے کبھی بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنی ہو معین ہوا کہ یہ کافروں کی وضع ہے۔

(مرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح والفصل الثانی من کتاب اللباس ج۸ص۲۵۰ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

هذا کله یدل علی فضیلة العمامة مطلقاً نعم مع القلنسوة افضل ولبسها وحدها

مخالف للسنة کیف وھی ذی الکفرۃ و کذا المبتدقه فی بعض البلدان۔

ترجمہ: ان سب سے عمامہ کی فضیلت مطلقاً ثابت ہوئی اگرچہ ٹوپی کے بغیر ہو ہاں ٹوپی کے ساتھ افضل ہے اور خالی ٹوپی خلاف سنت ہے اور کیونکر نہ ہو کہ یہ کافروں اور بعض بلاد میں اہل بدعت کی وضع ہے اور ٹوپی پر رومال اوڑھنا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح والفصل الثانی من کتاب اللباس ج۸ص۲۵۰مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کا جواب

امام محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ ملا علی رحمۃ اللہ علیہ (ان کے علاوہ اور علماء نے بھی یہ فرمایا ہے) کا صرف ٹوپی پہننے کو مشرکوں کا شعار اور خلاف سنت کہنا بالکل غلط ہے اولاً تو امام محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اپنا قول ہے نہ یہ کوئی قرآن کی آیت ہے نہ حدیث نہ کوئی صحابی کا فرمان ہے دوم اگر یہ خلاف سنت ہے تو پھر سنت کس کو کہتے ہیں کیا حضور ﷺ کے فعل مبارک کو سنت نہیں کہتے اور آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ٹوپی پہنتے تھے دیکھئے امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔

عن عاصم بن کلیب عن ابیه عن خاله قال اتیت النبی ﷺ فی الشتاء فوجدتھم یصلون فی البرانسی والاکسیه وایدیھم فیھا رواہ الطبرانی فی الکبیر وجاله موثقون۔

ترجمہ: کلیب کے والد اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سردیوں کے موسم میں حاضر ہوا۔ وہ سب ٹوپیاں پہنے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے اور چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ ان کی چادروں میں تھے۔ اس کو امام طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۲ص۵۱مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

قال الحسن کان القوم یسجدون علی العمامة والقلنسوة ویداه فی کمه۔

ترجمہ: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ قوم (یعنی صحابہ کرام ﷡) عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔(صحیح البخاری ج۱ص ۵۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے تابعی اور جلیل القدر امام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ﷡ ٹوپی پہنتے تھے۔قوم سے مراد صحابہ کرام ﷡ ہیں فتح الباری میں امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقال الحسن کان القوم ای الصحابة کما سیاتی بیانه۔

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

وضع ابو اسحاق قلنسوة فی الصلوة ورفعها۔

ترجمہ: ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے نماز میں اپنی ٹوپی کو رکھا اور اونچا کیا۔

(صحیح البخاری ج۱ص۵۶مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اب بتائے کیا یہ سب خلاف سنت کررہے تھے اور اس کے بعد کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ مشرکوں کا شعار ہے۔اور جس حدیث سے استدلال کرتے ہیں وہ حدیث ضعیف ہے۔

امام سلیمان بن الاشعث ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثناقتیبة بن سعید الثقفی ثنا محمد بن ربیعة ثنا ابوالحسن العسقلانی عن ابی جعفر بن محمد بن علی بن رکانة عن ابیه ان رکانة صارع النبی ا فصرعه النبی ﷺ قال رکانة و سمعت النبی ﷺ یقول ثم فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس۔

ترجمہ: امام ابوجعفر محمد بن رکانہ ﷜ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کشتی لڑی نبی کریم ﷺ نے انہیں پچھاڑ دیا۔میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا فرق ہے۔(یعنی مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر)

(سنن ابی داؤد ج۴ص۵۵رقم الحدیث ۴۰۷۸مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (مسند ابی یعلی ج۳ص۵ رقم الحدیث ۱۴۱۲مطبوعہ دارالمامون للتراث دمشق)، (طبرانی کبیر ج۵ص۱۷رقم الحدیث ۴۶۱۴ مطبوعہ مکتبة العلوم والحکم الموصل)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ص۲۲۱رقم الحدیث ۵۱۸۹مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

امام محمد بن عیسیٰ ابو عیسیٰ ترمذی ۲۷۹ھ اس روایت کے بعد لکھتے ہیں۔

قال ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب واسناده لیس بالقائم ولا نعرف ابا الحسن العسقلانی ولا ابن رکانة۔

ترجمہ :یعنی اس حدیث کی اسناد قائم نہیں اور ہم ابوالحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو جو اس حدیث کے راوی ہیں پہچانتے نہیں۔

(سنن الترمذی باب العمائم علی القلانس ج ۴ ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۱۷۸۴ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ لکھتے ہیں۔

محمد بن رکانة القرشی اسناده مجهول لا یعرف سماع بعضه من بعض۔

(التاریخ الکبیر ج ۱ ص ۸۲ برقم ۲۲۱ مطبوعه دارالفکر بیروت)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

لم یصح حدیث ابن رکانة انفرد به ابوالحسن شیخ لایدری من هو؟ متنه فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس۔

(میزان الاعتدال فی نقد الرجال ج ۶ ص ۱۴۵ برقم ۷۵۲۸ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

فقیہ اعظم ابوالخیر محمد نوراللہ نعیمی رحمة اللہ علیہ کا جواب

فقیہ اعظم ابوالخیر محمد نوراللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کئی صاحبان تشدد کرتے ہیں کہ نماز میں سر پر ٹوپی اور عمامہ دونوں ہونے ضروری ہیں صرف عمامہ یا صرف ٹوپی سے نماز پڑھنا سخت ناپسند جانتے ہیں بلکہ بعض تو جھگڑے اور فساد پر اتر آتے ہیں حالانکہ یہ خیال اور استدلال صحیح نہیں۔

اولاً یہ حدیث اسناد کے لحاظ سے ضعیف اور کافی کمزور ہے اس کے دو راوی مجہول ہیں ترمذی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں واسناده لیس بالقائم ولا نعرف ابا الحسن العسقلانی ولا ابن

رکـــانۃ یعنی اس حدیث کی اسناد قائم نہیں اور ہم ابوالحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو جو اس حدیث کے راوی ہیں پہچانتے نہیں۔ وقد قررہ المولی العلی القاری فی شرح الشمائل ص ۱۲۶ جلد اول زرقانی علی المواهب ص ۱۴ جلد ۵ وزاد ومن ثم قال السخاوی ھو واہ یعنی امام سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بہت کمزور ہے۔ امام ذہبی میزان الاعتدال ص ۳۵۲ جلد ۳ میں ابن رکانہ اور ابوالحسن عسقلانی کو غیر معروف قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں لایعرف (ابن رکانۃ) تفرد عنه ابو الحسن العسقلانی فمن ابو الحسن الخ تقریب التھذیب ص ۵۷۹ میں ہے ابوجعفر (دت) بن محمد بن رکانۃ مجھول نیز ص ۵۸۲ میں ہے ابوالحسن (دت) العسقلانی مجھول تو ایسی کمزور اسناد والی حدیث سے اکیلی ٹوپی یا عمامے کا مکروہ ہونا ثابت نہیں ہوسکتا ہاں ٹوپی پر عمامے کا مستحسن ہونا ثابت ہوسکتا ہے۔ مگر ترک استحسان مستلزم کراہت نہیں۔

ثانیاً یہ حدیث نماز کے ساتھ خاص نہیں اور نہ ہی اس میں نماز کا ذکر ہے بلکہ مطلقاً لباس سر کا بیان ہے لہٰذا ائمہ حدیث ترمذی ابوداؤد وغیرہما نے اسے عام لباس کے بیان میں ذکر فرمایا ہے تو خارج نماز کے لئے بھی یہ اہتمام ضروری سمجھا جاتا کہ ہر وقت سر پر عمامہ بمع ٹوپی رہے حالانکہ یوں نہیں تو معلوم ہوا کہ مستحسن ہے۔

ثالثاً ٹوپی پر عمامہ کا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق بننا یہ تقاضا نہیں کرتا کہ اور کوئی فرق ہے ہی نہیں بلکہ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ ہر علامت اسلام ہی فرق ہے تو اگر اکیلی ٹوپی بھی کسی زمانے میں علامت اسلام بن جائے تو وہ بھی فرق بن جائے گی چنانچہ کافی مدت سے قادری ٹوپی اور ترکی ٹوپی علامت اسلام ہیں اور موجودہ دور میں جناح کیپ تو ایسی ٹوپی کا پہننا جبکہ علامت اسلام ہے اور فرق ہے تو اس حدیث کے منشا کے مخالف کیسے ہوسکتا ہے ہاں گاندھی ٹوپی وغیرہ جو شعار کفار ہیں وہ چونکہ علامت کفر ہیں لہٰذا ممنوع ہیں۔

رابعاً فرق وعلامت اسلام جو اس حدیث کا اصل مقصود ہیں اس کا ہر وقت ظاہر کرنا ضروری نہیں کہ ترک مکروہ ہو کلمہ توحید جو بہت بڑا شعار اسلام ہے اس کا ہر وقت پڑھنا اور وہ بھی بلند آواز سے ضروری نہیں تو عمامہ بمع ٹوپی جیسا عمومی شعار ہر وقت قائم رکھنا کیونکر ضروری ہو اور

جب ہر وقت ضروری نہیں تو نماز یا ہر نماز میں کیونکر ضروری ہوگا؟

خامساً خود نماز ہی اسلام کی ایسی زبردست علامت ہے کہ نمازی جب نماز پڑھ رہا ہو تو ہر ایک دیکھنے والا اسے مسلمان سمجھتا ہے وذا مما لا یخفی بحکم القرآن والاحادیث الکریمة قرآن کریم فرماتا ھے اقیموا الصلوة ولا تکونوا من المشرکین اور حدیث میں آیا بین العبد وبین الکفر ترك الصلوة تو اگر نمازی کے سر پر ٹوپی وعمامہ بھی ہو تو تب بھی روز روشن کی طرح وہ فرق واضح ہوتا ہے تو اس لحاظ سے نماز کے باہر ٹوپی پر عمامے کا ہونا فرق کرنے کے لئے ہونا چاہئے کہ نماز تو خود ہی فرق ہے حالانکہ یہ نہیں کہتے۔

سادساً وسابعاً ہو سکتا ہے کہ اس حدیث سے مراد یہ ہو کہ عمامہ ٹوپی پر پہننے کو جائز سمجھنا فرق ہے تو صرف یہ جائز سمجھنا ہی کافی ہوگا بالفعل پہننے کی ضرورت نہیں ہوگی یا یہ مراد ہو کہ اس خاص زمانِ اقدس میں فرق ہے۔ اور جب بعد میں اکیلی ٹوپی بھی فرق بن گئی تو وہ بھی کافی ہوگا کما قال مولانا علی القاری فی المرقاۃ ص ۲۳۷ جلد ۲ تحت حدیث خالفوا الیهود فانهم لایصلون فی نعالهم نصه او الادب فی زماننا عند عدم الیهود والنصاری او عدم اعتبارهما الخلع ثم بسنح لی ان معنی الحدیث خالفوا الیهود فی تجویز الصلوة مع النعال والخفاف فانهم لایصلون ای لا یجوزون الصلوة فیهما ولا یلزم منه الفعل۔ اور ان وجوہ کی تائید ایک وجہ ثامن سے ہو رہی ہے فاستمع بقلب شهید۔

ثامناً جواب دوم میں روز روشن کی طرح واضح کیا گیا ہے کہ محبوب مکرم ﷺ اکیلا عمامہ شریف اور اکیلی ٹوپی شریف پہنا کرتے تھے تو یہ بھی سنت بنی حالانکہ حضور پرنور ﷺ کی کوئی سنت بھی علامت کفر نہیں بن سکتی تو یہ کیسے علامت کفر یا ناجائز بن سکتے ہیں ہاں جو خاص ٹوپی یا کسی خاص شکل کا عمامہ شعار کفار بن جائے تو اس عارضے کے سبب اس کا استعمال ہمارے لئے ناجائز ہوگا جو اسی کے ساتھ خاص ہوگا لہٰذا ائمہ کرام وفقہائے عظام (جو معانی احادیث اچھی طرح سمجھتے ہیں اور آیات واحادیث سے ہی ہمارے مسائل کا استنباط کیا کرتے ہیں) نے کسی کتاب میں بھی یہ نہیں فرمایا کہ اکیلی ٹوپی یا اکیلا عمامہ پہن کر نماز مکروہ ہے اور نہ ہی یہ فرمایا کہ نماز میں عمامہ

بمع ٹوپی پہننا ضروری ہے تو روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ اگر یہ حدیث حضرت رکانہ ﷺ فی الواقع ثابت ہے تو اس کا ہر گز ہر گز یہ منشا نہیں جو وہ صاحبان سمجھتے ہیں وذلك مما لاریب فیھا اصلاً بلکہ ہمارے ائمہ ومشائخ عظام تصریح فرماتے ہیں کہ نماز کے لئے کامل درجے کا مستحب لباس یہ ہے کہ مرد قمیص تہبند، عمامہ میں پڑھے جو تین کپڑے ہیں۔ خلاصة الفتاویٰ ص۴۳ جلد۱ بدائع الصنائع ص۲۱۹ جلد ط البحر الرائق ص۲۵ جلد۲ منیة المصلی اور غنیة المستملی ص۳۳۷ فتاویٰ ھندیه ص۳۱ جلد۱ طحطاوی علی الدر ص۲۷۰ جلد۱ میں بالفاظ متقاربہ ہے المستحب ان یصلی الرجل فی ثلاثة اثواب قمیص وازار وعمامة بدائع الصنائع میں اضافه فرمایا کذا اذ کره الفقیه ابو جعفر الهند وانی فی غریب الروایة عن اصحابنا اور یہ تاویل کہ عمامہ سے مراد ٹوپی پر عمامہ ہے محض غلط ہے کہ عمامہ کا معنی عمامہ بمع ٹوپی ہرگز نہیں نیز ٹوپی کے ساتھ کپڑے تین نہیں رہیں گے بلکہ چار بن جائیں گے تو واضح ہوا کہ اکیلے عمامہ کے ساتھ ستر سر کمال استحباب کے ساتھ حاصل ہو جاتا ہے تو اس سے بھی اور وضاحت ہوتی ہے کہ اس حدیث سے متشددین حضرات کا وہ استدلال محض غلط ہے اور یہ بھی واضح ہوا کہ جب اکیلا عمامہ مکروہ نہیں تو اکیلی ٹوپی بھی مکروہ نہیں ہوسکتی۔ اذ لافارق بینھما فی عدم کون العمامة علی القلنسوة بلکہ ننگے سر کی به نسبت افضل و مستحسن ہے کما مر التصریح به عن الدرر وغیرھما مر چونکہ عمامہ میں زینت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے تو وہ کامل مستحب ہوا پھر جب اکیلے عمامہ سے استحباب کامل حاصل ہوجاتا ہے تو اگر عمامہ ٹوپی پر ہو تو بطریق اولیٰ حاصل ہو گا کہ اس میں زینت مطلوبہ میں کمی ہر گز نہیں ہوتی اور اس حدیث کے ظاہری معنے پر بھی عمل ہو گا نیز یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ کامل مستحب کی نفی سے مطلق مستحب کی نفی نہیں ہوتی اور یہ کہ مستحب کا انتفاء مستلزم کراہت نہیں کہ مکروہ تنزیہی کے لئے بھی دلیل خاص کی ضرورت ہوتی ہے چہ جائیکہ تحریمی شامی ص۶۱۱ جلد نمبر(۱) میں ہے لایلزم من ترك المستحب

ثبوت الکراھۃ اذ لابدلھا من دلیل خاص نیز وہیں ہے لان الکراھۃ حکم شرعی فلا بد لہ من دلیل۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ والہ وصحبہ وبارك وسلم۔

(فتاویٰ نوریہ ج۱ص۵۰۶تا۵۰۹ناشر دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اعتراض: آپ نے جوٹوپی کے ثبوت پر دلائل پیش کیے ہیں ان میں ٹوپی کا اثبات تو ہے مگر عمامہ کی نفی کا ذکر نہیں اس لئے ان دلائل سے صرف ٹوپی کا اثبات درست نہیں۔

جواب: یہ اعتراض لغو ہے اس لئے ہمارے پیش کردہ دلائل میں صرف ٹوپی کا ثبوت موجود ہے مختصراً چند دلائل دوبارہ ملاحظہ فرمائیں:

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وکان یلبس القلانس تحت العمائم وبغیر عمامۃ۔

ترجمہ: حضور ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور بغیر عمامہ کے بھی (ٹوپی پہنتے تھے)۔

(اتحاف سادۃ المتقین کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ ج۸ص۲۵۴۔۲۵۵مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج۷ص۲۷۲مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

کان یلبس القلانس تحت العمائم وبغیر العمائم۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عمامے کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج۲ص۴۴۰رقم الحدیث ۱۶۸۷مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج۲ص۳۶۵۔۳۶۶رقم الحدیث۹۵۴۹مطبوعہ دارالفکر بیروت)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر قال حدثنا معاویة عن هشام قال رایت علی ابن الزبیر قلنسوة لھا رب کان یستظل بھا اذا طاف بالبیت۔

ترجمہ: حضرت ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو ایک چھجے والی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا بسا اوقات وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت اس کا سایہ کر لیتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص۲۹ رقم الحدیث ۲۴۸۵۶ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

ورفع راسه حتی سقطت قلنسوة رسول اللہ ﷺ او قلنسوة عمر رضی اللہ عنہ۔

ترجمہ: آپ ﷺ نے سر انور اتنا اوپر اٹھایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی ٹوپی مبارک گر گئی یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی۔ (مسند احمد ج ا ص۲۳ رقم الحدیث ۱۵۰ مطبوعہ موسسة قرطبة مصر)

محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ لکھتے ہیں۔

وکان یلبسھا ویلبس تحتھا القلنسوة وکان یلبس القلنسوة بغیر عمامة ویلبس العمامة بغیر قلنسوة۔

ترجمہ: آپ ﷺ اس کو (یعنی عمامہ کو) باندھتے تھے اور اس کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور کبھی حضور ﷺ بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی بھی پہنتے تھے اور کبھی بغیر ٹوپی کے صرف عمامہ بھی زیب تن سر فرماتے تھے۔

(زادالمعاد فصل فی ملابسه ا ج ا ص۱۳۵ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)، (سبل الهدی والرشاد ج۷ ص۲۷۱ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔

عن عاصم بن کلیب عن ابیه عن خاله قال اتیت النبی ﷺ فی الشتاء فوجدتھم یصلون فی البرانسی والاکسیه وایدیھم فیھا رواه الطبرانی فی الکبیر وجاله موثقون۔

ترجمہ: کلیب کے والد اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سردیوں کے موسم میں حاضر ہوا۔ وہ سب ٹوپیاں پہنے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے اور

چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ ان کی چادروں میں تھے۔ اس کو امام طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۲ ص ۱۵ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ و عن الزھری عن سالم عن ابن عمر عن النبی ﷺ ان رجلاً سالہ ما یلبس المحرم؟ فقال لا یلبس القمیص ولا العمامة ولا السراویل ولا البرنس ولا ثوباً مسه الورس او الزعفران فان لم یجد النعلین فلیلبس الخفین ولیقطعهما حتی یکونا تحت الکعبین۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضور ﷺ سے سوال کیا محرم کیا پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ قمیص نہ پہنے اور عمامہ نہ پہنے اور شلوار نہ پہنے اور نہ ٹوپی پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جس کو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو پس اگر اس کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور ان کو کاٹ لے حتیٰ کہ وہ ٹخنوں کے نیچے ہو جائیں۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۲۰۹، ج ۲ ص ۸۶۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)(مسند احمد ج ۲ ص ۶۳ رقم الحدیث ۵۳۰۸ مطبوعہ موسسة قرطبة مصر)

امام مسلم بن الحجاج متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رجلا سال رسول اللہ ﷺ ما یلبس المحرم من الثیاب فقال رسول اللہ ﷺ لا تلبسوا القمیص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس......۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۳۴ رقم الحدیث ۱۱۷۷ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام ﷺ ٹوپی پہنتے تھے اور ٹوپی پہننے کا رواج عام تھا اس لئے حضور ﷺ نے محرم کے لئے منع فرمایا۔ ان دلائل کے علاوہ اور بہت سے دلائل موجود ہیں اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

آٹھواں باب

عمامہ شریف کا شرعی حکم

عمامہ شریف حضور ﷺ کی سنت متواترہ ہے۔

تاجدار بریلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تاجدار بریلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

عمامہ حضور پرنور سید عالم ﷺ کی سنت متواترہ ہے جس کا تواتر یقیناً سرحد ضروریات دین تک پہنچا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید ج۶ ص ۲۰۸ مطبوعہ رضا فاونڈیشن لاھور)

نیز لکھتے ہیں۔

اس کا انکار کس درجہ اشد و اکبر ہوگا اس کا سنت ہونا متواتر ہے اور سنت متواترہ کا استخفاف کفر ہے۔ وجیز کردری پھر نہر الفائق پھر رد المحتار میں ہے:

لو لم السنة حقا كفر لانه استخفاف۔

ترجمہ: اگر کوئی شخص سنت کو حق و سچ نہیں جانتا تو اس نے کفر کیا کیونکہ یہ اس کا استخفاف ہے۔

(فتاویٰ البزازیة مع الفتاوی الهندیة نوع فی السنن من کتاب الصلوة ج۴ ص۲۸ مطبوعه نورانی کتب خانه پشاور)، (فتاویٰ رضویه جدید ج۶ ص۲۰۹-۲۱۰ مطبوعه رضا فاونڈیشن لاهور)

محدث کتانی رحمۃ اللہ علیہ

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

یوخذ من الاحادیث السابقة و اللاحقة ندبها بل وتاکدها اقتداء بالنبی ﷺ ولانها من شعار الاسلام والمسلمین ولما فیها من التمییز بیننا وبین الکفار ومن التجمل وقد ذکر صاحب محاضرة الاوائل عن بعض شراح الشمائل حدیث تعمموا تزدادوا جمالاً وتزداد تاکداً للصلاة وخصوصاً الجمعة ولحضور المساجد وخصوصاً المساجد

الثلاثة ولحضور مجامع الناس وبعد ما ذكر الشيخ عبدالرؤف المناوى فى شرح الجامع انه يتاكد ندبها للصلاة قال ولا يعارضه حديث انتو المساجد حسرا ومعصبين لان القصد به اتيان المساجد للصلاة كيف كان وانه لاعذر فى التخلف عنها بفقد عمامة وان كان التعمم عند اسكانه وقال ايضاً فى شرح الشمائل ما نصه والعمامة سنة لاسيما للصلاة ولقصد التجمل لاخبار كثيرة فيها واشتداد ضعيف كثير منها يجبره كثرة طرقها وزعم وضع اكثرها تساهل قال وتحصل السنة بكونها على الراس او قلنسوة تحتها واختصره الباجورى فى شرحها بقوله والعمامة سنة لا سيما للصلاة ولقصد التجمل لاخبار كثيرة فيها وتحصل السنة بكونها على الراس او على قلنسوة تحتها وقال العارف بالله الخفى فى حاشية الجامع الصغير لبس العمامة سنة للتمييز بيننا وبين الكفار وتكون بقدر عادة اهل البلدة وقال الهيتمى فى در الغمامة هى سنة للصلاة ولقصد التجمل وان اوهم بعض العبادات خلاف ذلك الا ان يحمل على من فعلها لغير ذلك فانه يباح وقد يكره وقد يحرم كما يعلم مما ياتى وذلك للاحاديث الكثيرة فيها ولا يضر ضعفها وان اشتد فى كثير منها لان كثرة طرقها يجبره ذلك وقول ابن الجوزى وغيره فى كثير منها انه موضوع بالنسبة لطريق من تلك الطرق وهذا اولى ممن بالغ فى الرد على ابن الجوزى وغيره فى ذلك وان عرف الاول بالتساهل الكثير فى موضوعاته كما عرف ابو عبدالله الحاكم فى مستدركه بالتساهل الكثير فى الحكم بالصحة وانه على شرطهما او شرط احدهما مع كونه اضعف الضعيف وقال فى تحفة المحتاج بشرح المنهاج ما نصه وتسن العمامة للصلاة ولقصد التجمل للاحاديث الكثيرة فيها واشتداد ضعف كثير منها يجبره كثرة طرقها وزعم وضع كثير منها تساهل كما هو عادة ابن الجوزى هنا والحاكم فى التصحيح الا ترى الى حديث اعتموا تزدادوا حلماً حيث حكم ابن الجوزى يوضعه والحاكم يصحته استرواحاً منهما على عادتهما ويأتى عن ابن العربى انها سنة المسلمين اى طريقتهم وزيهم وهياتهم للمومن وعز للعرب وما كان بهذه الاوصاف ينبغى ان يكون مطلوب اكيد الطلب وقد اخرج ابن عساكر

فی تاریخه عن مالك قال لاینبغی ان تترك العمامة ولقد اعتممت وما فی وجهی شعرة وفی المدارك قال ابو مصعب سمعت مالکا یقول انی لا اذکر وما فی وجهی طاقة شعر وما منا احد یدخل المسجد الا معتما اجلالاً لرسول الله ﷺ وفی شرح الشمائل لابن مخلص نقلا عن شرح الموطأ المسمی بالمختار الجامع بین المنتقی والاستذکار قال مالك العمة والاحتباء والانتعال من عمل العرب وکانت العمة فی اول الاسلام ثم لم تزل حتی کان هؤلاء القوم یعنی ولاه بنی هاشم فترکناها خوفاً من خلافهم لانهم لم یلبسوها ولم ادرك احداً من اهل الفضل الا وهم یعتمون وکنت اری فی حلقة ربیعة وهو شیخ مالك احدا وثلاثین رجلا معتمین وانا منهم وکان ربیعة لا یترکها حتی تطلع الثریا وقال ربیعة انی لاجدها ترید فی العقل وفی المدخل فی فضل اللباس ما نصه وقد نقل عن مالك رحمه الله انهم کانوا یعتمون حتی تطلع الثریا ومعنی ذلك ان طلوعها انما یکون فی زمن الحر فیزیلونها عن رؤسهم قال ومن فعل مثل هذا فی هذا الزمان کانه ابتدع بدعة فی الدین حتی لنهم لیردون شهادته ویقعون فی حقه بنسبته انه داخل به لك فی جملة المولهین وانه لیست له مرؤة بسبب ما ارتکت من ذلك فرجع فعل السلف جرحة فی حق من اقتدی بهم والله اعلم۔

(الدعامة لمعرفة احکام سنة العمامة ذکر حکم الشارع فی لبسها ص ۱۴تا۱۷مطبوعه مکتبة العلم الاسلامی شام الطبعة الاولی ۱۳۴۲ھ)

شیخ الحدیث محمد زکریا دیوبندی

شیخ الحدیث محمد زکریا دیوبندی لکھتے ہیں۔

عمامہ کا باندھنا سنت مستمرہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے عمامہ باندھنے کا حکم بھی نقل کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہے کہ عمامہ باندھنا سنت ہے انہوں نے فرمایا ہاں سنت ہے۔ (عینی) ایک حدیث میں آیا ہے کہ عمامہ باندھا کرو عمامہ اسلام کا نشان ہے اور مسلمان اور کافر میں فرق کرنے والا ہے۔ (عینی) (شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی ا ص ۸۸ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

مصنف کا موقف

ہمارے علم اور تحقیق کے مطابق صحیح یہی ہے کہ عمامہ شریف واجب یا سنت موکدہ نہیں۔ ہمارے مطالعہ مین کسی محدث یا مستند فقیہ کا ایسا قول نہیں جنہوں نے عمامہ شریف کو واجب کہا ہو۔ اور بعض علماء جو سنت موکدہ کے قائل ہیں ان کے چند رسائل ہمارے سامنے ہیں انہوں نے بھی عمامہ کے سنت موکدہ ہونے پر کوئی دلیل ذکر نہیں کی۔ ایک عبارت علامہ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیش کی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے سنت موکدہ ثابت نہیں ہو سکتی یہ کوئی دلیل نہیں اور ان کا یہ قول بھی شملہ کے بارے میں ہے اور ان کتابوں میں خیانت کر کے عمامہ کے بارے میں لکھ دیا ہے دیکھئے ان رسالوں میں یہ عبارت اس طرح ہے:

ان العمامة سنة موكدة محفوظة لم يتركها الصلحاء۔

ترجمہ: عمامہ سنت موکدہ محفوظہ ہے جسے صلحاء نے ترک نہیں کیا۔ (بیجوری)

جب کہ اصل عبارت یہ ہے:

واشار بذلك الى انه سنة موكدة محفوظة لم يتركها الصلحاء وبالجملة فقد جاء فى العذبة احاديث كثيرة ما بين صحيح وحسن۔

ترجمہ: یہ (شملہ لٹکانا) سنت موکدہ محفوظہ ہے صلحاء نے اس کو ترک نہیں فرمایا شملے کے بارے میں صحیح اور حسن روایتیں آئی ہیں۔

(المواهب اللدنية على الشمائل المحمدية للبيجورى ص١٠١ فاروقى كتب خانه ملتان)

اور دوم اگر عمامہ شریف کو سنت موکدہ قرار دیا جائے تو ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے والا گنہگار ہوگا اس لیے کہ تارک سنت موکدہ قرار پائے گا جو درست نہیں اور اس کی نسبت معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی ہوگی اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ٹوپی پہنتے تھے جیسے کہ ہمارے فقہاء کرام رحمہم اللہ بیان کرتے ہیں:

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ۷۴۳ھ اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں۔

ولا باس بلبس القلانس لما روی ان النبی ﷺ کان له قلانس بلبسها وقد صح ذلك في الذخيرة۔

ترجمہ: ٹوپی پہننے میں حرج نہیں آپ ﷺ کی ٹوپیاں تھی۔ اسی طرح ذخیرہ میں ہے۔

(تبین الحقائق شرح کنز الدقائق مسائل شتیٰ ج٦ ص٢٢٨۔٢٢٩مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

(البحر الرائق ج٨ص٤٨٧مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ان کے علاوہ باقی دلائل آپ پہلے ٹوپی کے ثبوت میں ملاحظہ فرما چکے ہیں اور اسی طرح صحابہ کرام ﷺ تابعین کرام رحمھم اللہ بھی اس فتویٰ کی زد میں آئیں گے جیسے کہ اس روایت میں ہے:

عن عاصم بن کلیب عن ابیه عن خاله قال اتیت النبی ﷺ فی الشتاء فوجدتهم یصلون فی البرانسی والاکسیه وایدیهم فیها رواه الطبرانی فی الکبیر وجاله موثقون۔

ترجمہ: کلیب کے والد اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سردیوں کے موسم میں حاضر ہوا۔ وہ سب ٹوپیاں پہنے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے اور چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ ان کی چادروں میں تھے۔ اس کو امام طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج٢ص٥١مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

اب ان الفاظ پر غور فرمائیں یصلون فی البرانسی یعنی وہ سب صحابہ کرام ﷺ ٹوپیاں پہنے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں اور عمامہ شریف سنت موکدہ نہیں تاہم عمامہ شریف پہن کر نماز پڑھنے کا جو درجہ ہے وہ ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے میں نہیں۔ اور عمامہ شریف پہن کر نماز پڑھنے کا جو مقام و درجہ ہے وہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

اس مسئلہ کے حرف آخر کے لئے ہم محدث ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک تحقیقی فتویٰ فیض احمد اویسی مدظلہ العالی کی کتاب ''ٹوپی اور نماز'' سے پیش کرتے ہیں۔

محدث ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

۵ ذی الحج کے پرچے میں میں نے ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنے کے متعلق لکھا تھا کہ عمامہ احسن اور افضل ہے لیکن ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھانا بغیر کراہت درست ہے اگر چہ ترک اولیٰ ہے اور ترک اولیٰ مستلزم کراہت کو نہیں اس جواب پر میرے مکرم و معظم دوست جناب مولوی قاضی فضل احمد صاحب اور ہسایونی نے ۲۱ محرم مطابق ۱۵ اکتوبر کے الفقیہ میں تعاقب فرمایا ہے آپ نے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ میں اپنے فتوے میں بغور نظر ثانی کروں اور اس بحث میں قاضی صاحب موصوف اور محدث پیلی بھیتی کے مؤلفات کا مطالعہ کروں پس سنئے حسب ارشاد اپنے فتوے پر نظر ثانی کی اور قاضی صاحب کا رسالہ اور مولانا وصی احمد مرحوم کا رسالہ اور قاضی صاحب کا مضمون مندرجہ اخبار میں پڑھا مجھے کوئی ایسی روایت فقہ کی کسی معتبر کتاب کے حوالے سے نہ ملی جس میں ٹوپی کے ساتھ نماز کو پڑھنا مکروہ ہوتا ہوا گر ایسا ہوتا تو ضرور مکروہات نماز میں کوئی تو لکھتا سنئے کتب فقہ کے ابواب مکروہات نماز کو بغور دیکھا مگر ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنے کی کراہت کسی معتبر کتاب کے حوالے سے نہ ملی مکرمی جناب قاضی صاحب کی پیش کردہ آیات واحادیث وعبارات فقہاء سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو صرف یہی کہ عمامہ احسن افضل ہے جس کو ہم بھی مانتے ہیں اگر چہ جواب اتنا ہی کافی ہے لیکن ہم مزید توضیع کے لیے ذرا تفصیل کرتے ہیں۔

حضرات فقہاء علیہم الرحمۃ نے تین کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب لکھا ہے اور وہ تین کپڑے نہ تہبند، کرتا، دستار بیان کیے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہی تین کپڑے نماز کے مستحب ہونے کے لیے ضروری ہیں یا اس میں تغیر تبدل بھی ہو سکتا ہے، پس بجائے تہبند کے اگر کوئی پاجامہ پہنے یا بجائے کرتے کے کوئی شخص چادر اوپر لے لے یا چوغہ یا کوٹ یا انگرکھی کی پہن لے تو کیا اس کی نماز بسبب ترک ازار یا ترک قمیص جو مستحب کپڑے تھے مکروہ ہوگی؟

خود قاضی صاحب نے منیہ کی عبارت کے ترجمہ میں ازار کی جگہ پاجامہ کی بھی اجازت لکھی ہے اور مولانا وصی احمد مرحوم نے بھی منیہ ص ۳۴۹ کے حاشیہ میں سراویل لکھا ہے جس سے معلوم ہوا کہ بجائے ازار کے اگر سراویل ہو تو بھی استحباب ادا ہو جاتا ہے صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے جواب میں فرمایا:

(صلے رجل فی ازار ورداء او وقمیص فی ازار وقباء فی سراویل ورداء فی سراویل وقمیص الحدیث)

جس سے معلوم ہوا کہ بجائے ازار اگر پاجامہ ہو اور بجائے قمیص چادر یا قبا تو بھی ہو سکتا ہے علامہ عینی شرح صحیح بخاری کے ص ۲۳۵ ج ۲ میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

ولم يقصد بذلك العدد الحصر بل الحق بذلك ما يقوم مقامه۔
یعنی اس عدد میں حضرت عمر ﷜ نے حصر کا قصد نہیں کیا بلکہ جو کپڑا جس کپڑے کے قائم مقام ہوا اس کو اس کے ساتھ ملحق فرمایا۔ مولانا وصی احمد مرحوم شرح منیہ کے ص ۳۴۹ میں تحفہ اور بدائع سے نقل کرتے ہیں اما المستحب فهو ان يصلي في ثلثة اثواب ازار ورداء عمامة پھر آگے فرماتے ہیں وقال محمد ان المستحب للرجل ان يصلي في ثوبين ازار ورداء یعنی مستحب ہے کہ تین کپڑوں میں تہبند اور چادر پگڑی میں نماز پڑھے کہا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے دو کپڑوں میں نماز مستحب ہے چادر اور تہبند میں اس سے بھی معلوم ہوا کہ بجائے قمیص چادر ہو تو یہی مستحب ادا ہو جاتا ہے تو ثابت ہو گیا کہ یہ جو فقہاء نے تہبند کرتا اور پگڑی کے ساتھ نماز پڑھنا مستحب لکھا ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ضرور یہی کپڑے ہوں بلکہ ان کے قائم مقام اگر دوسرے کپڑے بھی ہوں تو استحباب ادا ہو جاتا ہے ازار ہو یا اس کی جگہ پاجامہ، کرتا ہو یا اس کی جگہ چادر، قبا ہو پس اس طرح پگڑی ہو یا اس کی جگہ ٹوپی ہو یا چادر سے ہر صورت میں نماز بلا کراہت ادا ہو جائے گی۔

یہی وجہ ہے کہ حضرات فقہاء علیہم الرحمۃ نے تمام بدن کو ڈھانک کر ایک کپڑے سے نماز پڑھنا بھی جائز بلا کراہت لکھا ہے چنانچہ بحر الرائق ص ۲۵ جلد ۲ میں ہے۔

الخلاصة وغيرها لاباس ان يصلي الرجل في ثوب واحد متوشحاًبه جميع بدنه ويوم كذلك والمستحب ان يصلي الرجل في ثلثة اثواب قميص وازار وعمامة اما لوصلي في ثوب واحد متوشحابه جميع بدنه كا ازارا لميت تجوز صلاته من غير كراهة انتهى۔

یعنی ایک کپڑے میں سارا بدن ڈھانک کر نماز پڑھنا اور پڑھانا بغیر کراہت جائز ہے اس عبارت کے متعلق قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ کلمہ ويوم كذلك غالباً بحر الرائق میں بھی نہ ہو میں کہتا ہوں بحر الرائق میرے پاس موجود ہے ص ۲۸ ج ۲ میں یہ عبارت بعینہٖ دیکھ سکتے ہیں مولانا وصی احمد شرح منیہ کے ص ۳۴۸ میں ابن امیر الحاج کے حوالے سے ازار کے متعلق لکھتے ہیں۔

اما لو كان طويلا يمكن التوشيح به بروصبلے اوصلي في قميص واحد جازت

صلاته من غیر کراهة کما مرحوا به ودلت علیه السنة انتهی۔
یعنی اگر ازار اتنا لمبا ہو کہ اس سے بدن ڈھانپا جا سکے یا ایک ہی قمیص میں نماز پڑھے تو نماز بلا کراہت جائز ہے جیسے کہ فقہاء نے تصریح کی اور سنت نے اس پر دلالت کی اس طرح عالمگیری ص ۴۵ ج ا جواز بلا کراہت کی تصریح ہے اس طرح کبیری شرح منیہ ص ۳۳۷ میں ہے لیکن صاحب کبیری نے قاضی صاحب کی دو باتوں کا جواب یہی دے دیا ہے قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک کپڑے میں نماز کی اجازت کپڑا نہ ملنے کی وجہ سے ہے دوسری یہ کہ مستحب کے ترک سے کراہت پیدا ہوتی ہے صاحب کبیری فرماتے ہیں۔

ولو صلی فی ثوب واحد متوسحابه جمیع بدنه کما یفعله القصار فی المقصرة جاز فی المقصرة جاز من غیر کراهة مع تیسر وجود الطاہر الذائد ولکن فیه ترك استحباب انتهی۔
یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز بدن ڈھانپ کر باوجود میسر ہونے پاک کپڑے زائد کے نماز پڑھ لے تو جائز بلا کراہت ہے لیکن اس میں مستحب کا ترک ہے تو معلوم ہوا کہ ترک مستحب سے کراہت لازم نہیں آتی کیونکہ ایک کپڑے میں سارا بدن ڈھانپ کر نماز پڑھ لینا ترک مستحب ہے مگر مکروہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ حکم لاچاری کی حالت کا نہیں کیونکہ بوقت میسر ہونے زائد کپڑے کے جواز بلا کراہت ہے۔
علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں۔

یستحب ان یصلی الرجل فی ثلثة اثواب قمیص ازار وعمامة۔
ترجمہ: مستحب یہ ہے کہ آدمی تین کپڑوں میں نماز پڑھے قمیص ازار اور عمامہ۔

(بدائع الصنائع ج۱ ص۲۱۹ مطبوعہ مصر)

یہی وجہ ہے کہ حضرات فقہاء علیہم الرحمۃ نے تصریح کی ہے کہ اگر پگڑی ایسی باندھی کہ سر کی چوٹی ننگی ہو تو مکروہ ہوگی دیکھو بحر الرائق ص ۲۳ ج ۲ اور عالمگیری ج ا ص ۸۵ تو اب دیکھیے پگڑی باندھے ہوئے بھی نماز مکروہ ہوئی۔
اس لیے کہ وسط سر ننگا ہے پس چاہیئے کہ از روئے تکاسل ننگے سر نماز نہ پڑھے پگڑی سے یا ٹوپی وغیرہ سے ڈھانک لے۔

اور یہی وجہ ہے کہ حضرات فقہاء علیہم الرحمۃ نے تصریح کی ہے کہ اگر کسی کے سر سے نماز پڑھتے ہوئے ٹوپی اتر جائے تو وہ پھر رکھ لے کیونکہ اگر نہ رکھے گا تو سر ننگا رہے گا اور نماز مکروہ ہوگی اور اگر رکھ لے گا تو کراہت سے بچ جائے گا در مختار میں ہے۔

ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل۔

یعنی اگر ٹوپی گر جائے تو اس کا پھر سر پر رکھ لینا افضل ہے پس اگر ٹوپی سے نماز پڑھنا مکروہ ہوتا تو فقہاء پھر رکھ لینے کی کیوں اجازت دیتے۔

علاوہ اس کے مولانا وصی احمد مرحوم نے شرح منیہ ص ۳۴۹ میں مستحب لباس کے بیان میں ازار ورداء وعمامة اونحوها فرمایا ہے کہ پھر اسی صفحہ میں ونحوها کی تفسیر ای القلنسوة کے ساتھ فرمائی ہے تو مولانا کی اس تصریح سے معلوم ہوا کہ ٹوپی مثل عمامہ کے ہے☆۔ فثبت ما قلنا۔

نیز ثواب مستحبہ کے بیان میں عمامہ سے مراد کل ما یعطی الراس ہے اور ٹوپی کو بھی شامل ہے جیسے کہ حدیث شریف میں محرم کو عمامہ پہننے کی ممانعت ہے تو اس کی شرح میں ملا علی قاری شرح سنہ کے ص ۱۴ میں لکھتے ہیں:

المراد بها هنا کل یا یغطی۔

یعنی اس جگہ عمامہ سے مراد ہر وہ چیز ہے جو سر کو ڈھانک لے۔

فلیکن المراد بها فیما نحن فیه کذلك۔

تو اس تحقیق سے ثابت ہوگیا کہ ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا پڑھانا جائز بلا کراہت ہے۔

کتب حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بعض اوقات

ٹوپی بمنزلہ عمامہ ھے

حاشیہ ......☆ یہاں پر محدث ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ فرمایا کہ ٹوپی منزلہ عمامہ ہے اس کا ثبوت امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بھی ہے۔

امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ لکھتے ہیں۔

قال الثوری والقلنسوة بمنزلة یباع۔

ترجمہ: امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ٹوپی بمنزلہ عمامہ ہے۔

(مصنف عبدالرزاق باب المسح علی القلنسوة ج ۱ ص ۱۹۰ رقم الحدیث ۷۴۵ مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت)

زائد کپڑے موجود ہوتے ہوئے بھی ایک کپڑے میں بدن شریف ڈھانپ کر نماز پڑھی اور پڑھائی اس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم خصوصاً حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم و جابر و خالد رضی اللہ عنہم نے زائد کپڑے ہوتے ہوئے ایک کپڑے سے نماز پڑھی اور پڑھائی دیکھو شرح سنہ للقاری صفحہ ۸۷۔۸۸ نیز جمہور صحابہ وتابعین وفقہاء محدثین خصوصاً امام اعظم رضی اللہ عنہ کے علاوہ ایک کپڑے سے نماز جائز ہے کما حققہ العینی فی شرح الصحیح للبخاری تو ٹوپی سر پہ ہوتے ہوئے نماز پڑھنا پڑھانا کس طرح مکروہ ہوسکتا ہے۔

نیز حالت احرام میں جو بالاتفاق بغیر عمامہ نماز پڑھنے پڑھانے کا حکم ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ بغیر عمامہ کے نماز مکروہ نہیں ہوتی۔ اگر مکروہ ہوتی تو حالت احرام میں ننگے سر اس لیے مکروہ نہیں کہ وہاں نیت تذلل وانکساری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ٹوپی اور نماز ص۱۵تا۲۰ مطبوعہ قطب مدینہ پبلشرز کھارادر کراچی)

بعض علماء اہل سنت کا موقف

تقریباً جمہور کا مذہب اس مسئلہ میں یہی ہے جو ہم نے بیان کیا تاہم ان کے علاوہ ہمارے بعض مستند علماء اہل سنت کا موقف اس مسئلہ میں یہ ہے کہ عمامہ شریف پہننا سنت موکدہ ہے ان میں حضرت مولانا قاضی فضل احمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر طریقت رہبر شریعت پیر سیف الرحمٰن مبارک مدظلہ العالی اور ان کے مریدین خصوصاً مناظر اہل سنت پیر احمد علی شاہ سیفی مدظلہ العالی کے نزدیک عمامہ شریف پہننا سنت موکدہ ہے اسی طرح محدث ومفتی اعظم صوبہ سرحد حضرت شائستہ گل رحمۃ اللہ علیہ مولوی تخی داد خوستی دیوبندی (رسالہ کا نام دپشکی شرعی احکام مطبوعہ مکتبہ حقانیہ افغانستان) اور ان کے علاوہ اور بہت سے علماء کے نزدیک عمامہ شریف کا پہننا سنت موکدہ ہے۔

☆............☆

نواں باب

عمامہ شریف کے بعض اہم فقہی مسائل

مسئلہ اعتجار کی صحیح تحقیق

(۱) مسئلہ:...... مسئلہ اعتجلر کی صحیح تحقیق

بعض علماء نے یہ مشہور کیا ہے کہ عمامہ کو اس طرح باندھنا کہ ٹوپی کے بالائی حصہ کو کھلا رکھے یہ اعتجار کہلاتا ہے اور اعتجار کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے اس لیے فقہاء کرام رحمہم اللہ نے جتنی بھی اعتجار کی تعریفات کی ہیں ان میں ٹوپی کا ذکر نہیں فقہاء کرام رحمہم اللہ جب اعتجار کی تعریف کرتے ہیں تو رأس کے الفاظ لکھتے ہیں قلنسوۃ کے الفاظ نہیں۔

امام علی بن محمود بن سعود الخزاعی متوفی ۷۸۹ھ لکھتے ہیں۔

الاعتجار لف العمامة علی رأس۔

(تخریج الدلالات السمعية ص ۳۸۳ مطبوعه دار الغرب الاسلامی بيروت)

راس اور قلنسوۃ میں زمین وآسمان کا فرق ہے اور اس مسئلہ پر ہمارے استاد محترم محقق العصر فخر اہل سنت مفتی سید شاہ حسین گردیزی مدظلہ العالی نے ایک بہترین تحقیقی رسالہ ''احسن الاختیار فی کیفیة الاعتجار'' تصنیف فرمایا ہے فقیر اسی رسالہ سے چند دلائل پیش کرتا ہے۔

امام عبد الرشید بن ابی حنیفہ متوفی ۵۴۰ھ لکھتے ہیں۔

و تفسير الاعتجار تكلموا فيه عن محمد رحمه الله تعالی ان المعتجر هو المتنقب بعمامته وهو الذی غطی انفه و ذلك مكروه لانه تشبه بالنساء وقال بعضهم انه يشد حوالی راسه بالمنديل ويترك وسطه مكشوفا كهيئة الاشرار وذلك مكروه لانه تشبه باهل الكتاب وهو مكروه خارج الصلاة ففيها اولی۔

ترجمہ :اعتجار کی تفسیر میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں معتجر نقاب باندھنے والا جو اپنی ناک چھپائے یہ مکروہ ہے عورتوں سے مشابہت کی وجہ سے۔ بعض نے کہا کہ سر کے اردگرد عمامہ ہو اور کھوپڑی کھلی ہو شریر لوگوں کی طرح یہ اہل کتاب سے مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے اور وہ نماز سے خارج مکروہ ہے تو نماز میں زیادہ مکروہ ہے۔

(فتاوی الولوجيه كتاب الطهارة الفصل الحادی عشر فی الافعال الواجبة بالنذر الخ الفصل ج ۱ ص ۱۳۰ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)

استاد محترم محقق العصر فخر اہل سنت مفتی سید شاہ حسین گردیزی مدظلہ العالی لکھتے ہیں۔

تیسری صدی ہجری میں قاضی فخر الدین حسن خان اوزجندی قدس سرہ فقہ حنفیہ کے ایک بڑے روشن دماغ مجتہد فقیہہ گزرے ہیں جنہوں نے اس مسئلہ پر توجہ کی اور ایک اجتہادی فیصلہ کیا جسے بعد میں آنے والے فقہاء کرام نے نہ صرف قبول کیا بلکہ اسے مزید آگے بڑھایا چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

یکرہ الاعتجار وھو ان یشد راسہ بالمندیل وینزك وسط راسہ۔

ترجمہ: اعتجار مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ سر کو رومال سے باندھ لینا اور سر کا درمیانی حصہ کھلا چھوڑ دینا۔

حضرت قاضی اوزجندی کے عہد میں اوباش و اشرار لوگوں کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ رومال سر کے اردگرد لپیٹ لیتے اور درمیان کے بالوں کو ننگا اور کھلا چھوڑ دیتے تھے حضرت قاضی اوزجندی نے رومال کے اس طرح کے استعمال کو اعتجار قرار دے کر اسے نماز میں مکروہ قرار دیا۔

اسی مسئلہ کو شیخ طاہر بخاری اس طرح لکھتے ہیں۔

یکرہ ان یصلی وھو معتجر وھو ان یشد العمامۃ حول راسہ ویدع ھامتہ کما یفعلہ الشطار۔

ترجمہ: اعتجار کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ سر کے اردگرد عمامہ باندھ لینا اور چوٹی کو کھلا چھوڑ دینا ہے جیسا کہ آوارہ لوگ کرتے ہیں۔

(خلاصۃ الفتاویٰ ج اص ۵۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اس عبارت میں شیخ بخاری نے لکھا ہے کہ اعتجار کی حالت میں نماز کی ادائیگی مکروہ ہے اور اعتجار کی وضاحت میں لکھا ہے کہ سر کے اردگرد عمامہ باندھ لیں اور درمیانی حصہ کو کھلا چھوڑ دیں اور مزید اس کی وجہ کراہت کی بھی صراحت کردی کہ جیسا اشرار اور آوارہ لوگوں کا طریقہ ہے لیکن مندیل یعنی رومال کے بجائے عمامہ کا کلمہ استعمال کیا اور اعتجار کو اہل فسق وفساد کا طریقہ قرار دیا یعنی اس صورت استعمال میں خرابی اور برائی اہل فسق وفساد کے اختیار کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی اس لئے اسے اعتجار قرار دیا گیا اور عبادت کا تقاضا ہے کہ عاجزی وانکساری اور الذین

انعمت علیھم کا طریقہ اور وضع وقطع اختیار کی جائے۔

(احسن الاختیار فی کیفیۃ الاعتجار ص۶-۷ مطبوعہ دارالعلوم مھریہ گلشن اقبال کراچی)

خلاصہ کلام: یہ ہے کہ کسی روایت وقول فقیہ میں موجود نہیں کہ اوپر ٹوپی کو بھی ڈھانپا جائے بلکہ حضورا کے متعلق حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ آپ کس طرح دستار باندھتے تھے تو فرمایا حضور ﷺ سر پر گولائی میں دستار باندھتے دو کندھوں کے درمیان شملہ رکھتے اور دوسرے سرے کو سر کی پچھلی جانب دستار میں اڑستے تھے۔

معلوم ہوا کہ اس طرح عمامہ باندھنا کہ ٹوپی پر عمامہ کے بیچ نہ آئے تو یہ عمامہ سنت کے مطابق ہے اور نہ یہ اعتجار ہے۔

صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

مسئلہ **۵۶۰** نماز اعتجار ٹوپی کی عدم میں مکروہ تحریمی ہے یا مطلق اعتجار مکروہ تحریمی ہے۔

الجواب ۔اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہو رہا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اسی صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔

(فتاویٰ امجدیہ جلد اول ص۳۹۹ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)

فقیہ اعظم محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

فقیہ اعظم ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی بصیر پوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

اعتجار کی تعریف، کیا وسط سر میں ایک پیچ کا آنا ضروری ہے حالانکہ اکثر دیکھا ہے کہ عین سر کے وسط میں سے خالی جگہ چھوڑ دی جاتی ہے اور ٹوپی نظر آرہی ہوتی ہے۔ (حلقہ کی صورت میں)

احقر شاہ محمد قصوری (چشتی) خطیب شاہ عالمی مارکیٹ لاہور۔

الجواب

اعتجار کی دو تعریفیں کتب فقہ میں ہیں فتاویٰ عالمگیریہ ج اص ۵۵ میں ہے:

هو ان یکور عمامة ویترك وسط راسه مکشوفا کذا فی التبیین۔
یعنی درمیان سے سر ننگا چھوڑ دے زیادہ کتابوں میں یہی تعریف ہے مراقی الفلاح ص ۲۱۰
طبع مع الطحطاویہ میں "قیل" کے ساتھ ہے:

ان ینتقب بعمامته فیغطی انفه۔
مگر یہ کہیں کسی تعریف میں نہیں دیکھا کہ وسط میں ایک پیچ اعتجار سے بچنے کے لئے ضروری ہے حالانکہ پیچ کے علاوہ بھی عمامہ سے سر کا درمیانہ حصہ چھپ سکتا ہے اور نہ یہ کہیں دیکھا ہے کہ ٹوپی کا چھپانا بھی ضروری ہے اور وہ بھی عمامہ سے ہی ہو اور نہ یہ کہیں دیکھا کہ ٹوپی سے وسط سر کا چھپانا کافی نہیں۔واللہ اعلم

حررہ الفقیر ابو الخیر محمد نور اللہ النعیمی غفرلہ۔

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

(فتاویٰ نوریہ ج ۳ ص ۵۸۸۔۵۸۹ مطبوعہ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ)

جامعہ نظامیہ رضویہ لوھاری گیٹ لاھور کا فتویٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الطیف صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ (دار الافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور)

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں اعتجار کی مکمل تعریف کیا ہے؟

کیونکہ علماء کرام نے کتابوں میں علیحدہ علیحدہ تعریفیں نقل کی ہیں۔

(۱) حضرت علامہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۳۷ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی پر فرماتے ہیں۔

اعتجار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔(بحوالہ درمختار ص ۶۱۰۔۶۱۱ جلد ا عالمگیری ص ۱۰۶۔۱۰۷ جلد ۱)

(۲) نیز حضرت صدر الشریعہ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہور زمانہ فتاویٰ امجدیہ جلد اول ص ۱۹۹ (مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی) پر فرماتے ہیں۔

مسئلہ ۲۷۰ ۔نماز میں امامت کی حالت میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ ٹوپی پر ایک چھوٹا سا کپڑا لپیٹ لیا جاتا ہے اس کی کیا اصلیت ہے؟

الجواب۔تین پیچ اگر اس کپڑے سے لپیٹے جائیں تو عمامہ کے حکم میں ہے ورنہ کچھ نہیں۔

اس مسئلے کے جواب کے حاشیہ پر نائب مفتی اعظم ہند مولانا شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ صاحب شارح بخاری فرماتے ہیں۔

بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ ٹوپی کے کنارے کپڑا لپیٹ لیتے ہیں اور پوری ٹوپی کھلی رہتی ہے یہ اعتجار ہے اس طرح نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

نور الایضاح اور اس کی شرح مراقی الفلاح میں ہے۔

ویکرہ الاعتجار وھو شد الراس بالمندیل او تکویر عمامته علی راسه ترك وسطها مکشوفا۔

اس کے تحت طحطاوی میں ہے۔

ای نصا العمامته حول الراس وابداء العمامته فقوله وترك و سطها راجع الی تفسیر الشرح ایضا المراد انه مکشوف عن العمامته لا مکشوف اصلا لانه فعل مالا یفعل والله معانی اعلم۔

(۳) لیکن اسی فتاویٰ امجدی جلد اول ص ۳۹۹ پر راقم فتاویٰ نے اعتجار کی تعریف یوں فرمائی۔

مسئلہ **۵۶۰**۔نماز اعتجار ٹوپی کی عدم میں مکروہ تحریمی ہے یا مطلق اعتجار مکروہ تحریمی ہے۔

الجواب ۔اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہو رہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اسی صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔

(۴) حضرت علامہ مفتی نور اللہ صاحب نعیمی بصیر پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ نوریہ جلد سوم ص ۴۲۱ تا ۴۲۲ میں فرماتے ہیں۔ (مطبوعہ انجمن حزب الرحمٰن بصیر پور اکاڑہ)

مسئلہ: اعتجار کی تعریف، کیا وسط سر میں ایک پیچ کا آنا ضروری ہے حالانکہ اکثر دیکھا ہے کہ عین سر کے وسط میں سے خالی جگہ چھوڑ دی جاتی ہے اور ٹوپی نظر آرہی ہوتی ہے۔ (حلقہ کی صورت میں)

الجواب۔ اعتجار کی دو تعریفیں کتب فقہ میں ہیں فتاویٰ عالمگیریہ ج ا ص ۵۵ میں ہے:
هو ان يكور عمامة ويترك وسط راسه مكشوفا كذا فی التبيين۔
یعنی درمیان سے سر ننگا چھوڑ دے زیادہ کتابوں میں یہی تعریف ہے مراقی الفلاح ص ۲۱۰ طبع مع الطحطاویہ میں "قیل" کے ساتھ ہے:
ان ينتقب بعمامته فيغطی انفه۔
مگر یہ کہیں کسی تعریف میں نہیں دیکھا کہ وسط میں ایک پیچ اعتجار سے بچنے کے لئے ضروری ہے حالانکہ پیچ کے علاوہ بھی عمامہ سے سر کا درمیانہ حصہ چھپ سکتا ہے اور نہ یہ کہیں دیکھا ہے کہ ٹوپی کا چھپانا بھی ضروری ہے اور وہ بھی عمامہ سے ہی ہو اور نہ یہ کہیں دیکھا کہ ٹوپی سے وسط سر کا چھپانا کافی نہیں۔ واللہ اعلم
آپ کے جواب کا جلد انتظار رہے گا اور سوالنامہ بھی ساتھ روانہ فرمائیں۔ شکریہ عبد الکریم قادری۔

الجواب هو المراقف للصواب

حضرت مولانا شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ کے سوا تمام علماء سلف و خلف حضرت مولانا امجدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہار شریعت اور فتاویٰ امجدیہ میں اعتجار کے بارے میں جو صراحت کی ہے اس میں کسی تاویل اور نظر کی گنجائش نہیں (پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے بہار شریعت کی اس عبارت میں سر پر کہا گیا۔ بیچ میں ٹوپی پر نہیں کہا گیا۔ اس طرح فتاویٰ امجدیہ کی عبارت (اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہوتا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اس صورت میں ہوتا ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو اس عبارت میں کتنی صراحت ہے اس میں اعتراض کی کیا گنجائش ہے۔
حضرت مولانا نور اللہ صاحب رحمۃ اللہ ونور مرقدہ کے فتاویٰ نوریہ جلد سوم ص ۴۲۱ کی عبارت (کہ سر کا درمیانی حصہ عمامہ سے کھلا رہے اگر عمامہ کے نیچے ٹوپی ہو تو اعتجار نہیں ٹوپی کے وسط کو

عمامہ کے بیچ سے ڈھکنا ضروری نہیں) کتنی صراحت ہے کہ اعتجار سر کے درمیان کو عمامہ سے ننگا رکھنا ہے اگر عمامہ کے نیچے ٹوپی ہوتو اس کا عمامہ کے بیچ سے درمیان میں ننگا رکھنے میں اعتجار نہیں ہے۔ پھر ان حضرات نے اپنی تائید میں عالمگیری کی عبارت جلد اول ص ۱۰۶۔

قوله الاعتجار نهى النبى ﷺ عنه وهو شد الراس او تكوير عمامته على راسه وترك وسطه مكشوفا۔

اس عبارت میں بھی سر کے درمیان کو کھلا رکھنا ہے ٹوپی کے درمیان کو کھلا رکھنا مذکور نہیں۔

اسی طرح نورالایضاح وشرح مراقی الفلاح میں ہے۔

يكره الاعتجار و هو شد الراس بالمنديل وتكوير عمامته على راسه وترك وسطها مكشوفا۔

خط کشیدہ عبارت میں سر پر عمامہ لپیٹنا اور اس کے وسط کو کھلا رکھنے کو اعتجار کہا گیا۔ ٹوپی کے وسط کا ذکر نہیں۔

طحطاوی کی عبارت بھی علامہ شریف الحق رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کی تائید نہیں کرتی جو یہ ہے

اى لف العمامته بو الراس ابداء العمامته۔

یعنی اعتجار عمامہ کو سر کے گرد لپیٹنا اور کھوپڑی یعنی وسط سر کو کھلا رکھنا یہ اعتجار ہے اس پر نظر ظاہر کی موجودگی میں اس تشریح کی کیا ضرورت ہے۔

لانه كثير من الحفاة الاعراب يلقون المنديل والعمامته حول الراس مكشوفا لهمامته بغير قلنسوة۔

یہاں مکشوف الھامتہ ہے نہ کہ مکشوف العمامتہ یعنی عمامہ کو سر کے گرد عمامہ لپیٹنا اور کھوپڑی کو کھلا رکھنا یہ اعتجار ہے صحیح تعریف یہی ہے کہ ننگے سر کے گرد عمامہ لپیٹنا اور درمیان میں کھوپڑی کو ننگا رہنے دینا اگر عمامہ کے نیچے ٹوپی ہو اور وہ درمیان میں سے بغیر عمامہ کے بیچ کے کھلی رہے تو

اعتجار نہیں۔افغانستان، سرحد، بلوچستان اور سندھ کے علماء، صلحاء اور مشائخ کی اکثریت ٹوپی پر عمامہ اس طرح باندھتے ہیں آج سے نہیں قدیم زمانہ سے ان کا طریقہ یہی ہے لازم آئے گا کہ ان سب کی نمازیں مکروہ تحریمی ہوں ماراہ المسلمون حسنہ محفو عنہ اللہ حسنہ تھو حسـر۔البتہ دیکھا گیا ہے کہ ہندوؤں کی اکثریت پگڑی کو ننگے سر کے گرد اسی طرح لپیٹتے ہیں جس پر اعتجار کی تعریف صادق آتی ہے ممکن ہے عہد رسالت میں یہودیوں نصرانیوں مجوسیوں کا پگڑی باندھنے کا یہی طریقہ ہو جس کی وجہ سے اعتجار کو منع کیا گیا فقط واللہ اعلم بالصواب۔

عبدالطیف مفتی جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لاہور گیٹ لاہور ۹۲۔۷۔۱۵۔

(عمامہ سنت مصطفی ﷺ ص ۲ تا ۶ مطبوعہ کراچی)

ننگے سر نماز پڑھنا

(۲) مسئلہ:......ننگے سر نماز پڑھنا

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

امام عبدالوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ لکھتے ہیں۔

كان النبی ﷺ يامر يستر الراس فی الصلوة بالعمامة والقلنسوة وينهی عن كشف الراس فی الصلوة۔

ترجمہ : نبی کریم ﷺ نماز میں عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ سر ڈھانپنے کا حکم ارشاد فرماتے تھے اور ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔(کشف الغمہ ج ۱ ص ۳۰ مطبوعہ مصر)

غنیۃ الطالبین

غنیۃ الطالبین میں ہے۔

كشف راسه بين الناس۔

ترجمہ: اور مکروہ ہے آدمی لوگوں کے درمیان ننگے سر ہو۔

(غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۸ مطبوعہ مصر)

خلاصۃ الفتاویٰ

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاہر بن عبدالرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں۔

ومكشوف الرأس وهو يجد العمامة ان كان تهاوناً بالصلوة مكروه۔

ترجمہ: نماز کو خفیف جانتے ہوئے عمامہ کی موجودگی میں ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(خلاصة الفتاویٰ ج ۱ ص ۵۸ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

فتاویٰ عالمگیری

ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں۔

وتكره الصلوة حاسرا رأسه اذا كان يجد العمامة وقد فعل تكاسا او تهاوناً بالصلوة

ترجمہ: نماز کی عدم اہمیت یا سستی سے عمامہ پانے کے باوجود ننگے سر نماز مکروہ ہے۔

(فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۶ مطبوعہ مصر)

طحطاوی علی الدر المختار

علامہ سیّد احمد طحطاوی حنفی متوفی ۱۲۳۱ھ لکھتے ہیں۔

ننگے سر نماز مطلقاً مکروہ ہے اس لئے کہ خشوع تو حقیقتاً دل کا خشوع ہوتا ہے ننگے سر نماز سے نماز کی تعظیم و ہیبت کا ترک لازم آتا ہے۔

(طحطاوی علی الدرالمختار ج ۱ ص ۱۷۱ مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت)

عمامہ شریف پر مسح کرنا

(۳) مسئلہ :...... صرف عمامہ شریف پر مسح کرنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ امام مالک رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک جائز نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے نزدیک صرف عمامہ شریف پر مسح جائز ہے۔

حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن حاتم جميعا عن يحيى القطان قال بن حاتم حدثنا يحيى بن سعيد عن التيمى عن بكر بن عبدالله عن الحسن عن المغيرة ان النبى ﷺ توضا فمسح بناصيته وعلى يباع وعلى الخفين۔

ترجمہ : حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا پس اپنی پیشانی کی مقدار (سر پر) مسح کیا اور عمامہ اور موزوں پر (مسح کیا)۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۳۱ رقم الحدیث ۲۷۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

جمہور کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وامسحوا برؤسکم۔

اس میں صراحتاً سر کا ذکر ہے تو اس لئے عمامہ پر صرف مسح سر کا مسح نہ ہوا۔ اور سر پر مسح کی دلیل میں کوئی شبہ نہیں اور عمامہ شریف کے مسح میں شبہ ہے اس لئے یقینی دلیل کو چھوڑ کر شبہ والی دلیل کی طرف جانا درست نہیں۔

قال الخطابی فرض الله مسح الرأس وحديث مسح العمامة محتمل للتاويل فلا يترك المتيقن للمحتمل۔

ترجمه: اللہ ﷻ نے سر کا مسح فرض کیا اور مسح علی العمامہ کی حدیث میں احتمال ہے اس لئے یقینی کو احتمال سے ترک نہیں کریں گے۔ (معالم السنن ج ۱ ص ۱۱۱)

امام عینی رحمة الله علیه کی تحقیق

محدث کبیر امام بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں۔

عمامہ پر مسح کرنے میں فقہاء کا اختلاف ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں کہ اگر کامل وضوء کر کے عمامہ پہنا ہو تو عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے جس طرح موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ جو فقہاء عمامہ پر مسح کرنے کا انکار کرتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے:

وامسحوا برؤسکم (مائدة) اپنے سروں پر مسح کرو اور جو شخص عمامہ پر مسح کرے گا وہ سر پر مسح نہیں کرے گا اور اس پر اجماع ہے کہ چہرے پر کوئی کپڑا لپیٹ کر اگر اس کپڑے پر مسح کیا جائے تو تیمم میں کافی نہیں ہوگا اس کا مفاد یہ ہے کہ جس عضو پر مسح کرنا ہے اس عضو پر کپڑا رکھ کر مسح کیا جائے تو وہ کافی نہیں ہوگا اسی طرح سر پر عمامہ رکھ کر مسح کیا جائے تو وہ سر کے مسح سے کفایت نہیں کرے گا علامہ خطابی نے کہا اللہ تعالیٰ نے سر پر مسح کرنے کو فرض کیا ہے اور عمامہ پر مسح کرنے والی حدیث تاویل کی محتمل ہے تو محتمل چیز کی وجہ سے یقینی چیز کو ترک نہیں کیا جائے گا۔ (عمدة القاری شرح صحيح البخاری)

علامہ ابن بطال مالکی کی تحقیق

علامہ علی بن خلف بن عبدالملک ابن بطال مالکی متوفی ۴۴۹ھ لکھتے ہیں۔

ومن کان لا یری المسح علیھا علی وابن عمر و جابر۔

ومن التابعین عروۃ والنخعی والشعبی والقاسم وبہ قال مالك وابو حنیفة والشافعی واحتجوا بقولہ تعالی ﴿وامسحوا برؤوسکم﴾ (النساء ۴۳ المائدۃ:۶) ومن مسح علی العمامة لم یمسح براسه۔

(شرح ابن بطال علی صحیح البخاری کتاب الوضوء باب المسح علی الخفین ج۱ ص۳۱۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۳ء بتحقیق مصطفیٰ عبد القادر عطا)

اس مسئلہ کی اورزیادہ تفصیل دیکھنے کے لئے فقیر ناچیز کی کتاب ''فقہ حنفی احادیث وآثار صحابہ'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

عمامہ شریف کے ول پر سجدہ کرنا

(٤) مسئلہ :......عمامہ شریف کے ول پر سجدہ کرنا جائز ہے اوراس میں کوئی حرج نہیں۔ بعض علماء نے اس کومکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن ہمارے نزدیک مکروہ تنزیہی نہیں اس لئے کے حضوراسے یہ فعل ثابت ہے اوراس کے منع پر کوئی حدیث ہماری نظر سے نہیں گزری۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ کے پیچ پر سجدہ فرمایا

امام حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا محمد بن محمویه نا معمر بن سهل ثنا سعید بن عنبسة عن فائد ابی الورقاء عن عبداللہ بن ابی اوفی قال رایت رسول اللہ ﷺ سجد علی کور یباء۔

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے عمامہ کے پیچ پر سجدہ فرمایا۔

(طبرانی الاوسط ج۷ص۷۰ارقم الحدیث۷۱۸۴ مطبوعہ دارالحرمین القاهرة)

حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنامحمد بن عبدالله الحضرمی ثنا احمد بن یونس ثنا کثیر بن سلیم قال رأیت انس بن مالك یسجد علی عمامة۔

ترجمہ: کثیر بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو عمامہ (کے ول) پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج۱ص۲۴۴ رقم الحدیث۶۸۸ مطبوعہ مکتبة العلوم والحکم الموصل)

امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

اخبرنا عبدالرزاق قال اخبرنا عبدالله بن محرر قال اخبرنی یزید انه سمع ابا هریرة یقول کان رسول الله ﷺ یسجد علی کور عمامة۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عمامہ کے پیچ پر سجدہ فرماتے تھے۔(مصنف عبدالرزاق ج۱ص۴۰۰رقم الحدیث۱۵۶۴مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابو یعلی الحسین بن محمد الزبیری حدثنا ابو الحسن عبدالله ابن موسی الحافظ الصوفی البغدادی حدثنا لاحق بن الهیثم حدثنا الحسن بن عیسی الدمشقی حدثنا محمد بن فیروز المصری حدثنا بقیة بن الولید حدثنا ابراهیم بن ادهم عن ابیه ادهم بن منصور العجلی عن سعید بن جبیر ان النبی ﷺ کان یسجد علی کور العمامة۔

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے۔

(حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء ترجمة ابراهیم بن ادھم ج۸ ص۵۸ برقم ۱۱۳۸۰ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۷ء بتحقیق مصطفی عبد القادر عطا)

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

قال الحسن کان القوم یسجدون علی العمامة والقلنسوة ومداه فی کمه۔

ترجمه: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ قوم (یعنی صحابہ کرام ﷺ) عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔ (صحیح البخاری ج۱ ص۵۶ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی)

امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

عبدالرزاق عن معمر عن قتادة عن الحسن قال لاباس بالسجود علی کور علی بیاء

ترجمه: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمامہ کے پیچ پر سجدہ میں حرج نہیں۔

(مصنف عبدالرزاق ج۱ ص۳۹۹ رقم الحدیث ۱۵۶۳ مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت)

یہی امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

عبدالرزاق عن هشام بن حسان عن الحسن قال ادرکنا القوم وهم یسجدون علی العمائمهم ویسجد احدهم و یدیه فی قمیصه۔

ترجمه: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ (صحابہ کرام ﷺ و تابعین کرام رحمہم اللہ) عمامہ پر سجدہ کرتے تھے اور ہاتھ قمیص میں ہوتے اور سجدہ کرتے تھے۔

(مصنف عبدالرزاق ج۱ ص۴۰۰ رقم الحدیث ۱۵۶۶ مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت)

نیز امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

عبدالرزاق عن الثوری عن الاعمش عن ابی الضحی ان شریحا کان یسجد علی برنسه۔

وعبدالرحمن بن یزید کان یسجد علی عمامة۔

ترجمہ :ابی ضحی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام شریح رحمۃ اللہ علیہ ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔

امام عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ عمامہ پر سجدہ کرتے تھے۔

(مصنف عبدالرزاق ج۱ص۴۰۰ رقم الحدیث ۱۵۶۷ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

امام ابوالحسن علی بن ابی بکر غینانی متوفی ۵۹۳ھ لکھتے ہیں۔

فان سجد علی کور عمامۃ او فاضل ثوبہ جاز لان النبی ا کان یسجد علی کور عمامۃ۔

ترجمہ :عمامہ کے پیچ یا کپڑے پر سجدہ جائز ہے حضور ﷺ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے۔(ھدایہ ج۱ص۱۰۰)

علامہ ابوبکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں۔

ولو سجد علی کور عمامۃ ووجد صلابۃ الارض جاز عندنا وقال الشافعی لایجوز والصحیح قولنا لما روی ان النبی ﷺ کان یسجد علی کور عمامۃ۔

ترجمہ :اور اگر عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اور زمین کی سختی محسوس کی جائز ہے احناف کے نزدیک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جائز نہیں ہے ہماری دلیل یہ ہے کہ حضور ا عمامہ کے پیچ پر سجدہ فرماتے تھے۔(بدائع الصنائع ج۱ص۲۱۰ مطبوعہ مصر)

اور زمین کی گرمی کے وجہ سے اس پر سجدہ کرنا جائز ہے اور بعض علماء نے اس کو مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن زمین کی گرمی کے وجہ سے اس پر سجدہ کرنے پر ان کے نزدیک بھی مکروہ تنزیہی نہیں۔

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاہر بن عبدالرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں۔

ولو سجد علی ذیلہ او کمہ او کور عمامۃ یتقی بذالك حر الارض او بردھا یجوز عندنا۔

ترجمہ :دامن، آستین یا عمامہ کے پیچ پر سجدہ زمین کی گرمی یا سردی کی وجہ سے ہمارے نزدیک جائز ہے۔(خلاصۃ الفتاوی ج۱ص۸۹ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

عمامه شریف کے کھولنے کا طریقہ

(۵) مسئلہ:...... عمامہ شریف کے کھولنے کا طریقہ

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں۔

ومنهم من قال اراد ان يجدد للف لعمامة لاينبغي ان يرفعها من راسه دفعة واحدة لكن هكذا بعمامة ابن عوف وذلك بمنزلة النشر عن الطى فيكون اولى من النشر والالقاء على الارض دفعة واحدة والله اعلم بالصواب۔ (شرح السير الكبير باب العمائم فى الحرب ج۱ص ۶۷مطبوعه بمطبعة دائرة المعارف النظامية بحيدر آباد دكن هند)

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ۷۴۳ھ تبیین الحقائق میں اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ البحر الرائق میں لکھتے ہیں۔

ومن اراد ان يجدد اللف للعمامة ينبغي له ان ينقضها كورا فكورا فان ذلك احسن من رفعها على الراس والقائها فى الارض دفعة واحدة۔

(تبين الحقائق شرح كنز الدقائق مسائل شتىٰ ج۶ص ۲۲۸۔۲۲۹مطبوعه مكتبه امداديه ملتان)

(البحر الرائق ج۸ص ۴۸۷مطبوعه مكتبه رشيديه كوئٹه)

امام برہان الدین متوفی ۶۱۶ھ لکھتے ہیں۔

وان ومن اراد ان يجدد اللف بعمامة ينبغي ان ينقضها كوراً كوراً وان ذلك احسن من رفعها عن راسه والقائها فى الارض دفعة واحدة۔

ترجمہ: جو عمامہ دوبارہ باندھنا چاہے تو ایک ایک پیچ کھول کر باندھے یہ احسن ہے نہ کہ سر سے اٹھا کر پھینک دے۔

(المحيط البرهانى كتاب الاستحسان والكراهية الفصل العاشر فى اللبس ما يكره من ذلك وما لا يكره ج۶ جز ۱۱ص ۷۴مطبوعه مطبوعه المكتبة الغفارية كانسى روڈ كوئٹه)

ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں۔

واذا اراد ان يجدد لف العمامة نقضها كما لفها ولا يلقيها على الارض دفعة واحدة كذا فى خذانة المفتين۔

(فتاوى عالمِيرى كتاب الكراهية باب اللبس ما يكره من ذلك الباب التاسع فى اللبس ما يكره من ذلك وما لا يكره ج۵ص ۴۰۸مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت)

نماز میں اگر عمامہ شریف پیشانی پر آجائے یا گرجائے تو کیا کریں؟

(٦) **مسئلہ**:......نماز میں اگر عمامہ شریف پیشانی پر آجائے یا گرجائے تو کیا کریں؟
نماز کے دوران اگر عمامہ شریف پیشانی پر آجائے اور سجدہ کرنے میں دشواری ہو تو ایک ہاتھ سے عمامہ شریف کو اوپر کریں اور یہ بلا کراہت جائز ہے۔

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا محمد بن معاویۃ النیسابوری اخبرنا بن لهيعة عن بكر بن سوادة عن صالح بن خيوان ان النبی ﷺ كان اذا سجد رفع العمامة عن جبهة۔

ترجمہ: حضرت صالح بن غیون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے عمامے کو اپنی پیشانی سے اٹھا دیتے تھے۔

(طبقات الکبری ابن سعد ج۱ص ۴۵۵ مطبوعہ دا رصادر بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو پیشانی سے عمامہ اٹھاتے

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں۔

كان اذا سجد رفع العمامة عن جبهة۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو پیشانی سے عمامہ اٹھاتے۔

(الجامع الصغير فی احاديث البشير النذير حرف الكاف ج ۲ص ۴۱۷رقم الحديث ۶۷۱۹مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الكبير فی ضم الزيادة الی الجامع الصغير ج ۲ص ۳۳۷رقم الحديث ۹۰۹۴مطبوعہ دارالفکر بیروت)

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاہر بن عبدالرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں۔

ولو لم يمكنه العمامة من ان يسجد فرفعها بيد واحد او سوى العمامة بيد واحد لايكره۔

ترجمہ: اگر عمامہ میں سجدہ ممکن نہ ہو تو ایک ہاتھ سے عمامہ اٹھائے یا برابر ٹھیک کردے۔

(خلاصۃ الفتاوی مع مجموعۃ الفتاوی ج۱ص ۵۷مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اور اگر عمامہ شریف نماز کے دوران گرجائے تو اس کو ایک ہاتھ سے اٹھائے اس سے نماز فاسد

نہیں ہوتی۔

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاہر بن عبدالرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں۔

ولورفع العمامة من الراس ووضعها علی الارض او رفعها من الارض ووضعها علی الراس لاتفسد الصلوة۔

ترجمہ: اگر عمامہ سر سے اٹھایا اور زمین پر رکھا یا زمین سے اٹھایا اور سر پر رکھا نماز فاسد نہ ہوگی۔ (خلاصة الفتاوی مع مجموعة الفتاوی ج۱ص۱۳۰مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

رومال باندھنے سے عمامہ کی سنت ادا نہیں ہوتی

(۷) مسئلہ:...... رومال باندھنے سے عمامہ کی سنت ادا نہیں ہوتی۔

مفتی اعظم پاکستان وقار الدین رحمة اللہ علیہ کا فتویٰ

مفتی اعظم پاکستان وقارالدین رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

الاستفتاء:...... عام ائمہ کرام بوقت جماعت گز سوا گز بھر کا رومال کبھی ٹوپی پر اور کبھی بغیر ٹوپی کے باندھ لیتے ہیں۔ کیا مذکورہ صورت میں سنت عمامہ پوری ہو جاتی ہے؟

الجواب:...... رومال باندھنے سے عمامہ کی سنت پوری نہ ہوگی اور نہ ہی عمامہ کا ثواب ملے گا۔ (وقار الفتاویٰ ص۲۴۹ناشر بزم وقار الدین کراچی)

میت کو کفن میں عمامہ شریف دینے کا حکم

(۸) مسئلہ:...... میت کو کفن میں عمامہ شریف دینے کا حکم

میت کو کفن میں عمامہ شریف دینا مستحب ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کفن میں عمامہ

محدث کبیر امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا سلیمان بن احمد ثنا ابو الزنباع روح بن الفرج ثنا یحیی بن بکیر قال ولی

غسله يعنى عمر ابنه عبدالله بن عمر و كفنه فى خمسة اثواب وصلى عليه صهيب ودفن مع رسول الله ﷺ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غسل دیا اور پانچ کپڑوں میں کفن دیا حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب دفن کیا۔

(معرفة الصحابة لابی نعیم الاصبهانی ج۱ص۶۷ برقم ۱۶۱ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

امام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں۔

مسالة يكره ان يكفن الميت فى قميص و عمامة وقال ابوحنيفة يستحب ذلك۔

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مستحب ہے میت کو قمیص اور عمامہ میں کفن دے۔(التحقيق فى احاديث الخلاف ج۲ص۱۰ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

امام مسعود کاسانی حنفی کا فتویٰ

علامہ ابوبکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں۔

واستحسنه بعض مشائخنا ابن عمر انه كان يعمم الميت ويجعل ذنب العمامة على وجهه بخلاف حال الحياة فانه يرسل ذنب العمامة من قبل القفاء لان ذلك لمعنى الزينة وقد انقطع ذلك بالموت۔

ترجمہ: اور ہمارے بعض مشائخ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی رو سے اسے مستحسن قرار دیا ہے کہ وہ میت کو عمامہ پہناتے اور عمامے کا شملہ اس کے چہرے پر رکھ دیتے بخلاف حالت حیات کے کہ وہ عمامے کا شملہ گدی کی جانب لٹکا دیتے تھے کیونکہ زندگی میں یہ طریقہ حصول زینت کے لئے تھا اور موت کے ساتھ مقصد زینت ختم ہو گیا۔

(بدائع الصنائع ج۲ص۳۲۴ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

امام مالک رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

علامہ ابوعبداللہ محمد بن یوسف العبدری مالکی متوفی ۸۹۷ھ لکھتے ہیں۔

قال مالك من شان الميت عندنا ان يعمم۔

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک میت کے لئے پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ اسے عمامہ پہنایا جائے۔

(التاج والاكليل شرح مختصر خليل ج۲ص۲۲۵ مطبوعه مكتبه النجاح لیبیا)

محمد بن ابی بکر الدمشقی الشہیر بابن قیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ لکھتے ہیں۔

وحمله مالك على انه ليس بمعدود من الكفن بل يحتمل ان يكون الثلاثة الاثواب زيادة على القميص والعمامة۔

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کفن میں کپڑے محدود نہیں بلکہ احتمال یہ ہے کہ تین کپڑے قمیص اور عمامہ کے علاوہ ہوں۔

(حاشية ابن القيم ج۸ص۲۹۶مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت)

عمامہ شریف کی سنیت کا انکار اور توہین کرنا کفر ہے

(۹) مسئلہ:...... عمامہ شریف کی سنیت کا انکار اور توہین کرنا کفر ہے۔

وجیز کردری پھر نہر الفائق پھر ردالمحتار میں ہے:

لو لم السنة حقا كفر لانه استخفاف۔

ترجمہ: اگر کوئی شخص سنت کو حق و سچ نہیں جانتا تو اس نے کفر کیا کیونکہ یہ اس کا استخفاف ہے۔(فتاویٰ البزازية مع الفتاوى الهندية نوع فی السنن من كتاب الصلوة ج۴ص۲۸مطبوعه نورانی كتب خانه پشاور)، (فتاویٰ رضويه جديد ج۶ص۲۰۹۔۲۱۰مطبوعه رضا فاونڈیشن لاهور)

مرقات میں ہے:

من ترك السنة استخفافاً فابه اولقلة مبالاة يكفر باالاجماع۔

ترجمہ: جس نے سنت کو استخفا اور قلۃ مبالاۃ کی وجہ سے ترک کیا تو وہ اجماعاً کافر ہو جاتا ہے۔(مرقات)

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاہر بن عبدالرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں۔

لو قال لأخر اقلم الاظفار فانه سنة النبي عليه الصلوة والسلام فقال الرجل لا افعل ذالك وان كان سنة يكفر۔

ترجمہ: اگر کسی شخص کو کہا گیا کہ ناخن کاٹ لو کیونکہ یہ نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے تو وہ آدمی کہے کہ میں ناخن نہیں کاٹتا اگر چہ سنت نبوی ﷺ ہو تو کافر ہو جاتا ہے۔ (کیونکہ اس نے استخفاف سنت کیا)۔(خلاصة الفتاوی مع مجموعة الفتاوی ج۱ ص۳۸۶مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

نیز الشیخ الاجل والامام الاکمل طاہر بن عبدالرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وفی مجموع النوازل رجل قال چه بکار آید سبلت پست یکفر لانه استخف بالسنة

ترجمہ: فتاویٰ النوازل میں ہے کہ اگر ایک آدمی نے کہا کہ مونچھیں کتروانے کی کیا ضرورت ہے؟ تو کافر ہو جاتا ہے۔(کیونکہ اس نے استخفاف سنت کیا)

(خلاصة الفتاوی مع مجموعة الفتاوی ج۱ ص۳۸۶مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

احرام کے حالت میں عمامہ شریف پہننا جائز نہیں

(۱۰) مسئلہ:...... احرام کے حالت میں عمامہ شریف پہنا جائز نہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی ﷺ وعن الزهری عن سالم عن ابن عمر عن النبی ﷺ ان رجلاً ساله ما یلبس المحرم؟ فقال لا یلبس القمیص ولا العمامة ولا السراویل ولا البرنس ولا ثوباً مسه الورس او الزعفران فان لم یجد النعلین فلیلبس الخفین ولیقطعهما حتی یکونا تحت الکعبین۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضور ﷺ سے سوال کیا محرم کیا پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ قمیص نہ پہنے اور عمامہ نہ پہنے اور شلوار نہ پہنے اور نہ ٹوپی پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جس کو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو پس اگر اس کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور ان کو کاٹ لے حتیٰ کہ وہ ٹخنوں کے نیچے ہو جائیں۔

(بخاری شریف ج۱ ص۲۰۹، ج۲ ص۸۶۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (صحیح مسلم ج۲ ص

۸۳۴رقم الحدیث ۱۷۷مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (مسند احمد ج۲ص۶۳رقم الحدیث ۵۳۰۸مطبوعه موسسة قرطبة مصر)

عورتوں کو عمامه باندھنا ناجائز ھے

(۱۱) مسئلہ:...... عورتوں کو عمامہ باندھنا جائز ہے۔

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا زهیر بن حرب اخبرنا عبد الرحمن و اخبرنا مسدد اخبرنا یحیی عن سفیان عن حبیب ابن ابی ثابت عن وهب مولی ابی احمد عن ام سلمة ان النبی ﷺ دخل علیها وهی تختمر فقال لیة لالیتین قال ابوداؤد و معنی قوله لیة لا لیتین یقول لا تعتم مثل الرجل لاتکرره طاقاً او طاقین۔

ترجمہ :حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور وہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں فرمایا کہ ایک ہی پیچ رکھو دو پیچ نہ بناؤ۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لیة لا لیتین فرمانے سے مراد یہ ہے کہ ایسے نہ لپیٹیں جیسے مرد عمامہ لپیٹتے ہیں یعنی لپیٹنے میں مزید تکرار نہ کی جائے۔

(سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب کیف الاختمار ج۴ص۶۴رقم الحدیث ۴۱۱۵مطبوعه دارالفکر بیروت)، (مسند ابو یعلی ج۱۲ ص۴۰۶رقم الحدیث۶۹۷۱مطبوعه دارالمامون للتراث دمشق)

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔

یشبه ان یکون انما کره لها ان تلوی الخمار علی راسها لیتین لئلا تکون اذا تعصبت بخمارها صارت کالمتعمم من الرجال یلوی اطراف العمامة علی راسه۔

(معالم السنن ج۴ص۳۶۳)

غیر مقلدوں کا امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔

هذه العمائم التی تلبسها النساء حرام بلاریب ففی الصحیح عن النبی ﷺ صنفان من اهل النار من امتی لم ارهما بعد نساء کاسیات عاریات مائلات ممیلات علی رؤوسهن مثل اسنمه البخت لایدخلن الجنة ولا یجدن ریحها ورجال معهم سیاط مثل اذناب البقر یضربون بها عباداللہ وایضا فقد صح عن النبی ﷺ انه قال لعن الله

المتشبهات من النساء بالرجال والمتشبهين من الرجال بالنساء وفی لفظ لعن اللہ المتخثین من الرجال و المترجلات من النساء وفی سنن ابوداؤد انہ ﷺ رای ام سلمة تعتصب فقال یا ام سلمة لیة لا لیتان و کذن من لباس الرجال مثل العمامة والخف والقباء الذی للرجال والثیاب التی تبدی مقاطع خلقها والثوب الرقیق الذی لا یستر البشرة وغیر ذلك فان المراة تنهی عنه وعلی ولیها کابیها وزوجها ان ینهاها عن ذلك واللہ اعلم۔ (مجموع الفتاویٰ ج ۲۲ص ۸۲۔۸۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں پر لعنت کی ہے

امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ لکھتے ہیں۔

عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ ﷺ المتشبهات بالرجال من النساء والمتشبهین بالنساء من الرجال۔

قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں اور عورتوں کے مشابہ بننے والے مردوں پر لعنت کی ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(سنن الترمذی ج ۵ص ۱۰۵رقم الحدیث ۲۷۸۴مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)،

(نیل الاوطار ج ۲ص ۱۷امطبوعه دارالجیل بیروت)

عمامہ کھڑے ہوکر باندھنا چاہئیے

(۱۲) مسئلہ:...... عمامہ کھڑے ہوکر باندھنا چاہئیے۔

امام عبداللہ محمد بن محمد المعروف بابن الحاج متوفی ۷۳۷ھ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

فعلیك ان تتسرول قاعداً وتتعمم قائماً۔

ترجمہ: پس چاہئے کہ آپ شلوار بیٹھ کراور عمامہ کھڑے ہوکر باندھے۔

(المدخل لابن الحاج ج ۱ص ۱۴۳)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ شیخ برہان الدین الباجی رحمۃ اللہ علیہ کے

حوالے سے لکھتے ہیں۔

قال فی کتابه قلائد العقیان فیما یورث الفقر والنسیان مانصه ان التعمم قاعداً والتسرول قائماً یورثان الفقر والنسیان۔

ترجمہ : کہ قلائد العقیان میں ہے فقر اور نسیان کی وجہ بیٹھ کر عمامہ باندھنا اور کھڑے ہو کر شلوار پہننا ہے۔(سبل الهدی والرشاد ج۷ص۲۸۲ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

قال صاحب المدخل وعلیك ان تتسرول قاعداً وتتعمم قائماً۔

ترجمہ :صاحب مدخل نے فرمایا کہ تو بیٹھ کر شلوار پہنے اور کھڑے ہو کر عمامہ شریف باندھنے کو لازم کرلے۔(مرقاۃ ج۸ص ۲۵۰)

شیخ عبد الحق رحمة اللّٰه علیه کی تحقیق

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ روایت کرتے ہیں۔

ودستار رانشسته نه بندد و ازار را استاده نپوشد چنانکه در خبر ست۔

قال ﷺ من تعمم قاعداً او تسرول قائماً ابتلاہ اللّٰه تعالیٰ ببلاء لا دواء له۔

عمامہ بیٹھ کر نہ باندھے اور ازار کھڑے ہو کر نہ پہنے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔یعنی حضور ﷺ نے فرمایا جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا یا کھڑے ہو کر سراویل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو اللّٰہ تعالیٰ اسے ایسی مصیبت میں مبتلاء فرمائے گا جس کی کوئی دواء نہیں۔

(کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص۱۶ مطبوعه داراحیاء العلوم کراچی)

لیکن یہ کوئی واجب نہیں اور نہ کوئی گناہ کی بات ہے بلکہ ایک مستحب ہے۔ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی اس مبارک سنت (یعنی عمامہ شریف پہننے) کو اپنائے اور جب بھی عمامہ شریف باندھے تو کھڑے ہو کر باندھے اور جب شلوار پہنے تو بیٹھ کر پہنے۔

ضمیمہ

امام صالحی امام طبرانی اور ضیاء مقدسی سے نقل کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف روانہ فرمایا تو ان کے سر پر سیاہ عمامہ باندھا اور اس کا شملہ پیچھے لٹکایا۔

(سبل الھدی ج۷ص۲۷۹)

امام حافظ ابو عمار مروزی رحمۃ اللہ علیہ کا سبز عمامہ

صحاح ستہ کے راوی امام حافظ حجہ ابو عمار الخزاعی مروزی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں امام یوسف بن زکی عبدالرحمٰن مزیؒ متوفی ۷۴۲ھ لکھتے ہیں۔

وقال ابوبکر بن خزیمة رایت ابا حمار الحسین بن حریث المروزی فی المنام بعد وفاته کانه علی منبر رسول الله ﷺ و کان علیه ثیابا بیضا و فی راسه عمامة خضراء

ترجمہ: امام الائمہ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں امام ابو عمار حسین بن حریث مروزی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد سفید کپڑوں میں اور سر پر سبز عمامہ باندھے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ کی منبر انور پر دیکھا۔

(تہذیب الکمالج ص۶ ص۳۶۱برقم ۱۳۰۳مؤسسة الرسالة بیروت الطبعة الاولیٰ ۱۹۸۰ء بتحقیق بشار عواد معروف)

نیز اسی طرح اس کو امام احمد بن علی ابوبکر الخطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ نے ''تاریخ بغداد ج۸ص ۳۶ برقم ۴۰۸۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت'' میں امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی متوفی ۷۴۸ھ نے ''سیر اعلام النبلاء ج ۱۱ص ۴۰۱ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۸۴ء بتحقیق شعیب الارنؤوط'' میں نقل کیا ہے۔

غیر مقلدوں کے امام محمد ناصر الدین البانی اپنی ''سلسلۃ الصحیحۃ'' میں پھر اس کے شارح ابو میمون محمد محفوظ اعوان وہابی لکھتا ہے:

آپ کو سبز رنگ پسند تھا

(۲۰۰۸) عن انس قال کان احب الالوان الی رسول اللہ ﷺ الخضرۃ۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو سبز رنگ بہت زیادہ پسند تھا۔

(الصحیحۃ: ۲۰۵۴)

تخریج اخرجہ البزار فی مسندہ ص۱۷۱۔زوائدہ والبیہقی فی الشعب۲/۲۲۸/۱، والبزار والطبرانی فی الاوسط۔

شرح: سیدنا ابورمثہ ؓ کہتے ہیں میں اپنے باپ کے ساتھ چلا اور نبی کریم ﷺ کے پاس گیا میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے دو سبز رنگ کی چادریں زیب تن کی ہوئی تھیں۔(ابوداؤد :۴۰۶۵،ترمذی :۲۸۱۲،نسائی :۱۵۷۲) یہ رنگ آنکھوں کے لیے بہت مفید ہوتا ہے اور دیکھنے والوں کو بھی بڑا خوبصورت لگتا ہے۔جنتی لوگوں کا لباس بھی سبز ہوگا۔

(سلسلۃ احادیث صحیحہ (اردو) کتاب اللباس والزینۃ واللھو والصور ج ۳ص۴۰۵ مطبوعہ انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور)

دیوبندیوں کے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سبز عمامہ

دیوبندیوں کے مستند رائٹر جانباز مرزا اپنی کتاب ''حیات امیر شریعت'' میں لکھتے ہیں۔

لباس: اوائل جوانی میں جب آپ بہار سے پنجاب آئے تو تنگ موری کی بہاری طرز کی شرعی شلوار گھٹنوں تک گول آستین کا لمبا کرتہ سبز رنگ کی پگڑی اور پاؤں میں سرخ بہاری قسم کی جوتی پہن رکھی تھی۔

(حیات امیر شریعت ص۴۶۹ مطبوعہ مکتبہ احرار لاہور اشاعت مئی ۲۰۰۶ء)

مستند دیوبندی عالم سخی داد خوستی کا فتویٰ

سبز عمامہ پھننا مستحب ھے

پشتو زبان میں لکھی ہوئی جامعہ فاروقیہ کے فاضل سخی داد خوستی دیوبندی کی یہ کتاب ''دپٹکی شرعی احکام مکمل و مدلل بیان'' دیوبندی مذہب کی مستند کتاب ہے اس کتاب پر دیوبندیوں کے شیخ الحدیث سلیم اللہ خان کی تقریظ ہے ان کے علاوہ دیوبندیوں کے مفتی اعظم مفتی نظام الدین شامزیؒ اور قاضی حمید اللہ مہتمم انوار العلوم ومظاھر العلوم گوجرانوالہ کی تقاریظ بھی موجود ہیں۔ان تینوں نے اس کتاب کی بڑی تعریف فرمائی ہیں۔

فاضل جامعہ فاروقیہ سخی داد خوستی دیوبندی لکھتے ہیں۔

(صفحہ ۴۸۔۴۹ پر دیوبندی عالم عبد الصمد صارم ترجمان الاسلام لاہور ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ کے حوالے سے جواز نقل کیا ہے کہ ''سبز عمامے کا حکم باقی عماموں کے مثل ہیں) اور ص ۵۳ پہ لکھتے ہیں۔

دپٹکی تور او سپین او شین رنگ خو مستحب دے۔

ترجمہ: یعنی عمامے شریف کا سیاہ، سفید اور سبز رنگ تو مستحب ہے۔

(دپٹکی شرعی احکام مکمل و مدلل بیان ص ۵۳ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ننرھار پلازہ منزل بالمقابل بزازی مسجد جلال آباد افغانستان)

سبز عمامہ کا جواز اور دیوبندی کذاب

مناظر اہل سنت محمد کاشف اقبال مدنی مدظلہ العالی اپنے مضمون ''سبز عمامہ کا جواز اور دیوبندی کذاب'' مجلہ سہ ماہی کلمہ حق میں لکھتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبز عمامہ باندھنے پر دیوبندی اکابر سے تائید

دیوبندی محقق وشارح ترمذی محمد سعید پالن پوری کے افادات پر مرتب کتاب تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی میں مرقوم ہے کہ:

پگڑی کسی بھی رنگ کی باندھنا جائز ہے نبی ﷺ نے سیاہ پگڑی بھی باندھی ہے ہری (سبز) بھی اور سفید بھی، پس لال پگڑی تو مناسب نہیں باقی جس رنگ کی چاہے باندھ سکتا ہے۔

(تحفة الانمعی شرح سنن ترمذی ج۵ص۷۰طبع کراچی)

دیوبندی مذہب کے شیخ الاسلام جسٹس مفتی تقی عثمانی صاحب رقم طراز ہیں کہ حضور اقدس ﷺ سے سفید عمامہ پہننا بھی ثابت ہے اور سیاہ عمامہ پہننا بھی ثابت ہے اور بعض روایات میں سبز عمامہ پہننا بھی ثابت ہے۔

(اصطلاحی خطبات ج۵ص۳۰۷طبع کراچی)

اصلاحی خطبات کے جدید ایڈیشن میں سبز عمامہ کے اثبات کی عبارت کو دیوبندیوں نے نکال کر تحریف وبددیانتی کا ثبوت دیا ہے۔

ہوشیار اے سنی مسلمان ہوشیار

دیوبندی مبلغ طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

آپ (ﷺ) کا رنگ سفید تھا جس میں سرخی ملی ہوئی تھی پگڑی کون سی باندھتے تھے؟ سفید، سیاہ اور سبز تینوں پگڑیاں باندھتے تھے۔

(خطبات جمیل ج۲ص۱۰۳طبع گوجوانوالہ)

سبز عمامہ کے مخالفین کے اکابرین سے سبز کا ثبوت

دیوبندی اکابر کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کے حصول کا طریقہ یوں بیان کیا ہے کہ:

عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک آنحضرت ﷺ کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت ﷺ کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور الصلوۃ والسلام علیک یارسول

اللہ کی داہنے اور الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی بائیں اور الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے......انشاء اللہ مقصد حاصل ہوگا۔

(ضیاء القلوب مشمولہ کلیات امدادیہ ص ٦١ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

مدرسہ دیوبند میں سبز عمامہ سے دستار بندی

دیوبندی ترجمان ماہنامہ الرشید کے دارالعلوم نمبر میں مرقوم ہے کہ ١٢٩٠ھ/٣ ١٨٧ء سے انتظامیہ نے دستار بندی اور عطائے سند کا سلسلہ شروع کر دیا دارالعلوم کے سرپرست اعلیٰ فارغ التحصیل طلبہ کے سر پر اپنے ہاتھ سے سبز دستار باندھتے اور سند عطا فرماتے۔

(ماهنامه الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص ٥٥١)

انور شاہ کشمیری کا سبز عمامہ

دیوبندیوں کے محدث العصر انور شاہ کشمیری کے متعلق ان کی سوانح میں مرقوم ہے کہ اس حسین اور پرکشش جسم پر جب موسم سرما آتا سبز عمامہ زیب سر اور سبز قبا زیب بدن کرتے تو ایک فرشتہ انسانوں کی اس دنیا میں چلتا پھرتا نظر آتا۔

(حیات کشمیری نقش دوام ص ٧٥)

مهتمم مدرسہ دیوبند کا سبز عمامہ باندھنا

دیوبندی ابن الحسن عباسی رقم طراز ہیں کہ:

میں اٹھنے ہی والا تھا کہ ایک سبز رنگ کا پٹکا باندھے آئے اور اسلام کر کے بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا آپ کی تعریف؟ بولے کہ میں مہتمم ہوں اور تین بڑے بڑے رجسٹر میرے سامنے رکھ دیئے اور بتلایا کہ یہ سال بھر کے آمد و صرف کا حساب۔

(دینی مدارس ص ٨٥)

یہ عبارت تاریخ دارالعلوم دیوبند از مولوی محبوب اور ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر میں بھی موجود ہے صرف فرق یہ ہے کہ ان میں ابتداء کی جملہ سبز پٹکا کی جگہ یوں ہے ایک صاحب سبزہ رنگ آئے۔

(تاریخ دارالعلوم دیوبند ج۱ص۸۰ ۱ماھنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ۱۹۵)

خلیل احمد انبیٹھوی کا سبز عمامہ باندھنا

دیوبندی محدث خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق دیوبندی محقق ومؤرخ عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ:

عمامہ حضرت متوسط طول کا باندھتے تھے مگر نہایت خوبصورت شملہ دوسوا دو بالشت پیچھے چھوڑتے اور اکثر مشروع بھاگلپوری کا سبز یا کاہی ہوتا تھا ہمیشہ آپ کھڑے ہو کر عمامہ باندھتے۔(تذکرۃ الخلیل ص۳۶۲ طبع کراچی)

حسین احمد مدنی کی سبز عمامہ سے دستار بندی

دیوبندی مذہب کے شیخ الاسلام حسین احمد مدنی خود اپنے متعلق لکھتے ہیں کہ:

مجھ کو ایک عمامہ سبز حسب اصول مدرسہ (دیوبند) از دست حضرت شیخ الہند بندھوایا گیا۔

(نقش حیات جاص ۱۴۷ طبع کراچی)

دیوبندی سوانح نگار فرید الوحیدی اپنے دیوبندی شیخ الاسلام حسین احمد مدنی کے حلیہ میں رقم طراز ہیں کہ سر پر سبز رنگ کا عربی انداز کا اونی رومال جسم پر کتھئی رنگ کا عربی مصلح (عباء)۔

(شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی ایک تاریخی وسوانحی مطالعہ ص ۷۹۵)

عبدالستار تونسوی کی سبز عمامہ سے دستار بندی

مولانا محمد حسین صاحب نے مناظر اعظم تنظیم اہل سنت علامہ (عبدالستار) تونسوی کے سر پر سبز رنگ کی دستار بندھوائی۔ (بے نظیر ولاجواب مناظرہ ص۲۲۰)

سلیم اللہ خان

دیوبندی شیخ الحدیث سلیم اللہ خان لکھتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز رنگ سب سے زیادہ پسند تھا لہٰذا سبز رنگ کی پگڑی کو دوسرے رنگوں پر ترجیح دیئے بغیر اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو جائز ہے۔

(کشف الباری ج۱ ص۱۷۳ کتاب اللباس)

(کلمہ حق شمارہ ۲ ص۳۴-۳۵ و شمارہ ۴ ص۸۴)

دعا

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ یا اللہ! ہم تمام مسلمانوں کو مسلک اہل سنت و جماعت کے دامن سے وابستہ فرما۔ اور عقیدہ اہل سنت و جماعت پر ہی ہماری حیات و وفات ہو۔ اور ہر قسم کے فتنوں سے ہمیں محفوظ فرما۔

بحرمة الانبیاء العظام و الاولیاء الکرام أمین یا رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و محبوبنا و نبینا محمد و علی اله و اصحابه و ازواجه و اتباعه الی یوم الدین۔

و اللہ تعالیٰ و رسوله الاعلی اعلم بالصواب

سعید اللہ خان قادری

13/3/2010

آستانہ عالیہ قادریہ غوثیہ پہاڑ گنج نارتھ ناظم آباد کراچی

☆............☆

مصنف کی دیگر محققانہ کتب

(1) اقامت میں حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کا شرعی حکم	(مطبوعہ مکتبہ غوثیہ کراچی)
(2) جمعہ کی اذان ثانی کا زبان سے جواب دینا شرعاً جائز ہے	(مطبوعہ مکتبہ میاں گل جان کراچی)
(3) نام اقدس ﷺ سن کر انگوٹھے چومنے کا مدلل ثبوت	(مطبوعہ مکتبہ میاں گل جان کراچی)
(4) دعا بعد نماز جنازہ کا تحقیقی ثبوت	(مطبوعہ مکتبہ غوثیہ کراچی)
(5) حیلہ اسقاط اور دوران قرآن کا مدلل ثبوت	(مطبوعہ ادارۂ تحقیق وتصنیف کراچی)
(6) سعید الحق فی تخریج جاء الحق	(مطبوعہ مکتبہ غوثیہ کراچی)
(7) بارہ ربیع الاول وفات یا ولادت (بہترین تحقیق کے ساتھ)	(مطبوعہ مکتبہ غوثیہ کراچی)
(8) تاریخ اسلام (دو جلدیں)	(غیر مطبوعہ)
(9) مدلل فقہ حنفی اور احادیث وآثار صحابہ (حنفیوں کے لئے نایاب تحفہ) (مکمل ۱۰ جلدیں)	(غیر مطبوعہ)
(10) شرح مسند الامام الاعظم	(غیر مطبوعہ)
(11) مطالعہ دیوبندیت بجواب مطالعہ بریلویت	(غیر مطبوعہ)
(12) ہدیۃ الرفیعۃ فی سماع الصوفیۃ (قوالی مع مزامیر کی شرعی حیثیت)	(غیر مطبوعہ)
(13) امام اعظم رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کے جوابات	(غیر مطبوعہ)
(14) کتاب الطلاق	(غیر مطبوعہ)
(15) چاروں سلاسل حق مگر قادریوں کی شان الگ	(غیر مطبوعہ)
(16) چوری پر چوری	(غیر مطبوعہ)
(17) مشرک وبدعتی کون؟	(غیر مطبوعہ)
(18) یارسول اللہ ﷺ مدد	(غیر مطبوعہ)
(19) دعا بعد السنن	(غیر مطبوعہ)
(20) مزارات پر گنبد بنانے کی شرعی حیثیت	(غیر مطبوعہ)
(21) القول المقبول فی اثبات علم غیب الرسول (دو جلدیں)	(غیر مطبوعہ)
(22) مقالات ابو العباس	(غیر مطبوعہ)
(23) غیر مقلدوں کا محمد رسول اللہ ﷺ سے اختلاف	(غیر مطبوعہ)

اردو ترجمہ

فیض الرحمٰن

تفسیر روح البیان

شیخ القرآن والتفسیر والحدیث حضرت علامہ

مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ

باہتمام

محمد قاسم جلالی

(بانی وچیئرمین ویلکم ویلفیئر ٹرسٹ کراچی)

اس کتاب میں قرآنِ پاک کی آسان وبہترین تفسیر کی گئی ہے۔ جس میں قرآنِ پاک کے مشکل الفاظ کی حل لغات، تفسیر صوفیانہ، تفسیر عالمانہ، شانِ نزول، سوال وجواب، سبق و فوائد، حکایات اور دیگر کئی باتوں کا بیان آسان انداز سے کیا گیا ہے تاکہ قارئین کرام قرآنِ پاک کو بآسانی سمجھ سکیں اور اس کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر اپنی دنیا وآخرت کو سنوار سکیں۔

ناشر

مکتبہ غوثیہ

یونیورسٹی روڈ، کراچی پاکستان

ماہنامہ

تبصرہ لاہور

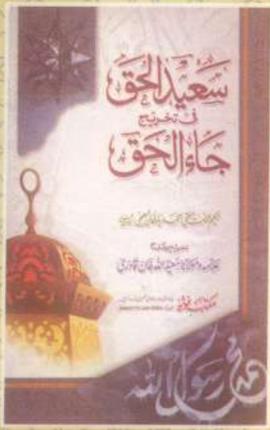


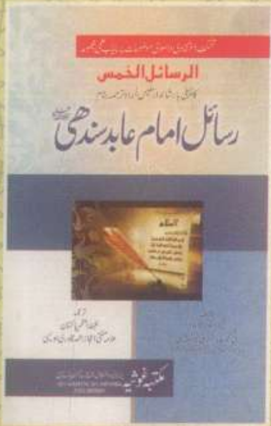
حضرت مولانا سیّد حسین احمد صاحب مدنی

روئیداد جشنِ دیوبند

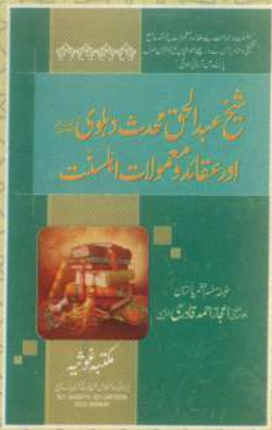
ادارے کی دیگر مطبوعات

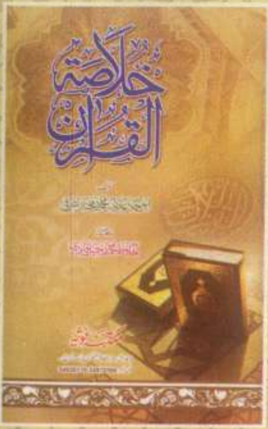












مکتبہ غوثیہ
یونیورسٹی روڈ بالمقابل مین گیٹ عسکری پارک کراچی
021-34926110, 021-34910584
0322-3859654